جدید طبع ملوّن

علم صرف پر ایک جاندار تحقیق

كَنْزُ النَّوَادِر فِي الْقَوَانِيْنِ وَالْمَصَادِر

اردو شرح ارشاد الصرف

از افادات

شیخ الصرف والنحو حضرت مولانا استاد

نصر اللہ خان صاحب رحمہ اللہ

بانی مدرسہ عربیہ بحر العلوم، توحید آباد، رحیم یار خان

ترتیب وتزئین

ابو اسامہ حضرت مولانا

عبید اللہ خضداری صاحب دامت برکاتہم

فاضل دار العلوم دیو بند، ہند

ناشر

حافظ محمد زبیر خضداری

خادم: دار العلوم خضدار، ٹاؤن شپ، بلوچستان

0333-2530638, 0333-7997133

نظر ثانی شدہ
جدید ایڈیشن

علم صرف پر ایک جاندار تحقیق

كنز النوادر

في القوانين والمصادر

اردو شرح

ارشاد الصرف

از افادات

شیخ الصرف والنحو حضرت مولانا استاد

نصر اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ

بانی مدرسہ عربیہ بحر العلوم، توحید آباد، رحیم یار خان

ترتیب وتزئین

ابو اسامہ حضرت مولانا

عبید اللہ خضداری دامت برکاتہم

فاضل دار العلوم دیوبند، ہند

ناشر

حافظ محمد زبیر خضداری

خادم: دار العلوم خضدار، ٹاؤن شپ، بلوچستان

0333-2530638, 0333-7997133

ناشر

دار العلوم، ٹاؤن شپ، خضدار، بلوچستان

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

اِس کتاب کا کوئی بھی حصہ اِدارہ سے تحریری اِجازت کے بغیر کہیں بھی شائع نہیں کیا جاسکتا، اگر اِس قسم کا کوئی اِقدام کیا گیا تو قانونی کاروائی کا حق محفوظ ہے۔

نام کتاب: کنز النوادر فی القوانین والمصادر

تصنیف: مولانا عبیداللہ خضداری صاحب دامت برکاتہم

طبع اوّل: جمادی الآخر ۱۴۱۲ھ

طبع سولھواں: دو ہزار (۲۰۰۰)

ملنے کے پتے

۱ اِسلامی کتب خانہ، بنوری ٹاؤن، کراچی۔ کوڈ نمبر: "۷۴۸۰۰"

۲ مولانا قاری ظفر اللہ، مدرسہ توحید آباد، پوسٹ رحیم آباد، تحصیل صادق آباد، رحیم یار خان

۳ قدیمی کتب خانہ، مقابل آرام باغ، کراچی

۴ فاروقیہ کتب خانہ، مسجد روڈ شہر خضدار، بلوچستان

۵ مکتبہ اِسلامیہ علّامہ یوسف بنوری ٹاؤن، کراچی نمبر:۵

۶ مکتبہ اِصلاح تبلیغ، حیدر آباد: ۰۳۲۰۳۰۱۵۲۲۸

۷ مکتبہ شمسیہ، کاسی روڈ، کوئٹہ ۰۳۱۳۸۲۸۸۵۲۱

فہرست مضامین

شمارہ	عنوانات	صفحہ
	فہرست	۳
	پیش لفظ	۱۱
	تصدیقات اساتذۂ کرام	۱۲
	تعارف دار العلوم خضدار	۱۶
	مقدمہ ارشاد الصرف	۱۷
	مقام علم الصرف	۱۷
	تعریف علم الصرف	۱۸
	موضوع علم الصرف	۱۸
	غرض علم الصرف	۱۸
	واضع علم الصرف	۱۸
	مصنفِ کتاب	۱۸
	چند اصطلاحات مستعملہ	۱۸
	بدان: أَسْعَدَكَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي الدَّارَيْنِ	۱۹
	اقسام اسم	۲۰
	بدان کہ میزان در کلام عرب۔۔۔الخ	۲۲
	اقسام حروف	۲۲
	حروف زائدہ کی پہلی تقسیم	۲۳
	فائدہ محمودہ	۲۴
	حروف زائدہ کی دوسری تقسیم	۲۵
	فائدہ جلیلہ	۲۸

شمارہ	عنوانات	صفحہ
	اوزان اسم جامد مجرد	۳۰
	تشریح ہفت اقسام	۳۲
	تشریح اسم جامد ومصدر ومشتق	۳۶
	باب اوّل صرف صغیر	۳۷
	قوانین کے پڑھنے سے پہلے چند فوائد	۳۹
	قوانین ثلاثی مجرد	۴۰
	”ضَرَبْنَ“ کا پہلا قانون	۴۰
	”ضَرَبْنَ“ کا دوسرا قانون	۴۱
	قانون: ”علٰی، لَدٰی“	۴۲
	قانون: ”ضَرَبْتُمْ، اَنْتُمْ“	۴۲
	قانون: ماضی مجہول	۴۳
	قانون: مضارع مجہول	۴۳
	قانون: اسم فاعل	۴۴
	قانون: مدہ زائدہ	۴۵
	قانون: اسم مفعول	۴۷
	قانون: نُون تثنیہ وجمع	۴۸
	قانون: نُون تنوین	۴۹
	قانون: نُون خفیفہ	۴۹
	قانون: نُون اِعرابی	۵۰
	قانون: اِقلاب، اِظہار، اِخفاء	۵۱
	قانون: حروفِ ”یَرْمَلُوْن“	۵۲
	قانون: امر حاضر معلوم	۵۳
	قانون: الفِ فاصلہ	۵۴
	قانون: اسم ظرف	۵۵

صفحہ	عنوانات	شمارہ
۵٦	قانون:"ضُوْرِب،مَضَارِيْبُ"	
۵٦	قانون:الفِ مقصورہ والفِ ممدودہ	
۵۸	قانون:حلقی العین	
٦۰	قانون:"اِعْلَمُ،تِعْلَمُ،نِعْلَمُ"	
٦۱	قانون:" شَرَائِفُ"	
٦۳	قوانین ثلاثی مزید فیہ	
٦۳	قانون:ہمزہ وصلی وقطعی	
٦۴	قانون:"يُكْرِمُ،يُصَرِّفُ"	
٦۵	قانون:"يُكْرِمُ،يَتَصَرَّفُ"	
٦۵	قانون:"تَتَصَرَّفُ،تَتَضَارَبُ،تَتَدَحْرَجُ"	
٦٦	قانون:"اِتَّقَدَ،اِتَّسَرَ"	
٦۷	قانون:"اِسَّمَعَ،اِشَّبَهَ"	
٦۸	قانون:"اِطَّلَعَ،اِظَّلَمَ"	
٦۹	قانون:"اِدَّغَمَ،اِذَّكَرَ،اِزَّجَرَ"	
۷۱	قانون:"اِثَّبَتَ "	
۷۱	قانون:"خَصَّمَ،كَظَّمَ"	
۷۳	قانون:حروف شمسیہ وقمریہ	
۷۴	قانون:"لَمْ يَحْمَرَّ،لَمْ يَحْمَرِّ،لَمْ يَحْمَرِرْ"	
۷٦	قوانین مثال	
۷٦	قانون:"عِدَةٌ"	
۷۷	قانون:"اِقَامَةٌ،اِسْتِقَامَةٌ"	
۷۸	قانون:"مِيْعَادٌ"	
۷۹	قانون:"وَعَدتَّ "	
۷۹	قانون:"اُعِدَ،اِشَاحٌ"	

شمارہ	عنوانات	صفحہ
	قانون: "یَعِدُ"	۸۱
	قانون: "اَوَاعِدُ، اُوَیْعِدُ"	۸۱
	قانون: "یَاجَلُ، یِیْجَلُ، یِیْجَلُ"	۸۲
	قانون: "یُوْسَرُ"	۸۳
	قوانین اجوف	۸۶
	قانون: "قَالَ، بَاعَ"	۸۶
	قانون: التقائے ساکنین	۸۹
	نقشہ علی غیر حدہ	۹۰
	قانون: "قُلْنَ، طُلْنَ"	۹۲
	قانون: "خِفْنَ، بِعْنَ"	۹۳
	قانون: "یَقُوْلُ، یَبِیْعُ"	۹۴
	قانون: "یُقَالُ، یُبَاعُ"	۹۷
	قانون: "قَائِلٌ، بَائِعٌ"	۹۹
	قانون: "قِیَامٌ، قِیَالٌ، حِیَاضٌ"	۹۹
	قانون: "قُوَیِّلٌ، قُوَیِّلَۃٌ"	۱۰۱
	قانون: "قُوْلَنَّ"	۱۰۳
	قوانین ناقص	۱۰۴
	قانون: "دُعَاءٌ"	۱۰۴
	قانون: "دُعِیَ"	۱۰۴
	قانون: "دُعَی"	۱۰۵
	قانون: "یَدْعُوْ، یَرْمِیْ"	۱۰۵
	قانون: "یُدْعٰی"	۱۰۷
	قانون: "دُعَاۃٌ"	۱۰۸
	"اَدْلٍ، تَبَنٍّ" کا پہلا قانون	۱۰۸

شمارہ	عنوانات	صفحہ
	قانون:"دِعِیٌّ "اور"اَدْلٍ،تَبَنٍّ" کا دوسرا قانون	۱۱۰
	قانون:"لَمْ یَدْ عُ،اُدْعُ"	۱۱۲
	قانون:"لِتُدْعوُنَّ،لِتُدْعِینَّ"	۱۱۳
	قانون:"دُعْی،فَتْوٰی"	۱۱۳
	کتابتِ الف کا ضابطہ	۱۱۵
	قانون:"رَخَایَا،اَدَاوَا"	۱۱۶
	قانون:"رُخیٌّ،رُخَیَّۃٌ"	۱۱۷
	قانون:"قَوِیَۃٌ،قَویَانِ"	۱۱۸
	قانون:"رَمُوٌ"	۱۱۹
	قوانین مہموز	۱۲۰
	قانون:"یَامَنُ،یُؤْمِنُ"	۱۲۰
	قانون:"اٰمَنَ،اُوْمِنَ"	۱۲۱
	قانون:"مِیَرٌ،غُلَامُ،وَحْمَدُ"	۱۲۲
	قانون:"اُوَیْدِمُ،جَاءٍ،شَاءٍ"	۱۲۳
	قانون:"یَسَلُ"	۱۲۴
	قانون:"اُفَیِّسٌ،خَطِیَّۃٌ،مَقْرُوَّۃٌ"	۱۲۶
	قانون:"قِرَءِیٌ"	۱۲۶
	قانون:"سَالَ"	۱۲۷
	قانون:"سُوِلَ،مُسْتَهْزِیُوْنَ"	۱۲۷
	قانون:"آلْحَسَنَ،آلْئٰنَ"	۱۲۸
	قانون مضاعف	۱۲۹
	قانون:متجانسین	۱۳۰
	اَحکام قلب	۱۳۳
	قلب مکانی کی صورتیں	۱۳۳
	قلب مکانی کے پہچاننے کے چند طریقے ہیں	۱۳۴

شمارہ	عنوانات	صفحہ
	معین الطلاب فی خواص الابواب	۱۳۵
	ابواب ثلاثی مجرد وغیر ثلاثی مجرد میں فرق	۱۳۶
	خاصیت باب فَعَلَ، یَفْعِلُ	۱۳۷
	خاصیت باب فَعَلَ، یَفْعُلُ	۱۳۷
	خاصیت باب فَعِلَ، یَفْعَلُ	۱۳۷
	خاصیت باب فَعَلَ، یَفْعَلُ	۱۳۸
	خاصیت باب فَعِلَ، یَفْعِلُ	۱۳۸
	خاصیت باب فَعُلَ، یَفْعُلُ	۱۳۸
	مجرد باب کو مزید باب بنانے سے ذیل فوائد حاصل ہوتے ہیں	۱۳۹
	خاصیات باب اِفْعَال	۱۴۵
	خاصیات باب تَفْعِیْل	۱۴۵
	خاصیات باب مُفَاعَلَة	۱۴۶
	خاصیات باب تَفَعُّل	۱۴۶
	خاصیات بابِ تَفَاعُل	۱۴۷
	خاصیات باب اِفْتِعَال	۱۴۷
	خاصیات باب اِنْفِعَال	۱۴۸
	خاصیات باب اِسْتِفْعَال	۱۴۸
	خاصیات باب اِفْعِلَال وباب اِفْعِیْلَال	۱۴۹
	خاصیات باب اِفْعِیْعَال	۱۴۹
	خاصیات باب اِفْعِوَّال	۱۴۹
	خاصیات باب فَعْلَلَة	۱۴۹
	خاصیات باب تَفَعْلُل	۱۵۰
	خاصیات باب اِفْعِنْلَال	۱۵۰
	خاصیات باب اِفْعِلَّال	۱۵۰

شمارہ	عنوانات	صفحہ
	امتحان الطلبہ فی الصیغ المشکلہ	۱۵۱
	صیغہائے جوامد از ثلاثی مزید فیہ	۱۵۲
	صیغہائے جوامد از رباعی مزید فیہ	۱۵۴
	صیغہائے جوامد از خماسی مزید فیہ	۱۵۵
	صیغہائے ثلاثی مجرد صحیح	۱۵۵
	صیغہائے از ثلاثی مزید فیہ	۱۵۸
	صیغہائے مثال	۱۶۰
	صیغہائے اجوف	۱۶۲
	صیغہائے ناقص	۱۶۴
	صیغہائے لفیف	۱۶۷
	صیغہائے مہموز	۱۶۸
	صیغہائے مضاعف	۱۷۰
	صیغہائے مرکبات	۱۷۲
	بحر الجواہر فی کشف المصادر	۱۷۴
	مصادر، باب اِول از ثلاثی مجرد ”فَعَلَ، یَفْعِلُ“	۱۷۵
	مصادر، باب دوم از ثلاثی مجرد ”فَعَلَ، یَفْعُلُ“	۱۷۶
	مصادر، باب سوم از ثلاثی مجرد ”فَعِلَ، یَفْعَلُ“	۱۷۶
	مصادر، باب چہارم از ثلاثی مجرد ”فَعَلَ، یَفْعَلُ“	۱۷۷
	مصادر، باب پنجم از ثلاثی مجرد ”فَعِلَ، یَفْعِلُ“	۱۷۸
	مصادر، باب ششم از ثلاثی مجرد ”فَعُلَ، یَفْعُلُ“	۱۷۸
	مصادر، باب اوّل از ثلاثی مزید فیہ ”اِفْعَال“	۱۷۸
	مصادر، باب دوم از ثلاثی مزید فیہ ”تَفْعِیل“	۱۷۹
	مصادر، باب سوم از ثلاثی مزید فیہ ”مُفَاعَلَة“	۱۸۰

شمارہ	عنوانات	صفحہ
	مصادر، باب چہارم از ثلاثی مزید فیہ "تَفَعُّل"	۱۸۱
	مصادر، باب پنجم از ثلاثی مزید فیہ "تَفَاعُل"	۱۸۱
	مصادر، باب ششم از ثلاثی مزید فیہ "اِفْتِعَال"	۱۸۳
	مصادر، باب ہفتم از ثلاثی مزید فیہ "اِنْفِعَال"	۱۸۴
	مصادر، باب ہشتم از ثلاثی مزید فیہ "اِسْتِفْعَال"	۱۸۴
	مصادر، باب نہم از ثلاثی مزید فیہ "اِفْعِلَال"	۱۸۵
	مصادر، باب دہم از ثلاثی مزید فیہ "اِفْعِيْلَال"	۱۸۶
	مصادر، باب یازدہم از ثلاثی مزید فیہ "اِفْعِوَّال"	۱۸۷
	مصادر، باب دوازدہم از ثلاثی مزید فیہ "اِفْعِيْعَال"	۱۸۷
	مصادر، باب اوّل رباعی مجرد "فَعْلَلَة"	۱۸۷
	مصادر، باب اوّل از رباعی مزید فیہ "تَفَعْلُل"	۱۸۸
	مصادر، باب دوم از رباعی مزید فیہ "اِفْعِنْلَال"	۱۸۹
	مصادر، باب سوم از رباعی مزید فیہ "اِفْعِلَّال"	۱۸۹
	علم الصرف سے متعلق چند اہم کتابوں کے نام	۱۹۱

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ رحمٰن ورحیم کا لاکھ لاکھ اِحسان ہے جس نے بندۂ حقیر کو" كنز النّوادر في القوانين والمصادر " (شرح اِرشادالصرف) حصہ قوانین کے لکھنے کی سعادت نصیب فرمائی۔"ارشادالصرف" کی آج تک بہت سی شرحیں لکھی جاچکی ہیں، مگر! حقیقت یہ ہے کہ اِس کتاب کی جس قدر زیادہ سے زیادہ خدمت کی جائے کم ہے۔ بعض مخلص دوستوں کے اِصرار پر میں نے اِس کارِعظیم کے لیے قلم اُٹھانے کی جرأت کی۔ بایں ہمہ یہ حرف آخر نہیں، اِس میں صواب وخطاء کا اِحتمال ہے، اِصلاحی مشورہ قبول کرنے میں کوئی دریغ نہ ہوگا کیونکہ راقم کی حیثیت علمی میدان میں ایک طالب علم کی ہے، اگرچہ بتقاضائے قلتِ اِستعداد وفقدانِ مہارت کہیں غلطی ہوگئی تو مطلع کرنے پر دعا گو ہوں گا۔

تحریر مسائل میں زیادہ تر مدار"نوادر الاصول، فيوض عثمانی، ما يغنيك في الصرف، نغزك، بهترال، اور بداية الصرف رہی ہے۔" خواص الابواب، مصباح اللغات اور مصادر انجاد الصرف سے ماخوذ تلخیص ہیں اور بعض دیگر کتب سے بھی اِمداد لی گئی ہے۔ حق تعالیٰ ہمیں مشغلہ طلبِ علم کو اَہم المشاغل کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے اور یہ کتاب اِہل علم کے لیے نافع ومفید ثابت ہو۔ وما توفيقي إلا بالله العليّ العظيم۔

؎ بقدر وسع در اِصلاح کوشند اگر اِصلاح نتوانند پوشند

عبدہ محمد عبید اللہ خضداری عفا اللہ عنہ

خضدار، بلوچستان

تصدیقات اَساتذۂ کرام

رئیس المحدثین، یادگارِسلف، شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا استاد محمد شریف اللہ نَوَّرَ اللّٰہُ مَرْقَدَہٗ

بانی: جامعہ اسلامیہ تفسیریہ شمس العلوم، رحیم یارخان

عزیز القدر، نورِچشم مولوی عبیداللہ سلّمہٗ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ!

بعد انکہ "کنز النوادر فی القوانین والمصادر" کو دیکھ کر مسرت ہوئی، ان شاء اللہ توقع سے زیادہ مفید ہوگی۔ دعاء ہے کہ: اللہ تعالیٰ اِس کو آخرت کا ذخیرہ کنزی بنائے اور دنیا میں بھی اِسی کنز کا فیض عام فرمادے۔(اٰمین)

والسلام

محمد شریف اللہ عفی عنہ

حامیِٔ سنّت شیخ الصرف والنحو حضرت مولانا استاد نصر اللہ خان نَوَّرَ اللّٰہُ مَرْقَدَہٗ

بانی: مدرسہ عربیہ بحر العلوم، توحید آباد، تحصیل صادق آباد، رحیم یارخان

احقر نے "کنز النوادر فی القوانین والمصادر" کا مسودہ پورے اِستیعاب سے سنا اور عزیزم مولانا صاحب کو اِجازت بھی دی کہ چھپائی کرائیں۔ اللہ تعالیٰ مولانا کی سعی کو قبول فرما کر اَجر عطا فرمادیں۔ میں اپنے شاگردوں اور اَحباب کو کہوں گا کہ: دعا بھی کریں اور کتاب خرید کر فیضیاب ہوں۔

دعا گوئے ودعا جوئے

نصر اللہ

اِمام المعقول والفنون حضرت مولانا استاد شبیر احمد صاحب دامت برکاتہم

صدر مدرس: دار العلوم اَسعدیہ کوٹ سبزل، تحصیل صادق آباد، رحیم یار خان

نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ! أَمَّا بَعْدُ!

محترم مولانا عبید اللہ صاحب مدظلہ شیخ فن حضرت استاذیم مولانا نصر اللہ خان صاحب دامت برکاتہم کے خصوصی شاگرد ہیں اور خود کئی سالوں سے بقاعدہ گی کے ساتھ "ارشاد الصرف" کا دورہ پڑھا رہا ہے۔ زیرِ نظر کتاب "**کنز النوادر فی القوانین والمصادر**" اِن کی تالیف ہے۔ میں نے کتابِ ھذا کے اَکثر مقامات بغور دیکھے اور کتاب کو مفید پایا، زبان نہایت سادہ اور سلیس اِستعمال کی گئی ہے۔ "اِحترازی واِتفاقی" مثالوں کی خوب وضاحت کر کے قوانین کے اِجراء کی مشق کرائی گئی ہے۔ اُمید ہے کہ: علماء وطلباء مولانا کی کاوش کو بنظر تحسین دیکھیں گے اور کتاب ھذا سے اِفادہ و اِستفادہ کرنے کی بھرپور کوشش فرماویں گے۔

وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ۔ شبیر احمد

مدرس: دار العلوم اسعدیہ، کوٹ سبزل

بحرِ ذخّار شیخ الحدیث حضرت مولانا نیک محمد نَوَّرَ اللّٰہُ مَرْقَدَہٗ

سابق شیخ الحدیث، جامعہ دار القرآن، کرخ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ! أَمَّا بَعْدُ!

مولانا محمد عبید اللہ کی تالیف "**کنز النوادر**" کو مختلف مقامات سے دیکھا اور اُس سے اِستفادہ کیا۔ ماشاء اللہ "**ارشاد الصرف**" پر بہتر تلخیص وتشریح واِضافات مفیدہ پر مشتمل پایا۔ اللہ تعالیٰ اُن کی اِس سعی کو قبول فرمادے اور طلباءِ علوم دینیہ کو اِس سے اِستفادہ کی توفیق سے نوازے۔ (اٰمین)

احقر

نیک محمد

مدرس: دار القرآن، کرخ

شیخ التفسیر، اُستاذ العلماء حضرت مولانا علاّمہ سیّد محمد حسین شاہ صاحب نیلوی نَوَّرَ اللّٰہُ مَرْقَدَہٗ

سابق مدرس: مدرسہ اَمینیہ دھلی (ہند) حال: جامعہ ضیاء العلوم، سرگودھا

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ!

کتاب مسمی بہ ’’کنز النوادر‘‘ تالیف کردہ حضرت مولانا محمد عبید اللہ صاحب زَادَہُ اللّٰہُ عِلْمًا وَفَهْمًا وَعَمَلًا وَاِفَادَۃً لِلطَّلَبَۃِ وَاَهْلِ الْعِلْمِ کا کچھ حصہ میں نے دیکھا، ساری کتاب مصروفیات کی وجہ سے نہ دیکھ سکا، بہر حال نمونہ از خروارے اتنے حصے سے معلوم ہو رہا ہے کہ بِفَضْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَمَنِّہٖ وَکَرَمِہٖ یہ کتاب طلباء علوم عربیہ کے لیے نہایت مفید ہوگی، اللہ تعالیٰ اِس کتاب کو طلباء کے لیے مفید بنائے اور مؤلف کتاب کو اپنی بارگاہ میں منظور و مقبول فرمائے اور اُن کی محنت کو بار آور فرمائے اور اس کا اجر عظیم عطا فرمائے ۔ (اٰمین)

وانا الاحقر الافقر المدعو
بمحمد حسین صانہ اللہ عن الشین
المدرس بالجامعہ ضیاء العلوم
الواقعہ ببلاک ۱۸، بلدتہ سرکودھا، باکستان

جامع المعقول والمنقول حضرت مولانا قاضی عبد الرحمان نَوَّرَ اللّٰہُ مَرْقَدَہٗ

سابق: اَمیر جمعیت علماء اسلام، قلات، بلوچستان

حضرت مولانا عبید اللہ زید علمہ کی کتاب "**کنز النوادر فی القوانین والمصادر**" جو کہ محترم مولانا کی نہایت محنت وعرق ریزی کا نتیجہ ہے، آج بروز جمعرات بذریعہ مولانا نور اَحمد صاحب "مدرسہ جامعہ مالکیہ" میں موصول ہوئی، اگرچہ کتاب کو مطالعہ کرنے کا موقع نہیں ملا، مگر! سرسری نظر سے معلوم ہوا کہ مولانا نے بڑی محنت سے کتاب لکھی ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مولانا صاحب کو اَجر جزیل عطا فرمادیں اور اُمید ہے کہ "علم الصرف" کے شائقین اِس سے ضرور اِستفادہ فرماویں گے کیونکہ مولانا نے بہت سہل اور سلیس عبارت میں ہر قانون کی توضیح فرمائی ہے اور اَمثلہ سے کتاب ہذا کو منور کردیا ہے۔ جزاہ اللّٰہ خیرا۔ اگرچہ بندہ اِس قابل نہیں کہ کسی کتاب کی تقریظ کرے تاہم مولانا کی وجہ سے تقریظ کرنا پڑا۔

فقط: عبد الرحمن القریش عفی عنہ
(جامعہ مالکیہ منگچر)

تعارف دار العلوم خضدار

"دارالعلوم دیوبند" دنیا کی تمام تعلیمی اِداروں میں ایک منفرد اِسلامی درسگاہ اور عظیم تحریک ہے، جنوبی اِیشیاء میں اُمّتِ مسلمہ کے لیے "دارالعلوم دیوبند" آج بھی اُس شجرِ سایہ دار کی مانند ہے جس کی جڑیں اگر زمین کی گہرائیوں میں پھیلی ہوئی ہیں تو شاخوں کی بلندی آسمان کو چھورہی ہیں اور اِس کے پھلوں کی مہک "مدارس اِسلامیہ" کی شکل میں پوری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے اور دنیا اُس کی مہک سے فیض یاب ہورہی ہے۔

"دارالعلوم خضدار" بھی اِنہی "مدارس اِسلامیہ" کی ایک کڑی ہے جو مسلک اِہل سنّت والجماعت کی اِشاعت وترویج کے لیے مورخہ ۱۵ / محرم الحرام ۱۴۲۲ھ بمطابق ۱۰ / اپریل ۲۰۰۱ء بروز منگل ۔ولی کامل حضرت مولانا عبداللہ صاحب نَوَّرَ اللّٰہُ مَرْقَدَہٗ وڈھ کے ہاتھوں جس کا سنگ بنیاد رکھوایا گیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! "دارالعلوم خضدار" میں درجہ کتب" سابعہ" تک تعلیم کا سلسلہ جاری ہے، اَیامِ تعطیلات میں" دورۂ صرف ونحو" کا خصوصی اِہتمام ہوتا ہے، جس میں اَندرون ملک پانچوں صوبوں کے طلباء کے علاوہ بیرون ملک کے بھی طلباء شریک ہوتے ہیں، اُن کی رہائش وطعام" دارالعلوم" کے ہی ذمہ ہیں مدرسہ اِنتہائی محدود وسائل کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی کی راہوں پر گامزن ہے۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ تَعَالٰی عَلٰی ذٰلِكَ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ ارشاد الصرف

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمَوْصُوْفِ بِالتَّصْرِيْفِ الْمَنْعُوْتِ بِالتَّخْفِيْفِ الَّذِيْ اِنْعَامُهٗ صَحِيْحٌ عَلَى الْعِبَادِ غَيْرُ مُعْتَلٍّ بِعِلَلِ طَاعَاتِ الْعِبَادِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ على مُحَمَّدٍ اِلْمُضَاعَفِ قَدْرُهٗ عَلَى الْأَ نْبِيَاءِ الْأَمْجَادِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ هُمْ غَيْرُ مَهْمُوْزٍ سَجَايَاهُمْ إِلٰى يَوْمِ التَّنَادِ

اَمَّا بَعْدُ! ہر علم کے شروع کرنے سے پہلے سات (۷) چیزوں کا جاننا ضروری ہے:

① مقام علم۔ ② تعریف علم۔ ③ موضوع علم۔ ④ غرض علم۔ ⑤ واضع علم۔ ⑥ وجہ تسمیہ کتاب۔ ⑦ مصنف کتاب۔

سوال اِن سات (۷) چیزوں کا جاننا کیوں ضروری ہے؟

جواب ❁ "مقام" کا معنیٰ "مرتبہ"۔ "مقام" کا جاننا اِس لیے ضروری ہے تاکہ پڑھنے میں مزید شوق پیدا ہو۔

❁ "تعریف" کا جاننا اِس لیے ضروری ہے تاکہ طلبِ مجہول مطلق لازم نہ آئے۔

❁ "موضوع" کا جاننا اِس لیے ضروری ہے تاکہ مقصود اور غیر مقصود میں اِمتیاز ہو جائے۔

❁ "غرض" کا جاننا اِس لیے ضروری ہے تاکہ سَعیِ مبتدی عبث نہ ہو۔

❁ "واضع" کا جاننا اِس لیے ضروری ہے تاکہ اُس کے علمی مرتبہ کی وجہ سے اُس فن کی اَہمیت دل میں بیٹھ جائے اور محنت کرنے میں مزید دلچسپی پیدا ہو۔

❁ "وجہ تسمیہ کتاب" کا جاننا اِس لیے ضروری ہے تاکہ معلوم ہو کہ مذکورہ کتاب کے لیے اِس نام کا تجویز کیوں عمل میں لایا گیا۔

❁ "مصنف" کا جاننا اِس لیے ضروری ہے تاکہ اُس کے مرتبۂ علمیت سے کتاب کی اَہمیت معلوم ہو کہ اِس کتاب کا "مصنف" جو اِتنے مرتبہ والا ہے تو اُس کی تصنیف کردہ کتاب بھی اَعلیٰ درجہ کی ہوگی۔ اِیسے ہی "علم صرف" کے شروع کرنے سے پہلے ان سات (۷) چیزوں کا معلوم کرنا ضروری ہے۔

① **مقام علم الصرف:** "اَلصَّرْفُ أُمُّ الْعُلُوْمِ"۔ "علم صرف" جمیع علوم کے لیے بمنزلہ ماں کے ہے، جس طرح ماں کا درجہ تمام رشتہ داروں میں مقدّم ہے اِسی طرح "علم صرف" کا درجہ بھی تمام علوم میں مقدّم ہے یعنی باعتبارِ ضرورت واَہمیت کے نہ باعتبار شان وفضیلت۔ [1]

---

(1) "صرف" کے لغوی معنیٰ "پھیرنا"۔ اِصطلاحی معنیٰ "تَحْوِيْلُ الْأَصْلِ الْوَاحِدِ (المصدر) إِلٰى أَمْثِلَةٍ مُخْتَلِفَةٍ لِحُصُوْلِ الْمَعَانِي الْمَعْتَورَةِ"۔

② تعریف علم الصرف: " اَلصَّرْفُ عِلْمٌ بِأُصُوْلٍ يُعْرَفُ بِهَا أَحْوَالُ أَبْنِيَةِ الْكَلِمِ الثَّلَاثِ مِنْ حَيْثُ الْأَصْلِ وَالْبِنَاءِ وَالتَّعْلِيْلِ "۔ ①

ترجمہ: "علم صرف" نام ہے ایسے چند قوانین کا جن کے ذریعہ سے تین (۳) کلموں کے اَوزان کی حالات معلوم کیے جاتے ہیں باعتبار اَصل، بناء، تعلیل کے۔

③ موضوع علم الصرف: "كَلِمَاتُ لُغَةِ الْعَرَبِ مِنْ حَيْثُ الصِّيْغَةِ وَالْبِنَاءِ "۔ ②

ترجمہ: عربی زبان کے کلمات باعتبار صیغہ اور بناء کے۔

④ غرض علم الصرف: "صِيَانَةُ الذِّهْنِ عَنِ الْخَطَاءِ فِي الصِّيْغَةِ "۔ ③

ترجمہ: ذہن کو بچانا صیغہ کی غلطی سے۔

⑤ واضع علم الصرف: حضرت معاذ بن مسلم الہروی رحمۃ اللہ علیہ یا حضرت اِمام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ۔ محقق قول یہی دوسرا ہے۔

⑥ وجہ تسمیہ کتاب: "اِرشاد الصرف" کا معنی راستہ دکھلانے والا علم صرف کا۔ "اِرْشَادٌ" مصدر مبنی للفاعل ہے بمعنی "مُرْشِدٌ"، "اَلصَّرْفُ" کا مضاف لفظِ "عِلْم" محذوف ہے۔ تقدیری عبارت یوں ہے: "مُرْشِدٌ اِلٰی عِلْمِ الصَّرْفِ" یعنی یہ کتاب "علم صرف" کی طرف رہنمائی کرنے والی کتاب ہے۔

⑦ مصنف کتاب: حضرت مولانا خدا بخش صاحب مہندی رحمۃ اللہ علیہ۔ اِس کے خلاف بات غیر محقق ہے۔ ④

چند اِصطلاحات مستعملہ

لغت: "لغت" کا لغوی معنی "بولی"۔ اِصطلاحی معنی "مَا يُعَبِّرُ بِهٖ كُلُّ قَوْمٍ عَنْ أَغْرَاضِهِمْ"۔

ترجمہ: الفاظ کا وہ ذخیرہ جس کے ذریعہ سے ہر قوم اپنے مقاصد کا اِظہار کرتی ہو۔

اِصطلاح: "اِصطلاح" کا لغوی معنی "صلح کرنا"۔ اِصطلاحی معنی "اِتِّفَاقُ قَوْمٍ مَخْصُوْصٍ عَلٰى أَمْرٍ مَخْصُوْصٍ"۔

ترجمہ: کسی مخصوص جماعت کا کسی مخصوص بات پر اِتفاق کرنا ایک مخصوص تعبیر کے ذریعے سے۔

صیغہ: "صیغہ" کا لغوی معنی "سونے کو پگھال کر سانچہ میں ڈالنا"۔ اِصطلاحی معنی "وہ شکل جو کسی لفظ کی حرکات وسکنات کو ترتیب دینے کے بعد حاصل ہو۔ جیسے: "ضَ، رَ، بَ" بعد از ترتیب حروف وحرکات وسکنات "ضَرَبَ" ہوا۔

---

① "تعریف" کا لغوی معنی "مَا يُعْرَفُ بِهِ الشَّيْئُ"۔ اِصطلاحی معنی "مَا يُمَيِّزُ بِهِ الشَّيْئُ عَنْ جَمِيْعِ مَا عَدَاهُ"۔

② "موضوع" کا لغوی معنی "رکھا ہوا"۔ اِصطلاحی معنی "مَا يُبْحَثُ فِي الْعِلْمِ عَنْ عَوَارِضِهِ الذَّاتِيَّةِ"۔

③ "غرض" کا لغوی معنی "مطلوب"۔ اِصطلاحی معنی "مَا يَكُوْنُ بَاعِثًا لِلْفِعْلِ"۔

④ "مہند" ایک قریہ ہے بہاولپور کا، مولانا خدا بخش رحمۃ اللہ علیہ نے دو (۲) سال یعنی "۱۹۲۹ء" اور "۱۹۳۰ء" پیر جھنڈا، ضلع حیدر آباد میں زیر قیادت اِمام اِنقلاب مولانا عبید اللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ پڑھاتے رہے ہیں۔

منصرف: وہ اسم ہے جس پر تینوں حرکتیں مع تنوین آسکیں۔ جیسے: "حَمْدٌ"۔

غیر منصرف: وہ اسم ہے جس پر کسرہ اور تنوین نہ آئیں یعنی موضع جر میں ہمیشہ مفتوح ہوگا۔ جیسے: "بِاَحْمَدَ"۔

معرب: "معرب" وہ ہے جس کا آخر عامل کے عمل کے مختلف ہونے سے بدلے۔ لفظاً یا تقدیراً۔ جیسے: "زَيْدٌ"۔

مبنی: "مبنی" وہ ہے جس کا آخر عامل کے عمل کے مختلف ہونے سے نہ بدلے۔ جیسے: "هٰؤُلَاءِ"۔

تنوین: "هِيَ نُوْنٌ سَاكِنَةٌ تَتْبَعُ حَرَكَةَ اٰخِرِ الْكَلِمَةِ لَا لِتَاكِيْدِ الْفِعْلِ وَلَا يُكْتَبُ"۔

ترجمہ: وہ نونِ ساکنہ جو کلمہ کے آخری حرف کی حرکت کے بعد ہو، فعل کی تاکید کے لیے نہ ہو، اور یہ نون صرف پڑھنے میں آتا ہے لکھنے میں نہیں آتا۔ جیسے: "زَيْدٌ، حَمْدٌ"۔ ان میں نون ساکن پڑھا جاتا ہے لیکن! لکھا نہیں جاتا۔

حروفِ جارہ: حروفِ جارہ سترہ (۱۷) ہیں۔

بے باء و۔ تاؤ۔ کاف و۔ لام۔ واؤ۔ منذو۔ مذخلا رب ۔ حاشا۔ من۔ عدا۔ فی۔ عن۔ علی۔ حتی ۔ الی

حرفِ ندا: حروفِ ندا پانچ (۵) ہیں: یا۔ ایا۔ ھیاء۔ ای۔ ہمزہ مفتوحہ یعنی اَ۔

حروفِ ناصبہ:

اَنْ ولَنْ پس کَیْ اِذَنْ این چار حرفِ معتبر

نصب مستقبل کنند این جملہ دائم اقتضاء

حروفِ جازمہ:

اِنْ، ولَمْ، لَمَّا، ولَامِ اَمر، لائے نہی نیز

پنج حرف این جازم فعل اند ہر یک بے دغا

بدان: أَسْعَدَكَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي الدَّارَيْنِ کہ کلمات لغت عرب بر سہ قسم است۔ اسم است، وفعل است وحرف است۔ اسم چون رَجُلٌ وَ فَرَسٌ، وفعل چون ضَرَبَ ودَحْرَجَ، حرف چون مِنْ وَاِلٰی۔

تشریح

سوال مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے "حمد" سے اپنی کتاب کا آغاز کیوں نہیں کیا؟

جواب ① "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" میں ہی "حمد" ہے۔

② اصل نسخہ میں خطبۂ مسنونہ موجود ہے، لہٰذا! تاویل کی کوئی ضرورت نہیں، خطبۂ مسنونہ کو کتاب "ارشاد الصرف" سے بعد والوں نے نکالا ہے اور اصل نسخہ "دار العلوم ٹاؤن شپ، خضدار کے کتب خانہ میں موجود ہے۔

سوال مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اِبتداء میں "بدان" کا لفظ کیوں لایا ہے؟

جواب طالبِ علم کو ہوشیار اور خبردار کرنے کے لیے لایا ہے۔

سوال مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے "بدان" کہا "ببین" یا "بشنو" وغیرہ کیوں نہیں کہا؟

جواب بدان کا تعلّق دل سے ہے اور کسی چیز کا دل سے جاننا سب سے اَولیٰ ہے۔

سوال جب کتاب فارسی زبان میں ہے تو جملہ دعائیہ "أَسْعَدَكَ اللّٰهُ ۔۔۔ الخ" عربی زبان میں کیوں لایا؟

جواب عربی زبان میں دعاء خداوندِ قدّوس کے ہاں جلد قبول ہونے کی اُمید ہے۔

سوال لغت کے ساتھ عرب کی قید کیوں لگائی جب کہ تمام لغات کے کلمات تین (۳) قسم پر ہیں؟

جواب عرب کی تخصیص مقصود کے اِعتبار سے ہے ورنہ کوئی زبان اِن تین (۳) قسموں سے خالی نہیں ہے۔

سوال کلمات کو تین (۳) قسموں میں کیوں بند کیا؟

جواب کلمات کو تین (۳) قسموں میں بند کرنے کی وجہ یہ ہے کہ کلمہ اپنے معنی مرادی پر خود بخود دلالت کرے گا یا نہیں، اگر نہیں تو وہ "حرف" ہے، اگر بذاتِ خود دلالت کرے گا یعنی وہ اپنے معنی پر دلالت کرنے میں کسی دوسرے کلمہ کا محتاج نہ ہوگا تو پھر دو (۲) حال سے خالی نہیں یعنی وہ معنی تینوں زمانوں سے کسی زمانہ کے ساتھ متصل ہوگا یا نہیں، اگر نہیں ہوگا تو وہ "اسم" ہے، اگر ہوگا تو وہ "فعل" ہے۔

سوال مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں "اسم" کو مقدّم کیوں کیا جب کہ دوسروں نے "فعل" کو مقدّم کیا ہے؟

جواب یہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی مسامحت ہے صرفیوں کے ہاں "فعل" کا درجہ "اسم" سے مقدّم ہے، کیونکہ "علم صرف" میں تغیرات و تصریفات سے بحث ہوتی ہے اور فعل میں تغیرات زیادہ ہیں اس لئے صرفی حضرات کے نزدیک فعل کا درجہ مقدم ہے۔

واسم بر سہ قسم است ثلاثی و رباعی و خماسی، ثلاثی سہ حرفی را گویند چون زَیْدٌ، رباعی چہار حرفی را گویند چون جَعْفَرٌ، خماسی پنج حرفی را گویند چون سَفَرْ جَلٌ ، وفعل بر دو قسم است ثلاثی و رباعی۔ ثلاثی چون ضَرَبَ، و رباعی چون دَحْرَجَ۔

تشریح

قولہ اسم بر سہ قسم است: یہاں سے "اسم متمکن جامد" کی تقسیم شروع ہوتی ہے یعنی "اسم جامد [۱] "متمکن" باعتبار تعداد حروفِ اَصلیہ کے تین (۳) قسم پر ہے: ① ثلاثی۔ ② رباعی۔ ③ خماسی۔

[۱] مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اِن اَقسام کا مقسم "اسم جامد" کو قرار دیا نہ کہ مطلق "اسم معرب" کو، اِس لیے کہ مصدر اور اَسمائے مشتقہ "خماسی" نہیں ہوتے ہیں اور "اسم معرب" کی اقسام ثلاثہ کی طرف تقسیم اِس اَمر کو مقتضی ہے کہ مصدر اور اَسمائے مشتقہ "خماسی" ہوں۔

ثلاثی۔۔۔ الخ: بضم "ثاء" ثُلاثَةٌ، بفتح "ثاء" کی طرف منسوب ہے اور ثلاثی کا ضمہ نسبت کی وجہ سے ہے۔ جس لفظ کے آخر میں تائے تانیث ہو نسبت کے وقت اُس کا حذف ضروری ہے تو "ثَلَاثَةٌ" سے "ثُلَاثِيٌ" ہو گیا۔ اِسی طرح "رباعی، خماسی" ہر ایک "اَرْبَعَةٌ" اور "خَمْسَةٌ" کی طرف منسوب ہیں۔ (نوادر الاصول)

سوال اسم "اُحَادِی" اور "ثُنَائِی" بھی تو ہوتا ہے۔ جیسے: "ک" خطاب اور "ما، من" پس اِن کو ذکر کیوں نہیں کیا؟

جواب یہ "اَسماء غیر متمکنہ" ہیں اور اِس جگہ تقسیم "اسم متمکن" کی ہے۔

سوال واضع نے اسم "سداسی" کو وضع کیوں نہیں کیا؟

جواب ① ایک تو ثقل سے بچنے کی خاطر۔

② اِلتباس سے بچنے کی خاطر کیونکہ کلمہ کی صالح بنا کم اَز کم تین (۳) حرف پر ہوتی ہے تو "سداسی" کی صورت میں یہ وہم پڑتا کہ یہ ایک کلمہ ہے یا دو کلمے ہیں۔

قولہ فعل بر دو قسم است: "فعل" سے مراد "متصرف" ہے۔ "فعل اور مصدر اور اسم مشتق" باعتبارِ تعدادِ حروفِ اِصلیہ کے دو، دو قسم پر ہیں: ① ثلاثی۔ ② رباعی۔ [1]

- **"فعل ثلاثی" کی مثال:** جیسے: "ضَرَبَ"۔
- **"فعل رباعی" کی مثال:** جیسے: "دَحْرَجَ"۔
- **"مصدر ثلاثی" کی مثال:** جیسے: "ضَرْبٌ"۔
- **"مصدر رباعی" کی مثال:** جیسے: "دَحْرَجَةٌ"۔
- **"اسم مشتق ثلاثی" کی مثال:** جیسے: "ضَارِبٌ"۔
- **"اسم مشتق رباعی" کی مثال:** جیسے: "مُدَحْرِجٌ"۔

سوال واضع نے "فعل خماسی" کیوں وضع نہیں کیا؟

جواب اگر "فعل خماسی" وضع کیا جاتا تو اُس کے ساتھ جب "ضمیر مرفوع متصل" لاحق ہوتی تو وہی دو (۲) خرابیاں لازم آتیں جو کہ "اسم سداسی" کو وضع کرنے میں لازم آتی تھیں۔

فَائِدَہ: "علم صرف" کا "موضوع" دو (۲) چیزیں ہیں: ① اَفعال متصرفہ۔ ② اسمائے متمکنہ۔

علماء صرف تمام "معرب" اَسماء سے بحث کرتے ہیں، جن کا اِشتقاق ممکن ہو۔ جیسے: "وَلَدٌ، جَمَلٌ، ضَارِبٌ" وغیرہ۔ البتہ دو (۲) قسم کے اَسماء سے بحث نہیں کرتے:

① عجمی اَسماء۔ جیسے: "ابراہیم، یوسف، یعقوب" وغیرہ۔ ② مبنی اَسماء۔ جیسے: "ضمائر، اَسمائے اشارات۔۔۔ الخ"۔

اور "اَفعال" میں صرف "اَفعالِ متصرفہ" سے بحث کرتے ہیں۔ جیسے: "کَتَبَ" وغیرہ۔ "اَفعال جامدہ" سے بحث نہیں کرتے۔ جیسے: "نِعْمَ، بِئْسَ، حَبَّذَا" وغیرہ۔

---

[1] "فعل" مع اپنی تمام قسموں کے اور تمام اَسماء جو فعل سے مشتق ہوتے ہیں اور مصدر دو (۲) قسم پر ہیں: "ثلاثی" اور "رباعی" نہ کہ "خماسی"، اِس لیے کہ "فعل" تصرف اور لحوقِ ضمائر کے لحاظ سے "اسم" سے ثقیل ہے اور جب کہ "فعل خماسی" الاصل نہیں، لہٰذا! "مصدر" اور "مشتقات" جو اِس کے تابع ہیں تعلیل میں، نیز! "خماسی" الاصل نہ ہوں گے۔

بدان کہ میزان در کلام عرب فَا و عَین و لام است۔

تشریح

سوال "میزان" کو کلماتِ عرب کے ساتھ خاص کیوں کیا؟

جواب "میزان" کی عرب کے ساتھ تخصیص بوجہ مقصد کے ہے (یعنی عربی زبان میں مہارت حاصل کرنا)۔

سوال "میزان" کے لیے اُنتیس (۲۹) حروفِ ھجا میں سے "فَا، عَین، لام" کا اِنتخاب کیوں کیا گیا ہے؟

جواب حروف باعتبارِ مخارج کے تین (۳) قسم پر ہیں "شفوی، وسطی، حلقی" میزان کے لیے ان میں سے ایک ایک حرف لیا تو کل تین (۳) ہوئے یعنی "شفوی" میں سے "فَا"، "حلقی" میں سے "عَین"، "وسطی" میں سے "لام"۔

سوال پہلے "فَا"، پھر "عَین" پھر "لام" اِس طرح ترتیب دینے کی کیا وجہ ہے؟

جواب "میزان" کے لیے ایسے کلمہ کی ضرورت تھی جو اَم الافعال ہو یعنی تمام فعلوں (کاموں) کو شامل ہو، جب اِن حروف کو اِس ترتیب سے رکھا گیا تو کلمہ بن گیا۔ "فعل" بمعنی "کام" تو اب جہاں میں جتنے بھی کام ہوں گے سب کو لفظِ "فعل" شامل ہوگا۔

خُلَاصَہ: خلاصہ یہ ہے کہ: مقصد اِن حروف سے اور اِسی ترتیب سے پورا ہوتا تھا اِسی وجہ سے "میزان" کے لیے اِن حروف کو اِسی ترتیب سے خاص کیا گیا۔

سوال "میزان" کے لیے "وزن ثلاثی" کا اِنتخاب کیوں کیا گیا؟

جواب اگر "میزان" کے لیے "وزن رباعی" ہوتا تو "ثلاثی" کا وزن نکالتے وقت ایک حرف کم کرنا پڑتا، اگر "خماسی" ہوتا تو "رباعی" کا وزن نکالتے وقت ایک حرف کم کرنا پڑتا، "ثلاثی" کا وزن نکالتے وقت دو (۲) حرف کم کرنے پڑتے تو کم کرنے سے بڑھانا بہتر ہے۔

وحروف بر دو قسم است: حرفِ اصلی وحرفِ زائد، حرفِ اصلی آن است کہ در مقابلہ فَا و عَین و لام بود چون ضَرَبَ بروزن فَعَلَ وحرفِ زائد آن است کہ در مقابلہ این حروف نبود، چون اَکْرَمَ بروزن اَفْعَلَ۔

تشریح

✿ **تمہید:** ہر شَیٔ کو تولنے کے لیے ایک ترازو ہوتا ہے، کلماتِ عرب کو تولنے کے لیے اہلِ عرب نے ایک میزان اور ترازو مقرر کیا ہے جس کے ذریعہ سے حروفِ اَصلیہ اور حروفِ زوائد کو جدا کیا جاتا ہے، وہ ترازو "فَا، عَین، لام" ہے۔ جو حرف "فَا، عَین، لام" کے مقابلہ میں ہوگا وہ حرف اَصلی ہوگا اور جو اِن کے مقابلہ میں نہیں ہوگا وہ زائد ہوگا۔

فائدہ: حروف کی دو(۲)قسمیں ہیں: ① حروفِ معانی۔ ② حروفِ مبانی۔

① **حروفِ معانی:** ”معانی“ اُن حروف کو کہا جاتا ہے جو کسی معنی پر دلالت کرنے کے لیے وضع کیے گئے ہوں۔ جیسے: ”مِنْ، إِلٰی، حَبَّۃٌ“ میں تائے تانیث۔

② **حروفِ مبانی:** ”مبانی“ اُن حروف کو کہا جاتا ہے جو کسی معنی کے لیے تو وضع نہیں کیے گئے ہوں، لیکن! اُن کے ذریعے سے کلمات کو بنایا جاتا ہو۔ جیسے: ”الف، با، تا“ اِن حروف کو تہجی بھی کہتے ہیں۔

”حروفِ مبانی“ دو(۲)قسم پر ہیں: ① حروفِ اَصلیہ۔ ② حروفِ زائدہ۔

① **حروفِ اصلی:** ”حروفِ اصلیہ“ وہ ہیں جو مجرد و مزید فیہ کی تمام گردانوں میں پائے جائیں یعنی ”ماضی، مضارع، اسم فاعل، اسم مفعول، جحد، اَمر، نہی، اسم ظرف“ وغیرہ۔ جیسے: ”ضَرَبَ، یَضْرِبُ، ضَارِبٌ، مَضْرُوْبٌ“ وغیرہ۔ اب ”ض، ر، ب“ ساری گردانوں میں موجود ہیں۔

❁ **حکم حروفِ اصلی:** حروفِ اَصلی کا حکم یہ ہے کہ: وزن نکالتے وقت اِن حروف کے مقابلہ میں ”فا، عین، لام“ لائیں گے۔ جیسے: ”ضَرَبَ“ بروزن ”فَعَلَ“، ”یَضْرِبُ“ بروزن ”یَفْعِلُ“۔۔۔الخ۔

② **حروفِ زائدہ:** ”حروفِ زائدہ“ وہ ہیں جو اُسی ”باب“ کی گردانوں کے تمام صیغوں میں نہ پائے جائیں۔ جیسے: ”یَضْرِبُ“ کا ”یا“ ”ضَارِبٌ“ میں نہیں، ”ضَارِبٌ“ کا ”الف“ ”ضَرَبَ“ میں نہیں۔۔۔الخ۔

❁ **حکم حروفِ زائدہ:** حروفِ زائدہ کا حکم یہ ہے کہ: وزن نکالتے وقت اِن حروف کو ”فا، عین، لام“ کے مقابلہ میں نہیں لائیں گے بلکہ خود اپنی حالت پر برقرار رہیں گے۔ جیسے: ”یَضْرِبُ“ بروزن ”یَفْعِلُ“ میں ”یا“، ”ضَارِبٌ“ بروزن ”فَاعِلٌ“ میں ”اَلِف“ خود اپنی حالت پر آئے ہوئے ہیں۔

فائدہ: بعض دفعہ ایک حرفِ اَصلی کو تکرار سے لایا جاتا ہے، اُس صورت میں پہلی بار وہ اَصلی اور دوسری بار وہ زائدہ شمار ہوتا ہے، پھر یہ تکرار یا ”عین“ کلمہ میں ہوگا یا ”لام“ کلمہ میں ہوگا، ”عین“ کلمہ اَکیلا تکرار سے آسکتا ہے۔ جیسے: ”خَفِیْفَدٌ“ بروزن ”فَعِیْعَلٌ“، ”عَقَنْقَلٌ“ بروزن ”فَعَنْعَلٌ“۔ ”لام“ کلمہ بھی اَکیلا تکرار سے آسکتا ہے۔ جیسے: ”خَفِیْدَدٌ“ بروزن ”فَعِیْلَلٌ“، ”حَمَصِیْصٌ“ بروزن ”فَعَلِیْلٌ“۔ مگر! ”فا“ کلمہ اکیلا تکرار سے نہیں آسکتا عندالبصریین۔ ہاں! اُس کے ساتھ ”عین“ کلمہ بھی تکرار سے ہو تو پھر ”فا“ کلمہ تکرار سے آسکتا ہے۔ جیسے: ”مَرْمَرِیْسٌ“ بروزن ”فَعْفَعِیْلٌ“۔ لا یضاعف الفاء وحدہ عندالبصریین۔ (شرح النظام:۲۱۶، شرح الشافیۃ:۶، جاربردی:۱۴۴)

حروفِ زائدہ کی پہلی تقسیم

”حروفِ زائدہ“ دو(۲)قسم پر ہیں: ① اپنے ماقبل والے حرفِ اصلی کی جنس میں سے ہوگا۔
② اپنے ماقبل والے حرف اصلی کی جنس میں سے نہ ہوگا۔

❁ **قسم اوّل کا حکم:** قسم اوّل کا حکم یہ ہے کہ: وزن نکالتے وقت میزان میں سے جو حرف اُس کے ماقبل والے حرفِ اَصلی کے مقابلہ میں ہے وہی حرف اُس زائد کے مقابلہ میں آئے گا یعنی یہ زائد حرف وزن نکالتے وقت اُس حرفِ اَصلی کے تابع ہوگا۔ جیسے: ” جَلْبَبَ “بروزن” فَعْلَلَ “،”با“ اوّل اَصلی ہے اُس کے مقابلہ میں ”لام“ ہے اور ”با“ دوم زائد ہے اُس کے مقابلہ میں بھی ”لام“ زائد لائیں گے۔ اِس قسم کے زائد حروف تہجی کے اُنتیس (۲۹) حروف میں سے آسکتے ہیں۔

❁ **قسم دوم کا حکم:** قسم دوم کا حکم یہ ہے کہ: موزوں میں جس شکل پر حرفِ زائد ہے وزن میں بھی اُسی شکل پر آئے گا۔ جیسے: ”ضَارِبٌ “بروزن” فَاعِلٌ “،”مَحْمُوْدٌ“ بروزن” مَفْعُوْلٌ “۔ اِس قسم کے حروفِ زائدہ دس (۱۰) ہیں جن کا مجموعہ ”سَئَلْتُمُوْنِيْهَا“ ہے۔

فائدہ محمودہ: جس کسی کلمہ میں کوئی حرف مکرر واقع ہو تو اُس کی دو (۲) صورتیں ہیں:

① تکرار کسی ایک حرف کا ہوگا۔ ② یا دو حروف کا۔

① اگر تکرار کسی ایک حرف کا ہو تو اُن میں سے دوسرا حرف زائد ہوگا اور پہلا حرف اَصلی بشرطیکہ ان کے درمیان میں کوئی اَصلی حرف موجود نہ ہو۔ جیسے: ”قِنَّبٌ “ بروزن ”فِعَّلٌ “، ” ذُهْلُوْلٌ “ برزن ”فُعْلُوْلٌ “۔ پہلی مثال میں تکرار حرف ”نون“ کا ہے اُن کے درمیان کوئی حرف موجود نہیں اور دوسری مثال میں تکرار ”لام“ کا ہے اور اُن کے درمیان کوئی حرفِ اَصلی موجود نہیں۔ لہٰذا! ”قِنَّبٌ“ میں دوسرا ”نون“ اور ”ذُهْلُوْلٌ “ میں دوسرا ”لام“ زائد ہوگا۔

❁ اگر مکرر حرف کے درمیان کوئی حرفِ اَصلی موجود ہو تو ہم جنس دونوں حرف اَصلی ہوں گے۔ جیسے: ”حَدْرَدٌ“ بروزن ”فَعْلَلٌ “، ”دَرْدَبِيْسٌ “بروزن” فَعْلَلِيْلٌ “ دونوں مثالوں میں چونکہ دونوں ”دالوں“ کے درمیان ”ر“ حرفِ اَصلی ہے، تو لہٰذا! دونوں ”دال“ اصلی ہوں گے۔

② اگر تکرار دو (۲) حرف کا ہے تو اُن میں سے دوسرے دونوں حرف زائد ہوں گے اور پہلے دونوں حرف اَصلی ہوں گے بشرطیکہ پہلے اور دوسرے ہم جنس حروف کے درمیان کوئی حرفِ اَصلی نہ ہو۔ جیسے: ”مَرْمَرِيْسٌ “بروزن” فَعْفَعِيْلٌ “، ”صَمَحْمَحٌ“ بروزن ”فَعَلْعَلٌ “۔ پہلی مثال میں تکرار ”م“ اور ”ر“ کا ہے اور دوسری مثال میں ”م“ اور ”ح“ کا ہے اور اِن کے درمیاں کوئی حرفِ اَصلی بھی نہیں، لہٰذا! دونوں مثالوں میں دوسرے دونوں ہم جنس حرف زائد ہوں گے۔

❁ اگر دونوں ہم جنس حروف کے درمیان کوئی حرفِ اصلی موجود ہو تو دونوں ہم جنس حرف اَصلی ہوں گے۔ جیسے: ”سَلْسَبِيْلٌ “ بروزن ”فَعْلَلِيْلٌ “ اس مثال میں چونکہ دوسرے ”س“ اور ”ل“ کے درمیان ”ب“ حرف اَصلی موجود ہے تو ”س“ اور ”ل“ ثانی دونوں اصلی ہوں گے۔

❁ مذکورہ جملہ صورتوں میں ہم جنس حرف کے زائد ہونے کے لیے شرط ہے کہ اُن کے علاوہ حروفِ اَصلیہ کی تعداد کم از کم تین (۳) باقی ہو ورنہ ہم جنس حرفِ اَصلی ہوں گے۔ جیسے: ”زَلْزَلَ، صَرْصَرَ“ بروزن ”فَعْلَلَ “۔

حروفِ زائدہ کی دوسری تقسیم

"حروفِ زائدہ" کی تین (٣) قسمیں ہیں:

① زائد برائے اشتقاق۔ ② زائد برائے نقل باب۔ ③ زائدہ برائے الحاق۔

① زائد برائے اشتقاق: "زائد برائے اِشتقاق" اُس کو کہتے ہیں کہ ایک ہی گردان کے ایک صیغہ سے دوسرا صیغہ بناتے وقت کوئی حرف زیادہ کیا جائے۔ جیسے: "ضَرَبَ" (ماضی) سے "یَضْرِبُ" (مضارع) بناتے وقت "یا" زیادہ کیا گیا ہے۔ اِس کی پہچان کا طریقہ یہ ہے کہ: اُس باب کے "صیغۂ واحد مذکر غائب، ماضی معلوم" میں وہ حرف نہ پایا جائے۔

② زائد برائے نقل باب: "زائد برائے نقل" باب اُس کو کہتے ہیں کہ ایک باب سے دوسرا باب بناتے وقت جو حرف زیادہ کیا جائے۔ جیسے "کَرُمَ" (مجرد) سے "اَکْرَمَ" (مزید) بناتے وقت ہمزہ کا اِضافہ کیا گیا ہے۔ اِس کی پہچان کا طریقہ یہ ہے کہ: اِس باب کے "صیغۂ واحد مذکر غائب، فعل ماضی معلوم" میں تو وہ حرف پایا جائے، لیکن! اُس مادّہ کے مجرد کے "صیغۂ واحد مذکر غائب" میں وہ حرف نہ پایا جائے۔

③ زائد برائے الحاق: "زائد برائے الحاق" اِس کو کہتے ہیں کہ ایک کلمہ کو دوسرے کلمہ کے ہموزن کرتے وقت کسی حرف کا اِضافہ کیا جائے۔ جیسے: "جَلَبَ" کو "دَحْرَجَ" کے ہموزن کرنے کی خاطر دوسری "با" بڑھا کر "جَلْبَبَ" کر دیا گیا۔ اِس کی پہچان کا کوئی خاص طریقہ نہیں کیونکہ اِس کا تعلق زیادہ تر سماع سے ہے قیاس کو اِس میں دخل نہیں۔

فائدہ: "زوائدِ اِشتقاق" اور "زوائدِ نقل باب" غرض معنوی کے لیے لائے جاتے ہیں اور "زوائد الحاق" غرض لفظی کے لیے لائے جاتے ہیں یعنی رعایت وزن وسجع۔ "الحاق" سے صرف وزن کی مطابقت مقصود ہوتی ہے۔

فائدہ: صرفیوں کے ہاں زوائد میں سے "زوائدِ نقل باب" اور "زوائدِ اِلحاق" کا اِعتبار ہوتا ہے۔ "زائد برائے اِشتقاق" کا اِعتبار نہیں اِسی وجہ سے "ضَرَبَتْ، یَضْرِبُ" وغیرہ کو "ثلاثی مجرد" کہا جاتا ہے "ثلاثی مزید فیہ" نہیں کہا جاتا ہے۔

فائدہ: "علم صرف" کا مقصود "صیغہ" کی پہچان ہے اور "صیغہ" کی صحت "وزن" کی صحت پر موقوف ہے، اور "وزن" کی صحت حروفِ اَصلیہ اور "زوائد" کی پہچان پر موقوف ہے اور "حروفِ زوائد" کی پہچان کے تین (٣) طریقے ہیں:

① اِشتقاق: یعنی ایک کلمہ کا دوسرے کلمہ کی فرع ہونا اِشتقاق کی علامت یہ ہے کہ اَصل اور فرع دونوں حروفِ اَصلی اور معنی میں شریک ہوں، پس! جو حروف اَصل اور فرع دونوں میں پایا جائے وہ اَصلی ہوگا اور جو فرع میں پایا جائے نہ اَصل میں وہ فرع میں زائد ہوگا۔ جیسے: "یَضْرِبُ" کی یا اَصل (مصدر) "ضَرْبٌ" میں نہیں ہے۔ اِسی طرح اگر کوئی حرف اَصل (مصدر) میں پایا جائے نہ فرع میں، وہ حرف اَصل میں زائد ہوگا۔ جیسے: "کَرَاهِیَةٌ" مصدر کا "الف، یا، تا" فرع (ماضی) "کَرِهَ" میں نہیں ہیں۔

۲ **عدمِ نظیر:** یعنی اگر کسی حرف کو اَصلی قرار دینے کی صورت میں کلمہ اَوزانِ عرب سے خارج ہو جاتا ہے، تو وہ حرف زائد ہوگا نہ کہ اَصلی۔ جیسے: "قَرَنْفُلٌ" بروزن "فَعَنْلُلٌ" نون کو اگر اَصلی قرار دیں تو اِس کا وزن "فَعَلْلُلٌ" ہوگا اور یہ وزن کلامِ عرب میں نہیں پایا جاتا ہے اور "نون" کو زائد قرار دینے کی صورت میں کلامِ عرب سے خروج لازم نہیں آتا، کیونکہ مزید کے اَوزان محصور نہیں ہیں۔

۳ **غلبہ:** یعنی اگر حروفِ زوائد میں سے کوئی حرف ایسے موقع میں واقع ہو کہ اُس موقع میں وہ اکثر زائد ہوتا ہے تو وہ زائد قرار دیا جائے گا، بشرطیکہ کوئی مانع موجود نہ ہو۔ جیسے کہ: "كِتَابٌ" بروزن "فِعَالٌ" کا "الف" جو کہ ہمیشہ زائد ہوتا ہے۔

فائدہ: جو حروف بطورِ غلبہ کے زائد ہوتے ہیں اُن کا مجموعہ "سَئَلْتُمُوْنِيْهَا" ہے۔ "زائد" ہونے کے مواقع مندرجہ ذیل ہیں:

۱ **سین:** "سین" کی زیادتی "اَسماءِ جوامد" میں چند مقامات میں ملی ہے:

۱ "تاء" زائدہ سے پہلے "سین" ہو۔ جیسے: "اِسْتَبْرَقٌ" بروزن "اِسْتَفْعَلٌ" (ریشم)۔

۲ کبھی آخر میں زائد ہوتی ہے۔ جیسے: "قُدْمُوْسٌ" بروزن "فُعْلُوْسٌ" (پرانا)۔

۲ **ہمزہ:** "ہمزہ" شروعِ کلمہ میں زائد ہوتا ہے جب کہ "ہمزہ" کے علاوہ صرف تین (۳) حرف اَصلی ہوں، چاہے کوئی زائد حرف ہو یا نہ ہو۔ جیسے: "اِصْبَعٌ" بروزن "اِفْعَلٌ" (انگلی) "اِبْرِيْقٌ، اِصْلِيْتٌ" بروزن "اِفْعِيْلٌ"۔ اگر "ہمزہ" کے بعد دو (۲) حرف اَصلی ہوں، چاہے کوئی زائد حرف ہو یا نہ ہو ہر صورت میں "ہمزہ" اَصلی ہوگا۔ جیسے: "اِبِلٌ" بروزن "فِعِلٌ" (اونٹ)، "اِزَارٌ" بروزن "فِعَالٌ"۔ اگر "ہمزہ" کے بعد چار (۴) حرف اَصلی ہوں تو "ہمزہ" اَصلی ہوگا، چاہے کوئی زائد حرف ہو یا نہ ہو۔ جیسے: "اِصْطَبْلٌ" بروزن "فِعْلَلٌ"، "اِبْرِيْسَمٌ" بروزن "فِعْلِيْلَلٌ" (ریشم)۔

۳ **لام:** "لام" اِبتداء اور درمیان میں زائد نہیں ہوتا ہے، البتہ! چند اَلفاظ کے آخر میں زائد آیا ہے۔ جیسے: "زَيْدٌ" سے "زَيْدَلٌ" بروزن "فَعْلَلٌ"، "عَبْدٌ" سے "عَبْدَلٌ" بروزن "فَعْلَلٌ"، "فَحْجٌ" سے "فَحْجَلٌ" بروزن "فَعْلَلٌ" (پھیلانا)۔

۴ **تاء:** "تاء" اسماء میں "تا" "مطوّلہ" "ت" کبھی شروعِ کلمہ میں زائد آتی ہے۔ جیسے "تِمْسَاحٌ" بروزن "تِفْعَالٌ" (مگرمچھ)، "تَعْضُوْضٌ" بروزن "تَفْعُوْلٌ" (سیاہ زیادہ میٹھی کھجور)۔ اور کبھی آخرِ کلمہ میں زائد ہوتی ہے بشرطیکہ ماقبل میں "واو" یا "یاء" مدّہ زائدہ ہو اور "تاء" کے علاوہ تین (۳) حرف اَصلی بھی ہوں۔ جیسے: "عَنْكَبُوْتٌ" بروزن "فَعْلَلُوْتٌ" (مکڑی)، "عِفْرِيْتٌ" بروزن "فِعْلِيْتٌ" (سخت خبیث)۔ وگرنہ "تاء" اَصلی ہوگی۔ جیسے: "هُرُوْتٌ" بروزن "فُعُوْلٌ" (شیر)، "هَرِيْتٌ" بروزن "فَعِيْلٌ" (شیر)۔

البتہ! "تاء" مدوّرہ (ۃ) ہمیشہ کلمہ کے آخر میں زائدہ ہوتی ہے بشرطیکہ اُس کے علاوہ تین (۳) حرف اَصلی موجود ہوں۔ جیسے: "فَاطِمَةٌ" بروزن "فَاعِلَةٌ" (نام ہے)، "جَنَّةٌ" بروزن "فَعْلَةٌ" (باغ)۔ "ثُبَةٌ" بروزن "فُعَلٌ" (ریوڑ)۔ "قُلَةٌ" بروزن "فُعَلٌ" (گلی ڈنڈا)۔

۵ **میم:** "میم" شروعِ کلمہ میں اکثر زائد ہوتا ہے۔ جیسے: "مَدْيَنٌ" بروزن "مَفْعَلٌ" (ایک شہر کا نام ہے)۔ "مِنْخَرٌ" بروزن

"مِفْعَلٌ "(ناک) بشرطیکہ"میم" کے علاوہ تین (۳) حرف اَصلی ہوں وگرنہ"میم"اصلی ہوگی۔ جیسے:"مَلِکٌ "بروزن"فَعِلٌ "(بادشاہ) اگر"میم" کے بعد چار(۴) حرف اَصلی ہوں تو"میم"اصلی ہوگا بشرطیکہ"اَسماءِ مشتقہ" میں سے نہ ہوں۔ جیسے:"مَرْزَنْجُوْشٌ "بروزن "فَعْلَنْلُوْلٌ "(ایک قسم کی سبزی)، کبھی کبھی درمیان کلمہ اور آخر میں بھی زائد ہوتا ہے۔ جیسے:"دُلَامِصٌ "بروزن"فُعَامِلٌ "،"هِرْمَاشٌ " بروزن"فِعْمَالٌ "(چیتے کا بچہ)،"حُلْقُوْمٌ "بروزن"فُعْلُوْمٌ "(حلق)،"سَرْطَمٌ "بروزن"فَعْلَمٌ "(بے ڈول)۔

⑥ **واؤ:** "واؤ"شروع کلمہ میں ہمیشہ اَصلی ہوگا۔ جیسے:"وَرَنْتَلٌ "بروزن"فَعَنْلَلٌ "،البتہ! جب دوسری جگہ یا تیسری جگہ یا چوتھی جگہ یا پانچویں جگہ ہو(چاہے ساکن یا متحرک) زائد ہوگی بشرطیکہ اُس کے علاوہ تین (۳) حرف اَصلی موجود ہوں خواہ مدّہ ہو یا غیر مدّہ۔ جیسے:"کَوْثَرٌ "بروزن"فَوْعَلٌ "،"عَمُوْدٌ "بروزن"فَعُوْلٌ "(ستون)"عَجُوْزٌ "بروزن"فَعُوْلٌ "،کبھی کبھی"واؤ"متحرکہ درمیان میں بھی زائد ہوتا ہے۔ جیسے:"جَدْوَلٌ "بروزن"فَعْوَلٌ "(نالہ)،"قَلَنْسُوَةٌ "بروزن"فَعَنْلُوَةٌ "،"عُنْفُوَانٌ "بروزن"فُعْلُوَانٌ "۔

⑦ **نون:** "نون"جب تیسری جگہ ساکن غیر مدغم ہو اور اُس کے بعد دو(۲) حرف ہوں یا دو(۲) سے زیادہ تو"نون"زائد ہوگا۔ جیسے:"غَضَنْفَرٌ "بروزن"فَعَنْلَلٌ "(شیر)"قَلَنْسُوَةٌ "بروزن"فَعَنْلُوَةٌ "(ٹوپی)،"جِعِنْظَارٌ "بروزن"فِعِنْلَالٌ "۔

❁ اگر"نون" آخر کلمہ میں بعد از مدّہ زائد ہو تو زائد ہوگا بشرطیکہ"نون" کے علاوہ تین (۳) حرف اَصلی موجود ہوں اور اُس کا مشتق منہ بھی معلوم نہ ہو۔ جیسے:"سُلْطَانٌ "بروزن"فُعْلَانٌ "(بادشاہ)،"زَيْتُوْنٌ "بروزن"فَعْلُوْنٌ "(یہ ایک درخت کا نام ہے) "غِسْلِيْنٌ "بروزن"فِعْلِيْنٌ "(پیپ) وگرنہ اصلی ہوگا۔ جیسے:"زَمَانٌ،دُخَانٌ،لِسَانٌ"بروزن"فِعَالٌ "۔

❁ اگر"نون"ساکن دوسری جگہ پر واقع ہو تو اصلی ہوگا۔ جیسے:"عَنْبَرٌ "بروزن"فَعْلَلٌ "(زعفران)،"قِنْطَارٌ "بروزن"فِعْلَالٌ " (مال کثیر)"عَنْدَلِيْبٌ "بروزن"فَعْلَلِيْلٌ "(بلبل)۔

❁ اگر اِشتقاق اُس کی زیادتی پر دلالت کرے تو زائد ہوگا۔ جیسے:"عَنْبَسٌ "بروزن"فَنْعَلٌ "(شیر)"حِنْدَبٌ "بروزن "فِنْعَلٌ "(ٹڈی)"نون"متحرک شروع کلمہ میں اکثر زائد ہوتا ہے۔ جیسے:"نِبْرَاسٌ "بروزن"نِفْعَالٌ "(چراغ)"نَرْجَسٌ "بروزن "نَفْعَلٌ "(ذَخیل)۔

⑧ **یاء:** "یاء"شروع کلمہ میں ہو اور اُس کے علاوہ تین (۳) حروفِ اِصلیہ ہوں تو زائد ہوگا۔ جیسے:"يَلْمَعٌ "بروزن"يَفْعَلٌ " (چمک دار)"يَنْبُوْعٌ "بروزن"يَفْعُوْلٌ "(چشمہ)۔

❁ اگر حروفِ اَصلیہ تین (۳) سے زائد ہوں تو"یا"اَصلی ہوگا۔ جیسے:"يَسْتَعُوْرٌ "بروزن"فَعَلَّلُوْلٌ "(باطل)۔

❁ اگر حروفِ اصلیہ تین (۳) سے کم ہوں پھر بھی"یا"اصلی ہوگا۔ جیسے:"يَحْيٰى "بروزن"فَعْلٰى "(نام ہے)۔

❁ اگر"یاء" کے بعد"الف"ہو تو"یاء"اَصلی ہوگا۔ جیسے:"يَاقُوْتٌ "بروزن"فَاعُوْلٌ "(قیمتی پتھر)۔

❁ اگر"یاء"ساکنہ کے علاوہ تین (۳) حرف اَصلی ہوں تو"یاء"زائدہ ہوگا خواہ مدّہ ہو یا غیر مدّہ۔ جیسے:"دِيْبَاجٌ "بروزن "فِيْعَالٌ "(ریشمی کپڑا)دَيْسَمٌ بروزن"فَيْعَلٌ "(لومڑی)۔

❁ اگر"یاء" ساکنہ کے علاوہ تین (۳) حروف اَصلیہ نہیں تو"یاء" اَصلی ہوگا۔ جیسے: "دِیْوَانٌ" بروزن"فِعْلَانٌ" (مجموعہ کتب)، "مَیْدَانٌ" بروزن"فَعْلَالٌ" (کشادہ جگہ)۔

⑨ **هاء:** "هاء" کی زیادتی چند کلمات میں سماعا ہے۔ جیسے: "اُمَّهَاتٌ" بروزن"فُعْلَهَاتٌ" (مائیں)، "هِجْزَعٌ" بروزن "هِفْعَلٌ" (بزدل) "هِرْكَوْلَةٌ" بروزن"هِفْعُوْلَةٌ" (موٹے کولھوں والی عورت) "هِبْلَعٌ" بروزن"هِفْعَلٌ" (کمینہ) "اَهْرَقَ، يُهْرِقُ" اصل میں "اَرَيْقَ، يُرِيْقُ" تھے، یہاں "ھاء" زائد ہے۔

⑩ **الف:** "الف" ہمیشہ زائد ہوتا ہے، اور "دَائِمًا" ساکن ہوتا ہے، اِس لیے کلمہ کے آغاز میں نہیں آسکتا، خواہ درمیان کلمہ میں ہو یا آخر میں بشرطیکہ اِس کے علاوہ تین (۳) حرفِ اَصلی موجود ہوں۔ جیسے: "كِتَابٌ" بروزن"فِعَالٌ" (کتاب)، "قِرْطَاسٌ" بروزن"فِعْلَالٌ" (کاغذ) "حَبَنْطٰى" بروزن"فَعَنْلٰى"، "طُوْبٰى" بروزن"فُعْلٰى" (ایک درخت کا نام ہے)۔

❁ اگر"الف" کے علاوہ تین (۳) حرف اَصلی نہیں تو وہ "الف" ہمیشہ بدل از"واؤ" یا"یاء" ہوگا۔ جیسے: "دَارٌ، دَوْرٌ، نَابٌ، نَيَبٌ، عَصَا، عَصَوٌ، هُدٰى، هُدَيٌ" تھے۔

فائدہ: جب کسی کلمہ میں اِبتداء اور آخر والی زیادتی کا تعارض آجائے تو آخر والی زیادتی معتبر ہوگی، کیونکہ زیادتی کا اصل محل آخرِ کلمہ ہے۔ جیسے: "اِنْسَانٌ" بروزن"فِعْلَانٌ"، "مَیْدَانٌ" بروزن"فَعْلَانٌ" سے واضح ہے۔

فائدہ جلیلہ: واضح ہو کہ: اہلِ فن نے جستجو کر کے اِس مسئلہ پر کافی تحقیق کی ہے کہ کبھی حرفِ زائد "فاء" کلمہ سے پہلے ہوتا ہے۔ جیسے: "اِصْبَعٌ" بروزن"اِفْعَلٌ"، اور کبھی "فاء" کلمہ کے بعد ہوتا ہے۔ جیسے: "كَوْكَبٌ" بروزن"فَوْعَلٌ"۔ اور کبھی "عین" کلمہ کے بعد۔ جیسے: "حِمَارٌ" بروزن"فِعَالٌ" اور کبھی "لام" کلمہ کے بعد۔ جیسے: "فِرْسِنٌ" بروزن"فِعْلِنٌ" چاہے شش اَقسام میں کلمہ "ثلاثی" ہو یا "رباعی" یا "خماسی" مزید اس کی تفصیل "المعجم الاوزان الصرفیہ" میں ملاحظہ فرمائیں۔

وحرف اصلی در ثلاثی سہ است فاؔ و عینؔ و یک لامؔ چون ضَرَبَ بروزن فَعَلَ، وحرف اصلی در رباعی چہار است فاؔ و عینؔ و دو لامؔ چون دَحْرَجَ بروزن فَعْلَلَ وحرف اصلی در خماسی پنج است فاؔ و عینؔ و سہ لامؔ چون جَحْمَرِشٌ بروزن فَعْلَلِلٌ۔

تشریح

حرفِ اَصلی "ثلاثی" میں تین (۳) ہیں "فاؔ، عینؔ، ایک لامؔ" اور "رباعی" میں چار (۴) ہیں "فاؔ، عینؔ، دو لامؔ" اور "خماسی" میں پانچ (۵) ہیں "فاؔ، عینؔ، تین لامؔ"۔

سوال ”رباعی“اور”خماسی“میں”لام“کوتکرار سے کیوں لائے”فا“یا”عین“کوتکرار سے کیوں نہیں لائے؟

جواب زیادتی ہمیشہ آخر میں ہوتی ہے تو”لام“ آخر میں تھا اِس لیے”لام“کوتکرار سے لائے۔

فائدہ:”اَفعال، مصادر اور اَسماءِ مشتقات“میں”ثلاثی یا رباعی“ مجرد یا مزید فیہ کی پہچان کے لیے معیار”فعل ماضی“ کا پہلا (واحد مذکر غائب کا) صیغہ ہے، اور”اسم جامد“کے مجرد یا مزید فیہ ہونے کا مدار خود اُسی اسم پر ہوتا ہے کسی دوسری چیز پر نہیں۔ جیسے: ”جَبَلٌ، کَلْبٌ“ یہ مجرد ہیں،”جِبَالٌ، اَکْلُبٌ“ یہ مزید فیہ ہیں۔

ثلاثی بر دو قسم است، ثلاثی مجرد و ثلاثی مزید فیہ، ثلاثی مجرد آنست کہ بر سہ حرف اصلی او چیزے زیادہ نہ بود چون ضَرَبَ بروزن فَعَلَ، وثلاثی مزید فیہ آن است کہ بر سہ حرف اصلی او چیزے زیادہ بود چون اَکْرَمَ بروزن اَفْعَلَ و رباعی نیز بر دو قسم است رباعی مجرد و رباعی مزید فیہ، رباعی مجرد آن است کہ بر چہار حرف اصلی او چیزے زیادہ نہ بود چون دَحْرَجَ بروزن فَعْلَلَ، و رباعی مزید فیہ آن است کہ بر چہار حرف اصلی او چیزے زیادہ بود چون تَدَحْرَجَ بروزن تَفَعْلَلَ، خماسی نیز بر دو قسم است خماسی مجرد و خماسی مزید فیہ، خماسی مجرد آنست کہ بر پنج حرف اصلی او چیزے زیادہ نہ بود چون جَحْمَرِشٌ بروزن فَعْلَلِلٌ، خماسی مزید فیہ آن است کہ بر پنج حرف اصلی او چیزے زیادہ بود چون خَنْدَرِيْسٌ بروزن فَعْلَلِيْلٌ۔

تشریح

فائدہ:”اَفعال اور اَسماءِ مشتقہ“میں”ثلاثی مجرد و ثلاثی مزید فیہ، رباعی مجرد و رباعی مزید فیہ“ کا دارومدار”ماضی“کے صیغہ”واحد مذکر غائب“ پر ہے یعنی اگر”صیغہ واحد مذکر غائب ماضی“کے تین (۳) حرف اَصلی ہیں اور کوئی حرف زائد نہیں تو ساری گردان”ثلاثی مجرد“کہلائے گی۔ جیسے:”ضَرَبَ“۔ اگر تین (۳) حرفِ اَصلی سے اور کوئی حرف زیادہ ہے تو ساری گردان”ثلاثی مزید فیہ“ کہلائے گی۔ جیسے:”اَکْرَمَ“ کیونکہ زوائد اِشتقاق کا مجرد و مزید کے مسئلہ میں کوئی اِعتبار نہیں۔”رباعی مجرد و مزید“ کی شرح کو”ثلاثی مجرد و مزید“کی شرح پر قیاس کریں۔

فائدہ: فعلوں میں حروفِ اصلی و زوائد مل کر چھ (۶) تک ہو سکتے ہیں[1] اور اسموں میں سات (۷) تک ہو سکتے ہیں[2]۔

---

[1] کوئی”فعل“ چھ (۶) حرف سے تجاوز نہیں کرے گا،”تائے تانیث، علامتِ تثنیہ، وجمع“وغیرہ غیر معتبر مانی گئی ہیں۔ پس!”اِسْتَخْرَجْتُ، یَسْتَخْرِجَانِ، یَسْتَخْرِجُوْنَ“جیسے کلمات سے جو چھ (۶) حرف سے زائد پر مشتمل ہیں اعتراض وارد نہیں ہوگا۔

[2] جاننا چاہیے کہ: سات (۷) حروف سے مراد ماسوائے”تائے تانیث اور الف تانیث اور یائے تصغیر اور علامتِ تثنیہ وجمع“ ہیں۔ لہٰذا!”مُسْتَخْرَجَاتٌ، مُسْتَخْرَجَتَانِ“جیسے کلمات سے کہ یہ آٹھ (۸) یا نو (۹) حرف تک پہنچ گئے ہیں کوئی اعتراض وارد نہیں ہوگا۔

فعل ثلاثی کی اَمثلہ: ایک حرف زائد ہو۔ جیسے: "اَکْرَمَ" بروزن "اَفْعَلَ"۔ دو(۲) حرف زائد ہوں۔ جیسے: "تَضَارَبَ" بروزن "تَفَاعَلَ"۔ تین(۳) حرف زائد ہوں۔ جیسے: "اِسْتَخْرَجَ" بروزن "اِسْتَفْعَلَ"۔

فعل رباعی کی اَمثلہ: ایک حرف زائد ہو۔ جیسے: "تَدَحْرَجَ" بروزن "تَفَعْلَلَ"۔ دو(۲) حرف زائد ہوں۔ جیسے: "اِحْرَنْجَمَ" بروزن "اِفْعَنْلَلَ"۔

اسم جامد ثلاثی کی اَمثلہ: ایک حرف زائد ہو۔ جیسے: "حِمَارٌ" بروزن "فِعَالٌ"۔ دو(۲) حرف زائد ہوں۔ جیسے: "سُلْطَانٌ" بروزن "فُعْلَانٌ"۔ تین(۳) حرف زائد ہوں۔ جیسے: "قَلَنْسُوَۃٌ" بروزن "فَعَنْلُوَۃٌ"۔ تین(۳) حرف اَصلی اور چار(۴) حرف زائد کی اَسماء جامدہ میں مثال اب تک نظر سے نہیں گزری۔

اسم جامد رباعی کی اَمثلہ: ایک حرف زائد ہو۔ جیسے: "صُنْدُوْقٌ" بروزن "فُعْلُوْلٌ"۔ دو(۲) حرف زائد ہوں۔ جیسے: "عَنْکَبُوْتٌ" بروزن "فَعْلَلُوْتٌ"۔ تین(۳) حرف زائد ہوں۔ جیسے: "عَبُوْثَرَانِ" بروزن "فَعُوْلَلَانِ"۔

اسم جامد خماسی کی اَمثلہ: ایک حرف زائد ہو۔ جیسے: "خَنْدَرِیْسٌ" بروزن "فَعْلَلِیْلٌ"۔ دو(۲) حرف زائد ہوں۔ جیسے: "اِصْطَفْلِیْنٌ" بروزن "فِعْلَلِیْنٌ" بمعنی گاجر۔

اَوزان اسم جامد ثلاثی مجرد: "اسم جامد" ثلاثی مجرد کے اَوزان میں عقلی اِحتمالات بارہ(۱۲) تھے یعنی تین(۳) حرکتیں "فَا" کلمہ میں "ضمہ، فتحہ، کسرہ" باقی "سکون" بوجہ اِبتدا کے محال ہے اور "عین" کلمہ میں چار(۴) اِحتمالات "ضمہ، فتحہ، کسرہ، سکون"، "لَام" کلمہ چونکہ محل اِعراب ہے لہٰذا! اِس کی حرکت کا اِعتبار نہیں۔ تو "فَا" کلمہ کی تین(۳) اِحتمالوں کو "عین" کلمہ کی چار(۴) اِحتمالوں سے ضرب دینے سے بارہ(۱۲) اِحتمالات بنتے ہیں، مگر! اِستعمال میں دس(۱۰) ہیں وہ یہ ہیں:

① "فَعْلٌ" جیسے "فَلْسٌ" (پیسہ)۔
② "فَعَلٌ" جیسے "فَرَسٌ" (گھوڑا)۔
③ "فَعِلٌ" جیسے "کَتِفٌ" (کندھا)۔
④ "فَعُلٌ" جیسے "عَضُدٌ" (بازو)۔
⑤ "فِعْلٌ" جیسے "حِبْرٌ" (دانشمند)۔
⑥ "فِعَلٌ" جیسے "عِنَبٌ" (انگور)۔
⑦ "فِعِلٌ" جیسے "اِبِلٌ" (اونٹ)۔
⑧ "فُعْلٌ" جیسے "قُفْلٌ" (تالا)۔
⑨ "فُعَلٌ" جیسے "صُرَدٌ" (کنجشک)۔[1]
⑩ "فُعُلٌ" جیسے "عُنُقٌ" (گردن)۔

دو(۲) اِحتمال بوجہ ثقل کے اِستعمال نہیں ہوتے وہ یہ ہیں:

① "فُعِلٌ" "ضمہ" "فَا" و "کسرہ" "عین"۔
② "فِعُلٌ" "کسرہ" "فَا" "ضمہ" "عین"۔

اَوزان اسم جامد ثلاثی مزید فیہ: ثلاثی مزید "اسم جامد" کے اَوزان عند المحققین غیر محدود ہیں۔ صرف اِمام سیبویہ رحمۃ اللہ علیہ نے تین سو آٹھ(۳۰۸) بتلائے ہیں۔

---

[1] یہ ایک پرندہ ہے جسے "لٹورا" کہتے ہیں۔

اَوزان اسم جامد رباعی مجرد: "اسم جامد" رباعی مجرد کے اَوزان باعتبارِ عقل کے اڑتالیس (۴۸) ہوتے ہیں، اِس طرح کہ "فا" کلمہ کے تین (۳) اِحتمال ہیں اور "عین" کلمہ کے چار (۴) اِحتمال ہیں، پس! تین (۳) کو چار (۴) سے ضرب دینے سے بارہ (۱۲) وزن ہوتے ہیں، اور پھر "لام" اوّل کے چار (۴) اِحتمال ہیں، پس! بارہ (۱۲) کو چار (۴) میں ضرب دینے سے اڑتالیس (۴۸) وزن ہوئے، لیکن! اِستعمال میں صرف پانچ (۵) وزن ہیں۔

① "فَعْلَلٌ" جیسے "جَعْفَرٌ" (نام مرد)۔
② "فِعْلِلٌ" جیسے "زِبْرِجٌ" (آرائش)۔
③ "فُعْلُلٌ" جیسے "بُرْثُنٌ" (پنجہ شیر)۔
④ "فِعْلَلٌ" جیسے "دِرْهَمٌ" (چاندی کا سکہ)۔[1]
⑤ "فِعَلٌّ" جیسے "قِمَطْرٌ" (صندوق)۔

اَوزان اسم جامد رباعی مزید فیہ کو محققین نے کثرت کی وجہ سے ضبط نہیں کیا ہے۔

اَوزن اسم جامد خماسی مجرد: "اسم جامد" خماسی مجرد میں عقلی اِحتمالات ایک سو بانوے (۱۹۲) ہیں وہ یوں کہ "لام" ثانی کے چار (۴) اِحتمالات کو رباعی مجرد کے اڑتالیس (۴۸) اَوزان سے ضرب دینے سے ایک سو بانوے (۱۹۲) اِحتمالات ہو جاتے ہیں، لیکن! اِستعمال میں صرف چار (۴) اَوزان ہیں:

① "فَعَلَّلٌ" جیسے "سَفَرْجَلٌ" (میوہ بہی)۔
② "فُعَلِّلٌ" جیسے "قُذَعْمِلٌ" (شتر قوی)۔
③ "فَعْلَلِلٌ" جیسے "جَحْمَرِشٌ" (پیرزن، زن بدخو)۔
④ "فِعْلَلٌّ" جیسے "قِرْطَعْبٌ" (چیز قلیل)۔

اَوزان اسم جامد خماسی مزید فیہ: "اسم جامد" خماسی مزید فیہ کے مشہور اَوزان پانچ (۵) ہیں:

① "فَعَلَّلُوْلٌ" جیسے "عَضْرَفُوْطٌ" (چھپکلی)۔
② "فُعَلِّيْلٌ" جیسے "خُذَعْبِيْلٌ" (باطل چیز)۔
③ "فِعْلَلُّوْلٌ" جیسے "قِرْطَبُّوْسٌ" (ناقہ بزرگ ومصیبت)۔
④ "فَعَلَّلَى" جیسے "قَبَعْثَرَى" (بچہ شتر لاغر)۔
⑤ "فَعْلَلِيْلٌ" جیسے "خَنْدَرِيْسٌ" (پرانی شراب)۔ دیگر! اَوزان شاذ ہیں۔

بدانکہ جملہ اقسام اسم وفعل از ہفت اَقسام بیرون نیست۔ بیت: "صحیح است ومثال است ومضاعف :: لفیف وناقص ومہموز واجوف"۔ صحیح آن است کہ مقابلہ فا وعین و لام اسم یا فعل حرفِ علّت ہمزہ وتضعیف نہ بود چون ضَرب، ضَرْبٌ بروزن فَعَلَ، فَعْلٌ، وحرف علت سہ است واو، الف، یا چون جمع کنی وائے شود۔ مہموز آن است کہ دروے ہمزہ مقابل فا یا عین یا لام بود، چون اَمَرَ، اَمْرٌ بروزن فَعَلَ، فَعْلٌ ومہموز العین

[1] یہ چاندی کا ایک سکہ ہے جس کا وزن تین (۳) ماشہ ایک رَتی ایک بٹہ پانچ (۵) ہوتی ہے۔

آن است در مقابلہ عین کلمہ اسم یا فعل ہمزہ بود چون سَئَلَ ، سَئَلٌ بروزن فَعَلَ ، فَعَلٌ ۔
مہموز اللام آن است کہ در مقابلہ لام کلمہ اسم یا فعل ہمزہ بود چون قَرَءَ، قَرءٌ
بروزن فَعَلَ ، فَعَلٌ ۔

تشریح

قولہ اسم وفعل: یہاں اسم سے مراد" اَسمائے متمکنہ "اور فعل سے" اَفعال متصرفہ" ہیں یعنی" اَسمائے متمکنہ "اور" اَفعال متصرفہ" باعتبار اَقسام حروف کے سات (۷) قسم ہیں۔

اُصول: اصول چار (۴) ہیں: ① صحیح۔ ② مہموز۔ ③ مضاعف۔ ④ معتل۔

فروع: فروع دس (۱۰) ہیں: ① مہموز الفاء۔ ② مہموز العین۔ ③ مہموز اللام۔ ④ مثال۔ ⑤ اَجوف۔ ⑥ ناقص۔ ⑦ مضاعف ثلاثی۔ ⑧ مضاعف رباعی۔ ⑨ لفیف مقرون۔ ⑩ لفیف مفروق۔

سوال اِس تقسیم میں صرف اُصول یا صرف فروع کا لحاظ کیوں نہیں کیا؟!! اُصول کے ساتھ بعض فروع کو ذکر کر دیا؟

جواب مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اُصول کا لحاظ تو کیا ہے مگر"معتل" کے فروع کو بھی ذکر کر دیا کیونکہ یہ فروع اِستعمال میں اُصول کے مثل تھے اس لیے اِن کو بھی اُصول کا درجہ دیا۔

صحیح: "صحیح" وہ کلمہ ہے کہ جس کے" فا، عین، لام" کے مقابلہ میں" ہمزہ" حرفِ علت، دو (۲) حرف اَصلی صحیح ایک جنس کے نہ ہوں۔ جیسے: "ضَرَبَ، ضَرْبٌ" بروزن" فَعَلَ، فَعْلٌ"۔ ①

وجہ تسمیہ: "صحیح" کو صحیح اِس لیے کہتے ہیں کہ: صحیح کا معنی تندرست چونکہ یہ کلمہ حرفِ علّت" ہمزہ" وغیرہ کی تغیر سے سالم ہوتا ہے اِس لیے اِس کو" صحیح" کہتے ہیں اور اِس کا دوسرا نام" سالم" ہے۔

حرفِ علت: "حرفِ علّت" تین (۳) ہیں: "واوَ، الف، یاءَ" جن کا مجموعہ" وائے" ہے۔

مہموز: "مہموز" وہ کلمہ ہے جس کے" فا، عین، لام" کے مقابلہ میں" ہمزہ" ہو۔

پھر" مہموز" تین (۳) قسم پر ہے: ① مہموز الفاء۔ ② مہموز العین۔ ③ مہموز اللام۔

① مہموز الفاء: "مہموز الفاء" اُس کو کہتے ہیں کہ: مقابلہ" فا" کلمہ اسم یا فعل کے" ہمزہ" ہو۔ جیسے: "اَمَرَ، اَمرٌ" بروزن" فَعَلَ، فَعلٌ"۔

② مہموز العین: "مہموز العین" اُس کو کہتے ہیں کہ: مقابلہ" عین" کلمہ اسم یا فعل کے" ہمزہ" ہو۔ جیسے: "سَئَلَ، سَئَلٌ" بروزن" فَعَلَ، فَعَلٌ"۔

③ مہموز اللام: "مہموز اللام" اُس کو کہتے ہیں کہ: مقابلہ" لام" کلمہ اسم یا فعل کے" ہمزہ" ہو۔ جیسے: "قِرَائَۃٌ، قَرَءَ" بروزن" فِعَالَۃٌ، فَعَلَ"۔

---

① "الف" اور" ہمزہ" کا فرق: "الف" ہمیشہ ساکن ہوتا ہے اور بغیر جھٹکے کے اَدا ہوتا ہے۔ جیسے: "ضَارِبٌ" اور ہمزہ تینوں حرکتوں کو قبول کرتا ہے اور ساکن بمع جھٹکے کے اَدا ہوتا ہے۔ جیسے: "اَمَرَ، اُمِرَ، سُئِلَ، سَأْلٌ"۔

وجہ تسمیہ: ”مہموز“ کومہموز اِس لیے کہتے ہیں کہ ”مہموز“ کا معنی ”ہمزہ“ دیا ہوا۔ چونکہ اُس میں بھی ”ہمزہ“ ہوتا ہے اور ”مہموز“ کا معنی ”کوز پشت“ چونکہ جس کلمہ میں ”ہمزہ“ ہوتا ہے اُس کو ٹیڑھا کر دیتا ہے۔

ومضاعف آن است کہ دو حرف اصلی او از یک جنس بود، مضاعف بر دو قسم است، مضاعف ثلاثی، ومضاعف رباعی۔ مضاعف ثلاثی آن است کہ در مقابلہ عینؔ ولامؔ اسم وفعل دو حرف از یک جنس بود چون مَدٌّ ومَدَّ بروزن فَعْلٌ وفَعَلَ کہ در اصل مَدْدٌ ومَدَدَ بود۔ ومضاعف رباعی آن است کہ در مقابلہ فاؔ ولامؔ اوّل عینؔ ولامؔ ثانی اسم وفعل دو حرف از یک جنس بود چون زَلْزَلَ، زِلْزَالًا بروزن فَعْلَلَ، فِعْلَالًا۔

تشریح

قولہ مضاعف: ”مضاعف“ وہ کلمہ ہے جس کے اَندر دو (۲) حرف صحیح ایک جنس کے حروفِ اَصلیہ کے مقابلہ میں ہوں۔

”مضاعف“ کی دو (۲) قسمیں ہیں: ① مضاعف ثلاثی۔ ② مضاعف رباعی۔

① **مضاعف ثلاثی:** ”مضاعف ثلاثی“ وہ کلمہ ہے جس میں دو (۲) حرف صحیح [1] ایک جنس کے حروفِ اَصلیہ کے مقابلہ میں ہوں یعنی ایک حرف تکرار سے ہو۔ جیسے: ”مَدٌّ، مَدَّ“ بروزن ”فَعْلٌ، فَعَلَ“، ”تَتَرٌ“ بروزن ”فَعَلٌ“، ”سَلِسَ“ بروزن ”فَعِلَ“۔

② **مضاعف رباعی:** ”مضاعف رباعی“ وہ کلمہ ہے جس میں تکرارِ ثانی مثل تکرارِ اوّل کے ہو یعنی دو (۲) حرف تکرار سے ہوں۔ جیسے: ”زَلْزَلَ، زِلْزَالًا“ بروزن ”فَعْلَلَ، فِعْلَالًا“ کہ اِس میں ”زَا“ بھی تکرار سے ہے اور ”لام“ بھی تکرار سے ہے تو کل اَصلی حرف چار (۴) ہوئے۔

سوال ”مضاعف خماسی“ کو واضع نے کیوں وضع نہیں کیا؟

جواب اگر ”مضاعف خماسی“ وضع کیا جاتا تو اُس میں تین (۳) حرف اَصلی کا تکرار سے آنا ضروری ہوتا تو پھر کل حرف اَصلی چھ (۶) بن جاتے، حالانکہ حرف اَصلی چھ (۶) کبھی بھی نہیں ہوتے ہیں، اِس لیے واضع نے ”مضاعف خماسی“ کو وضع ہی نہیں کیا ہے۔

وجہ تسمیہ: ”مضاعف“ کو ”مضاعف“ اِس لیے کہتے ہیں کہ ”مضاعف“ کا معنی ہے ”دوگنا کیا ہوا“ چونکہ اِس میں بھی دو (۲) حرف ایک جنس کے ہوتے ہیں اِس مناسبت سے اِس کو ”مضاعف“ کہا جاتا ہے۔

---

[1] تبیان، ص: ۶۹ و دستور المبتدی، ص: ۴

ومثال آن است کہ در مقابلہ فاؔ کلمہ اسم یا فعل حرفِ علت بود چون وَعْدٌ، وَعَدَ بروزن فَعْلٌ، فَعَلَ۔ واجوف آن است کہ در مقابلہ عینؔ کلمہ اسم یا فعل حرف علت بود چون قَوْلٌ، قَالَ بروزن فَعْلٌ، فَعَلَ۔ وناقص آن است کہ در مقابلہ لامؔ کلمہ اسم یا فعل حرفِ علت بود چون رَمْيٌ، رَمٰی بروزن فَعْلٌ، فَعَلَ۔ ولفیف آن است کہ دوحرف اصلی او حرف علت باشند۔ ولفیف بر دو قسم است: لفیف مقرون، لفیف مفروق۔ لفیف مقرون آن است کہ در مقابلہ عینؔ ولامؔ اسم یا فعل حرف علت بود چون طَيٌّ وطَوٰی بروزن فَعْلٌ، فَعَلَ۔۔ ولفیف مفروق آن است کہ در مقابلہ فاؔ ولامؔ کلمہ حرف علت بود چون وَشْيٌ، وَشٰی بروزن فَعْلٌ، فَعَلَ۔

تشریح

مثال: "مثال" وہ کلمہ جس کے "فاؔ" کلمہ کے مقابلہ میں حرفِ علت ہو۔

پھر "مثال" کی دو (۲) قسمیں ہیں: ① مثال واوی۔ ② مثال یائی۔

① مثال واوی: "مثال واوی" وہ کلمہ جس کے "فاءؔ" کلمہ کے مقابلہ میں "واوؔ" ہو۔ جیسے: "وَعْدٌ، وَعَدَ" بروزن "فَعْلٌ، فَعَلَ"۔

② مثال یائی: "مثال یائی" وہ کلمہ جس کے "فاؔ" کلمہ کے مقابلہ میں "یاؔ" ہو۔ جیسے: "يَسْرٌ، يَسَرَ" بروزن "فَعْلٌ، فَعَلَ"۔

وجہ تسمیہ: "مثال" کو "مثال" اِس لیے کہتے ہیں کہ اِس کا معنی ہے "ہم مثل ہونا" تو یہ "قلت تعلیل" کی وجہ سے "صحیح" کے ہم مثل" ہے، اِس مناسبت سے اِس کو "مثال" کہتے ہیں۔

سوال "مثال الفی" کو ذکر کیوں نہیں کیا؟!! جب کہ "الف" بھی حرفِ علت میں سے ہے؟

جواب "الف" ہمیشہ ساکن ہوتا ہے اور ابتداء بالسکون محال ہے، اِس لیے "مثال الفی" ہو ہی نہیں سکتا۔ "معتل الفی" صرفی اصطلاح میں بالکل نہیں ہوتا ہے۔

اَجوف: "اجوف" وہ کلمہ جس کے "عینؔ" کلمہ کے مقابلہ میں حرفِ علت ہو۔

پھر "اجوف" کی دو (۲) قسمیں ہیں: ① اجواف واوی۔ ② اجواف یائی۔

① اجوف واوی: "اجوف واوی" وہ کلمہ جس کے "عینؔ" کے مقابلہ میں "واوؔ" ہو۔ جیسے: "قَوْلٌ، قَوَلَ" بروزن "فَعْلٌ، فَعَلَ"۔

② اجوف یائی: "اَجوف یائی" وہ کلمہ جس کے "عینؔ" کے مقابلہ میں "یاؔ" ہو۔ جیسے: "بَيْعٌ، بَيَعَ" بروزن "فَعْلٌ، فَعَلَ"۔

وجہ تسمیہ: "اجوف" کو "اجوف" اِس لیے کہتے ہیں کہ "اجوف" کا معنی ہے "کھوکھلا" چونکہ اِس کلمہ کے درمیان (عینؔ) میں حرفِ علت ہوتا ہے جو تعلیل سے گر جاتا ہے یا تبدیل ہو جاتا ہے، بہر حال حرف علت ثابت نہیں رہتا، اِس مناسبت کی وجہ سے اِس کو "اجوف" کہتے ہیں۔ جیسے: "قَوَلَ" سے "قَالَ"، "يَقْوُلُ" سے "يَقُوْلُ"، "تَقْوُلُ" سے "قُلْ"۔

ناقص: "ناقص" وہ کلمہ جس کے "لام" کلمہ کے مقابلہ میں حرفِ علت ہو۔

پھر "ناقص" کی دو (۲) قسمیں ہیں: ① ناقص واوی۔ ② ناقص یائی۔

① **ناقص واوی:** "ناقص واوی" وہ کلمہ جس کے "لام" کے مقابلہ میں "واؤ" ہو۔ جیسے: "دَعْوٌ، دَعَوَ" بروزن "فَعلٌ، فَعَلَ"۔

② **ناقص یائی:** "ناقص یائی" وہ کلمہ جس کے "لام" کے مقابلہ میں "یاء" ہو۔ جیسے: "رَمْيٌ، رَمٰی" بروزن "فَعْلٌ، فَعَلَ"۔

وجہ تسمیہ: "ناقص" کو "ناقص" اِس لیے کہتے ہیں کہ "ناقص" کا معنی ہے "نقص والا" چونکہ "لام" کلمہ کے مقابلہ میں حرفِ علت ہوتا ہے جو کہ تعلیل سے گر جاتا ہے، یا تبدیل ہو جاتا ہے تو کلمہ میں نقص پیدا ہو جاتا ہے، اِس مناسبت کی وجہ سے اِس کو "ناقص" کہتے ہیں۔ جیسے: "دَعَوَ" سے "دَعَا"، "تَدْعُوْ"، "اُدْعُ"۔

سوال "اجوف الفی" اور "ناقص الفی" کا ذکر کیوں نہیں کیا جب کہ "الف" بھی حروفِ علت میں سے ایک حرف ہے؟

جواب "صاحب دستور المبتدی" نے ایک قاعدہ لکھا ہے کہ: "اَفعال متصرفہ" اور "اَسمائے متمکنہ" میں "الف" اصلی کبھی نہیں ہوتا بلکہ "واؤ" یا "یاء" سے تبدیل شدہ ہوتا ہے، اِس لیے "اجوف و ناقص الفی" اِستعمال میں ملتے نہیں۔

لفیف: وہ کلمہ جس کے اَندر دو (۲) حرفِ اَصلی حرفِ علت کے ہوں۔

پھر "لفیف" کی دو (۲) قسمیں ہیں: ① لفیف مقرون۔ ② لفیف مفروق۔

① **لفیف مقرون:** "لفیف مقرون" وہ کلمہ جس میں بلا فصل دو (۲) حرف اصلی حرف علت کے ہوں۔ جیسے: "طَوْیٌ، طَوٰی" بروزن "فَعْلٌ، فَعَلَ"۔

② **لفیف مفروق:** "لفیف مفروق" وہ کلمہ جس کے "فاء" اور "لام" کلمہ کے مقابلہ میں دو (۲) حرف علت کے ہوں۔ جیسے: "وَشْيٌ، وَشٰی" بروزن "فَعْلٌ، فَعَلَ"۔

وجہ تسمیہ: "لفیف" کا معنی "لپیٹا ہوا" چونکہ اِس میں حروفِ اَصلیہ میں زیادہ حرفِ علت ہی ہوتے ہیں تو گویا کہ کلمہ حروفِ علت میں لپٹا ہوا ہے۔

باز اسم بر دو قسم است اسم جامد، اسم مصدر۔ اسم جامد آن است کہ از وے چیزے اِشتقاق کردہ نشود چون رَجُلٌ و فَرَسٌ ۔ اسم مصدر آن است کہ از وے چیزے اشتقاق کردہ شود، و در آخر معنی پارسی آن دال و نون یا تا و نون باشد چون اَلضَّرْبُ زدن و اَلْقَتْلُ کشتن۔

تشریح

بازاسم بردوقسم است ①: یہ"اسم متمکن" کی تیسری تقسیم ہے باعتبار مشتق وغیر مشتق ہونے کے اور اِس میں تین (۳) اَقوال ہیں:

قول اوّل: اسم دو (۲) قسم پر ہیں: ① جامد۔ ② مصدر۔ وہ مشتق کو فعل کے تابع کرتے ہیں۔

قول دوم: اسم دو (۲) قسم پر ہیں: ① جامد۔ ② مشتق۔ وہ مصدر کو مشتق کہتے ہیں۔

قول سوم: اسم تین (۳) قسم پر ہیں: ① جامد۔ ② مصدر۔ ③ مشتق۔ عند المحققین یہی قول اَصح ہے۔

① اسم جامد: جو فعل کے لیے ماخذ نہ ہو اور وہ خود بھی مصدر سے نہ بنا ہو اور صرف ذات پر دلالت کرے۔ جیسے: "رَجُلٌ" بمعنی مرد۔

ملحوظہ: "ذات" وہ شئ ہے جو نظر آتی ہو۔

② اسم مصدر: جو فعل کے لیے ماخذ ہو اور وہ خود کسی سے نہ بنا ہو اور صرف وصف پر دلالت کرے۔ جیسے: "ضَرْبًا" بمعنی مارنا۔

③ اسم مشتق: جو مصدر سے بالواسطہ یا بلا واسطہ بنے اور ذات مع الوصف پر دلالت کرے۔ جیسے: "ضَارِبٌ" بمعنی مارنے والا۔ "مَضْرُوْبٌ" بمعنی مارا ہوا۔

"اسم مشتق" کی نو (۹) قسمیں ہیں:

① اسم فاعل۔ ② اسم مفعول۔ ③ صفت مشبہ۔
④ اسم ظرف۔ ⑤ اسم آلہ۔ ⑥ اسم تفضیل۔
⑦ اسم مبالغہ۔ ⑧ مصدر میمی۔ ⑨ مصادر مزید فیہ۔

بدانکہ عرب از ہر مصدر دوازدہ چیزے را اِشتقاق میکنند، ماضیؔ و مضارعؔ واسم فاعلؔ و اسم مفعولؔ و جحدؔ و نفیؔ وامرؔ و نہیؔ واسم زمانؔ واسم مکانؔ واسم آلہؔ واسم تفضیلؔ۔ ماضیؔ زمانہ گذشتہ را گویند، مضارعؔ آیندہ را گویند، اسم فاعلؔ نام کنندہ کارر ا گویند، اسم مفعولؔ نام کردہ شدہ را گویند، جحدؔ انکار ماضی، نفیؔ اِنکار مستقبل، امرؔ فرمودن کارے، نہیؔ باز داشتن از کارے، اسم زمانؔ نام وقت کردن کارے، اسم مکانؔ جائے کردن کارے، اسم آلہؔ آنچہ کارے بوے کنند، اسم تفضیلؔ نام بہتر کار کنندہ را گویند۔

---

① اسم کی چار (۴) قسمیں ہیں۔ وجہ حصر: اگر موضوع لہ حدث ہو تو مصدر اور اسم مصدر ہے، اگر موضوع لہ محض ذات ہو تو اسم جامد اور اسم ذات ہے، اگر موضوع لہ دونوں ہوں تو مشتق ہے۔ پھر اگر ذات کا غلبہ ہے تو اسم مشتق، اگر معنی حدثی کا غلبہ ہے تو اسم صفت، یا اسم صفت عامل ہوگا مثل فعل کے بوجہ غلبہ ہونے معنی حدثی کے۔

تشریح

سوال مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے "فعل تعجب" کا ذکر کیوں نہیں کیا؟

جواب ① فعل غیر متصرف تھا اِس لیے ذکر نہیں کیا۔

② اَلْقَلِیْل کَالْمَعْدُوْم کے پیش نظر "فعل تعجب" کو حصر میں نہیں لائے، باقی "صغیر وکبیر" میں طلباءِ عزیز کی سہولت کے لیے مذکور ہے۔

فائدہ: ہر "مصدر" سے بارہ (۱۲) چیزوں کے اِشتقاق کی بات صرف مبتدیوں کی سہولت کے لیے ہے ورگرنہ حقیقت یہ ہے کہ ثلاثی مجرد کے مصدر سے آٹھ (۸) چیزیں، تین (۳) فعل پانچ (۵) اسماء یعنی ① ماضی۔ ② مضارع۔ ③ امر۔ ④ اسم فاعل۔ ⑤ اسم مفعول۔ ⑥ اسم ظرف۔ ⑦ اسم آلہ۔ ⑧ اسم تفضیل۔ اور غیر ثلاثی مجرد کے مصدر سے چھ (۶) چیزیں تین (۳) فعل تین (۳) اسم یعنی ① ماضی۔ ② مضارع۔ ③ امر۔ ④ اسم فاعل۔ ⑤ اسم مفعول۔ ⑥ اسم ظرف۔ کو اِشتقاق کیا جاتا ہے۔

باب اوّل صرف صغیر ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعِلُ چون اَلضَّرْبُ زدن۔۔۔ الخ

تشریح

قولہ باب: "باب" کا لغوی معنیٰ "دروازہ"۔ اِصطلاحی معنیٰ: الفاظوں کا گروہ جن کا لفظاً ومعنیً آپس میں ربط ہو۔ جس طرح دنیا میں کسی خاص گروہ پر جن کا آپس میں تعلق ہو "خاندان، قوم" کا اِطلاق ہوتا ہے اِسی طرح "علم الصرف" میں وہ کلمات جو ایک ماخذ سے مشتق ہوں اور اُن کی آپس میں لفظی ومعنوی مناسبت بھی ہو تو اُن پر "باب" کا اِطلاق ہوتا ہے۔

قولہ اوّل: "ثلاثی مجرد" میں "اوّلیت" کسی باب کی خاصیت نہیں بلکہ جو "باب" صحیح میں زیادہ مستعمل ہے اُس کو "پہلا باب" کہا گیا، جو مثال میں زیادہ مستعمل تھا تو اُس کو وہاں "پہلا باب" کہا گیا، جو اجوف میں زیادہ مستعمل تھا اُس کو وہاں "پہلا باب" کہا گیا۔

قولہ صرف: بمعنیٰ گردان۔ **قولہ صغیر:** وہ ہے جس میں ایک صیغہ معلوم کا اور ایک صیغہ مجہول کا ہو۔

سوال آپ نے فرمایا کہ: "صغیر" وہ ہے جس میں ایک صیغہ "معلوم" کا اور ایک صیغہ "مجہول" کا ذکر ہو تو پھر "ضَرْبًا" کو دو (۲) دفعہ کیوں ذکر کیا ہے؟

جواب "ضَرْبًا" (مصدر) کو دو (۲) دفعہ ذکر کر کے اِس طرف اِشارہ کیا کہ: "مصدر" بھی معلوم ومجہول ہوتا ہے، پہلے "ضَرْبًا" کا معنیٰ "مارنا" دوسرے "ضَرْبًا" کے معنیٰ "مارا جانا"۔ پہلے "ضَرْبًا" کو "مصدر معلوم" دوسرے "ضَرْبًا" کو "مصدر مجہول" کہا جاتا ہے لفظاً وصورۃً اِن میں کوئی فرق نہیں ہوتا ہے، البتہ! موقع اِستعمال سے دونوں میں فرق ہوتا ہے۔

سوال "ضَارِبٌ" سے پہلے "هُوَ" اور "مَضْرُوْبٌ" سے پہلے "ذَاكَ" اور "اَلْاَمْرُ" کے بعد "مِنْهُ" وغیرہ کیوں لائے گئے ہیں؟

جواب ① "هُوَ" اور "ذَاكَ" کا اِضافہ جملہ بنانے کی خاطر کیا ہے۔

② ربط معنوی کی خاطر، گویا کہ کہنے والا خبر دے رہا ہے کہ: "اِس مرد نے مارا اور وہ مارتا ہے یا مارے گا،" پس! وہ مارنے والا

ہے اور وہ مرد مارا گیا، مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا، پس! وہ مارا ہوا ہے"۔ "صیغہ امر" اِس باب سے "اِضرِبْ" ہے، اور "نہی" اِس باب سے "لَا تَضرِبْ" ہے، اور "ظرف" اِس باب سے "مَضرِبٌ" ہے اِلٰی اٰخرہ۔

سوال "اسم فاعل" سے پہلے "فَھُوَ" اور "اسم مفعول" سے پہلے "فَذَاكَ" کیوں لائے؟ اِس کے برعکس کیوں نہ لائے؟!! اور یہ "فَا" کونسا "فَا" ہے؟

جواب "فَھُوَ" میں "فَا" جزائیہ ہے شرط مقدّر ہے، اصل میں عبارت تھی "إِذَا كَانَ الْأَمْرُ كَذَالِكَ فَھُوَ ضَارِبٌ"۔ تو "ھُوَ" کو "اسم فاعل" کے ساتھ اور "ذَاكَ" کو "اسم مفعول" کے ساتھ ذکر کیا ہے، اِن کے اِعراب کو ظاہر کرنے کی خاطر کیونکہ "اسم فاعل" اور "اسم مفعول" اَسماءِ معربہ میں سے ہیں اور یہ یہاں "مرفوع" ہیں بنا برخبریت کے۔ پھر "ھُوَ" کا ذکر "اسم فاعل" کے ساتھ خاص کیا گیا ہے کیونکہ "اسم فاعل" اَسماءِ ظواہر میں سے ہے اور "اسم ظاہر" کی وضع غیبوبت کے لیے ہے یعنی "اسم ظاہر" کا اِستعمال کرنا ایسا ہے جیسے ضمیر غائب کا اِستعمال کرنا اور "ھُوَ" ضمیر بھی غائب کی ہے تو اِس مناسبت کی وجہ سے غائب کی ضمیر کو "اسم فاعل" کے ساتھ جوڑا گیا۔ اور "ذَاكَ" کو "اسم مفعول" کے ساتھ خاص کیا گیا کیونکہ "اسم مفعول" کے اَندر "مفعول مالم یسم فاعله" کی طرف اِسناد ہوتی ہے اور "مفعول" کی طرف اِسناد بعید ہوتی ہے، "فاعل" کی طرف اِسناد قریب ہوتی ہے اور "ذَاكَ" "اسم اشارہ بعید کے لیے ہے اِسی مناسبت کی وجہ سے "اسم اشارہ بعید" کو "اسم مفعول" کے ساتھ جوڑا گیا۔

فائدہ: اسمائے مشتقہ یعنی "اسم فاعل واسم مفعول وغیرہما" کے کل چھ (٦) قیاسی صیغے ہیں: تین (۳) مذکر تین (۳) مؤنث کے لیے۔ اِن میں "غائب، مخاطب، متکلم" پر دلالت نہیں ہوتی کیونکہ صیغہ صفت کا "ذاتِ مبہم" پر دلالت کرتا ہے اور غائب وغیرہ "ذاتِ معین" پر دلالت کرتے ہیں۔ باقی! مکسر اور تصغیر کے صیغے سماع پر موقوف ہیں اُن کے لیے کوئی قاعدہ نہیں۔

فائدہ: "اسم ظرف واسم آلہ" میں تذکیر تانیث نہیں ہوتی کیونکہ "جگہ، وقت اور آلہ" مذکر ومؤنث نہیں ہوا کرتے ہیں۔

فائدہ: "تعلیل" کے اِعتبار سے "فعل" اصل ہے اور "مصدر" اُس کی فرع ہے اور "اِشتقاق" کے اِعتبار سے "مصدر" اصل ہے اور "فعل" اُس کی فرع ہے۔

تعلیل: کسی کلمہ کی اَصل معلوم کر کے اُس پر قانون کی کیفیت اور طریقہ بیان کرنے کو تعلیل کہتے ہیں۔

قوانین کے پڑھنے سے پہلے چند فوائد کا معلوم کرنا ضروری ہے

① **فائدہ**: لفظِ "قانون" غیر عربی لفظ ہے۔ لغت میں "قانون" کہتے ہیں "مِسْطَرُ الْكِتَاب" کو یعنی وہ آلہ جس سے سطریں سیدھی کی جائیں۔ اِصطلاح میں "قَاعِدَةٌ كُلِّيَّةٌ مُنْطَبِقَةٌ عَلٰى جَمِيْعِ جُزْئِيَّاتِ مَوْضُوْعِهَا" یعنی وہ قاعدہ کلیہ جو اپنے موضوع کی تمام جزئیات پر ہر جگہ سچا آئے۔ جیسا کہ "نحو" کا قاعدہ ہے فاعل کا "مرفوع" ہونا یعنی فاعل جہاں بھی ہوگا "مرفوع" ہوگا۔ [1]

② **فائدہ**: جب بھی "قانون" کا نام لیا جائے گا تو اُس کی "اِتفاقی مثال" سے لیا جائے گا یعنی جو اُس کی "اِتفاقی مثال" ہے وہ اُس "قانون" کا نام ہے۔

③ **فائدہ**: حکم دو (۲) قسم پر ہیں [2]: ① وجوبی۔ ② جوازی۔

① "حکم وجوبی" وہ ہے جس کے پڑھنے کا طریقہ صرف ایک ہو۔

② "حکم جوازی" وہ ہے جس کے پڑھنے کے طرق متعدد ہوں۔

④ **فائدہ**: شرط دو (۲) قسم پر ہے [3]: ① وجودی۔ ② عدمی۔

① "وجودی" وہ شرط ہے جس کا ہونا ضروری ہو۔ ② "عدمی" وہ شرط ہے جس کا نہ ہونا ضروری ہو۔

پھر ہر ایک اِن میں سے دو، دو قسم پر ہے: ① وجودی کامل۔ ② وجودی ناقص۔ ③ عدمی کامل۔ ④ عدمی ناقص۔

① **"وجودی کامل"**: یہ ہے کہ فقط ایک شرط کے موجود ہونے سے حکم قانون جاری ہو جائے۔

② **"وجودی ناقص"**: یہ ہے کہ فقط ایک شرط کے موجود ہونے سے حکم قانون جاری نہ ہو۔

③ **"عدمی کامل"**: یہ ہے کہ فقط ایک شرط کے نہ ہونے سے حکم قانون جاری ہو جائے۔

④ **"عدمی ناقص"**: یہ ہے کہ چند شرائط نہ ہونے کے بعد حکم قانون جاری ہو۔

⑤ **فائدہ**: "مثال" کہتے ہیں وہ جزئی جو قاعدہ کی توضیح کے لیے بیان کی جائے۔

پھر "مثال" کی دو (۲) قسمیں ہیں: ① احترازی۔ ② اتفاقی۔

① "مثال احترازی" وہ ہے جس میں شرط نہ پائی جائے۔ ② "مثال اتفاقی" وہ ہے جس میں شرط پائی جائے۔

---

[1] مناسبت لغوی و اِصطلاحی معنی کے درمیان جس طرح مسطر سے سطور ٹیڑھے ہونے سے محفوظ رہتے ہیں اسی طرح اِنسان بھی "قانون" کے ذریعے سے صیغہ میں غلطی کرنے سے محفوظ رہتا ہے۔ [2] "هُوَ اَثَرٌ مُرَتَّبٌ عَلَى الشَّيْئِ" وہ اثر جو کسی چیز پر مرتب کیا گیا ہو۔

[3] "اَلشَّرْطُ مَا يَتَوَقَّفُ عَلَيْهِ وُجُوْدُ الشَّيْئِ" شرط وہ ہے جس پر کسی چیز کا وجود موقوف ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قوانین ثلاثی مجرد

قانون: اجتماع دو علامت تانیث در فعل مطلقاً ممنوع است، و در اسم وقتیکہ از یک جنس باشد۔

تشریح

اِس قانون کا نام ہے "ضَرَبْنَ" کا پہلا قانون، اِس کے لیے "ایک حکم" ہے، "فعل" کے لیے ایک شرط اور "اسم" کے لیے دو (۲) شرطیں ہیں۔

حکم: یہ ہے کہ: دو (۲) علامتِ تانیث میں سے ایک کا حذف کرنا واجب ہے۔ ①

فعل کی شرط: یہ ہے کہ: دو (۲) علامات تانیث کی جمع ہوں مطلقاً۔

اِحترازی مثال: "ضَرَبَتْ" یہاں ایک علامتِ تانیث ہے۔

اِتفاقی مثال: "ضَرَبْتُنَ" سے ("تآء" اور "نونؔ" چونکہ دونوں تانیث کی علامتیں ہیں جن کا اِجتماع فعل میں ناجائز ہے، اِس لیے "تآء" کو حذف کر دیا جو واحد کی علامت ہے اور "نونؔ" کو باقی رکھا جو جمع کی علامت ہے۔) "ضَرَبْنَ" پڑھنا واجب ہے۔

اسم کی پہلی شرط: یہ ہے کہ: دو (۲) علاماتِ تانیث ہوں۔ اِحترازی مثال: "ضَارِبَةٌ" یہاں ایک علامتِ تانیث ہے۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: دو (۲) علاماتِ تانیث ایک جنس کی ہوں۔

اِحترازی مثال: "ضُرْبَیَاتٌ" یہاں "یآء" جو ہے "ضُرْبٰی" کے "الفؔ" مقصورہ سے بدلی ہوئی ہے اور "تآء" کی جنس سے نہیں۔

اِتفاقی مثال: "ضَارِبَتَاتٌ" سے "ضَارِبَاتٌ" پڑھنا واجب ہے۔

---

① "علاماتِ تانیث" نزد صرفیان نو (۹) ہیں: چار (۴) فعل میں اور پانچ (۵) اسم میں۔ "فعل" کی علامتیں یہ ہیں: ① "تآئےؔ" تانیث ساکنہ۔ جیسے: "ضَرَبَتْ"۔ ② "نونؔ" مفتوحہ۔ جیسے: "ضَرَبْنَ"۔ ③ "تآء" متحرکہ مکسورہ۔ جیسے: "ضَرَبْتِ"۔ ④ "یاء" ساکنہ مؤنثہ۔ جیسے: "تَضْرِبِيْنَ"۔ "اسم" کی علامتیں یہ ہیں: ① "الفؔ" مقصورہ تانیثی۔ جیسے: "حُبْلٰی"۔ ② "الفؔ" ممدودہ تانیثی۔ جیسے: "حَمْرَاءُ"۔ ③ "تآئےؔ" متحرکہ مدوّرہ۔ جیسے: "ضَارِبَةٌ"۔ ④ "تآء" مطوّلہ۔ جیسے: "ضَارِبَاتٌ" جو کہ اصل میں "ضَارِبَتَاتٌ" تھا، بعض مقامات میں "تآئےؔ" مدوّرہ کو "تآئےؔ" مطوّلہ کی صورت میں لکھا جاتا ہے۔ جیسے قرآن مجید میں ہے: "اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ"۔ ⑤ "تآء" مقدّرہ۔ جیسے: "اَرْضٌ" کہ اصل میں "اَرْضَةٌ" تھا۔ شافیہ

سوال دو (۲) "علاماتِ تانیث" میں "تآء" کو حذف کیا "نونؔ" کو حذف کیوں نہیں کیا؟!!

جواب اگر "نونؔ" کو حذف کرتے تو "واحدہ مؤنثہ غائبہ" سے التباس ہوتا۔

فائدہ: مفرد کی "تآئےؔ" تانیث جمع مؤنث سالم کی "الفؔ و تآء" کے وقت گر جاتی ہے تاکہ ایک شے پر دو (۲) متضاد علامتوں کا جمع ہونا لازم نہ آئے۔ جیسے کہ: "ضَارِبَةٌ" کی "تآء" جو ہے "ضَارِبَاتٌ" میں گر گئی۔

اِشکال: "اِثْنَتَا عَشَرَةَ" کے اَندر دو (۲) علامات از یک جنس موجود ہیں اور حکماً کلمہ بھی ایک ہے تو قانون کیوں جاری نہیں کیا گیا؟

جواب: "اِثْنَتَا" اصل میں "اِثْنَيَا" تھا، حقیقت میں "یاء" ہے عارضی طور پر اسے "تاء" کر دیا گیا ہے اور عارضی چیز کا کوئی اِعتبار نہیں ہوتا۔

قانون: اِجتماعِ اربع حرکات متوالیات در یک کلمہ وحکمِ وے ممنوع است۔

تشریح

اِس قانون کا نام ہے "ضَرَبْنَ" کا دوسرا قانون، اِس کے لیے "ایک حکم" اور "تین شرطیں" ہیں۔

حکم: یہ ہے کہ: چار (۴) حرکتوں میں سے ایک حرکت کا حذف کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: چار (۴) حرکات ہوں۔

اِحترازی مثال: "ضَرَبَ"۔ یہاں تین (۳) حرکات ہیں۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: چار (۴) حرکات پے در پے ہوں یعنی اُن کے درمیان کوئی ساکن نہ ہو۔

اِحترازی مثال: "تَدَحْرَجَ" یہاں "حاء" درمیان میں ساکن ہے۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ: چار (۴) حرکات ایک کلمہ میں ہوں خواہ حقیقتاً ایک کلمہ ہو یا حکماً۔

اِحترازی مثال: "ضَرَبَكَ" یہ نہ حقیقتاً ایک کلمہ ہے نہ حکماً۔

اِتفاقی مثال حقیقتاً کی: "دَحَرَجَ" سے "دَحْرَجَ"، "يَضَرِبُ" سے "يَضْرِبُ"۔

اِتفاقی مثال حکماً کی: "ضَرَبَنَ" سے "ضَرَبْنَ" پڑھنا واجب ہے۔ (۱)

اِشکال: "ضَرَبَةٌ" میں جملہ شرائط کے موجود ہونے کے باوجود حکم قانون جاری کیوں نہیں ہوا؟!!

جواب: "ضَرَبَةٌ" میں "تاء" کی حرکت عارضی ہے کیونکہ "تاء" خود عارضی ہے تو اُس کی حرکت بھی عارضی ہے اس لیے توبوقتِ وقف "ھا" بن کر ساکن ہو جاتی ہے۔

اِشکال: "عُلَبَطٌ" (گوسفند)، "هُدَبَةٌ" (شیر خفتہ) میں قانون کیوں جاری نہیں ہوا؟!!

جواب: یہ دونوں اصل میں "عُلَابِطٌ، هُدَابَةٌ" تھے "الف" درمیان میں ساکن ہے بوجہ خفت حذف کی گئی ہے۔

---

(۱) کلمہ دو (۲) قسم پر ہے: ① حقیقی۔ ② حکمی۔ کلمہ حقیقی وہ ہے جس کو واضع نے ایک معنی کے لیے وضع کیا ہو۔ جیسے: "دَحْرَجَ"۔ کلمہ حکمی وہ ہے جس کو واضع نے ایک معنی کے لیے وضع نہ کیا ہو بلکہ ہر ایک کلمہ کو جدا جدا معنی کے لیے وضع کیا ہو، لیکن! اُن کا آپس میں اِتصال اِتنا شدید ہو کہ وہ حکماً ایک کلمہ کہا جائے۔ جیسے: "ضَرَبْنَ" یہ کلمہ فعل اور فاعل دو (۲) الگ چیزیں ہیں، لیکن! "نون" ضمیر کو الگ نہیں کیا جا سکتا ہے اس لیے حکماً ایک کلمہ ہے، اِسی وجہ سے ہر ضمیر مرفوع متصل متحرک کے ماقبل کو ساکن کیا جاتا ہے۔ جیسے: "ضَرَبْنَ، اَكْرَمْنَ، اِكْتَسَبْنَ"۔ اِس سے آگے ماضی کے تمام صیغوں میں یہ قانون جاری ہوگا۔

فَائِدَہ: "نونَ" جمع مؤنث کا فعل میں ہمیشہ مفتوح آتا ہے اور ماقبل اُس کا وجوباً ساکن ہوتا ہے اِسی قانون سے۔ جیسے: "ضَرَبْنَ، یَضْرِبْنَ، تَضْرِبْنَ" اور ماضی کے تمام صیغوں میں "لامَ" کلمہ مبنی بر سکون ہوتا ہے اِسی قانون سے۔ جیسے: "ضَرَبْتَ، ضَرَبْتُمَا"۔۔۔الخ۔

تنبیہ: اَفعال اور اَسماء مشتقہ میں "فاءَ" کلمہ کو ساکن اور "لامَ" کلمہ کو ساکن اِسی قانون سے کر دیا جاتا ہے توالی اربع حرکات سے بچنے کی خاطر۔ جیسے: "أَکْرَمَ، یَضْرِبُ، مَضْرُوْبٌ، أَضْرَبُ، ضَرَبْنَ"۔

قانون: ہر الفے کہ داخل شود بر ضمیر مجرور متصل آن الفَ را بیاَ بدل کنند وجوباً۔

تشریح

اِس قانون کا نام ہے "عَلٰی، لَدٰی" کا قانون۔ اِس کے لیے "ایک حکم" اور "ایک شرط" ہے۔

حکم: یہ ہے کہ: "الفَ" کو "یاءَ" سے بدلنا واجب ہے۔

شرط: یہ ہے کہ: "الفَ" کے بعد ضمیر مجرور متصل ہو۔

اِحترازی مثال: "عَلٰی خُلُقٍ" یہاں "الفَ" کے بعد "خاءَ" ہے ضمیر نہیں۔

اِتفاقی مثال: "عَلَیْهِمْ، إِلَیْنَا، لَدَیْهِمْ" جو اصل میں "عَلٰی، إِلٰی، لَدٰی" تھے۔

قانون: ہر واوَے کہ واقع شود در آخر اسم غیر متمکن ماقبلش مضموم آن را حذف و ماقبلش میمَ را ساکن می کنند وجوباً مگر واو هُوَ۔

تشریح

اِس قانون کا نام ہے "ضَرَبْتُمْ، اَنْتُمْ" کا قانون۔ اِس کے لیے "ایک حکم" اور "چھ شرطیں" ہیں۔

حکم: یہ ہے کہ: "واوَ" کو حذف اور ماقبل کو ساکن کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: "واوَ" ہو۔ اِحترازی مثال: "حَیٌّ، مَیٌّ" یہاں "یاءَ" ہے۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: "واوَ" آخر میں ہو۔ اِحترازی مثال: "اَنْزَلْتُمُوْهُ"۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ: "اسم" کے آخر میں ہو۔ اِحترازی مثال: "یَدْعُوْ" یہاں فعل کے آخر میں ہے۔

چوتھی شرط: یہ ہے کہ: "اسم" بھی غیر متمکن ہو۔ [1] اِحترازی مثال: "اَدْلُوْ" یہ اسم متمکن ہے۔

پانچویں شرط: یہ ہے کہ: "واوَ" کا ماقبل مضموم ہو۔ اِحترازی مثال: "ضَرَبْتَوْ"۔

چھٹی شرط: یہ ہے کہ: وہ کلمہ صالحہ بناء سے کم نہ ہو۔ اِحترازی مثال: "هُوَ" یہ صالح بناء سے کم ہے۔

---

[1] اسم دو (۲) قسم پر ہے: متمکن اور غیر متمکن۔ متمکن وہ ہے کہ عامل کے عمل کو قبول کرے، یہ معرب ہوتا ہے۔ غیر متمکن وہ ہے کہ اعراب کو قبول نہ کرے یہ مبنی ہوتا ہے۔

"صالح بناء اسم وفعل" وہ ہے جس کے حروف بوقت وضع کم اَز کم تین (۳) ہوں۔

اتفاقی مثال: "ضَرَبْتُمُوْا، اَنْتُمُوْا" سے "ضَرَبْتُمْ، اَنْتُمْ" پڑھنا واجب ہے۔[1]

فائدہ: مگر! "واؤ" "هُوَ" کا مطلب یہ ہے کہ: "هُوَ" "ضمیر کی" "واؤ" حالتِ رفعی میں قانون جاری نہیں ہوگا۔ جیسے: "هُوَرَبُّكُمْ"، مگر! حالتِ نصبی وجری میں قانون وجوباً جاری ہوگا۔ جیسے: "اِنَّ هُوَ" سے "اِنَّهٗ"، "اَنْزَلْنَاهُوَ" سے "اَنْزَلْنَاهُ"، "بِحَمْدِهُوَ" سے "بِحَمْدِهٖ"، "بِهُوَ" سے "بِهٖ"، "عَلَيْهُوَ" سے "عَلَيْهِ"۔

قانون: در ہر ماضی مجہول حروفِ متحرکہ را حرکت ضمہ و ماقبل آخر را کسرہ باقی را بر حال خودمی دارند وجوباً۔

تشریح

اِس "قانون" کا نام ہے "ماضی مجہول" کا قانون۔ اِس کے لیے "ایک حکم" اور "ایک شرط" ہے۔

حکم: یہ ہے کہ: حروفِ متحرکہ کو حرکت ضمہ ماقبل آخر کو کسرہ باقی کو اپنے حال پر چھوڑنا واجب ہے۔

شرط: یہ ہے کہ: "ماضی معلوم" سے "ماضی مجہول" بنانے کا اِرادہ ہو۔

اِحترازی مثال: "ضَرَبَ" جب کہ "ماضی مجہول" بنا کرنے کا اِرادہ نہ ہو۔

اتفاقی مثال: "ضَرَبَ، اِحْدَوْدَبَ" سے "ضُرِبَ، اُحْدُوْدِبَ" پڑھنا واجب ہے۔

ملحوظہ: یہ قانون جامع ہے جملہ ابواب کے لیے۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے ماضی مجہول کے لیے تین (۳) قوانین ذکر کیے ہیں: ایک قانون یہ جو کتاب ارشاد میں ہے اور دو (۲) قوانین ثلاثی مزید فیہ میں مذکور ہیں اب اُن قوانین کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ قانون تینوں قوانین کی کفایت کرتا ہے۔

قانون: در ہر مضارع مجہول بر حرف اوّل ضمہ و ماقبل آخر را فتحہ می خواندن واجب است۔

تشریح

اِس "قانون" کا نام ہے "مضارع مجہول" کا قانون، اِس کے لیے "ایک حکم" اور "ایک شرط" ہے۔

حکم: یہ ہے کہ: حرفِ اوّل پر ضمہ ماقبل آخر پر فتحہ پڑھنا واجب ہے۔

شرط: یہ ہے کہ: "مضارع معلوم" سے "مضارع مجہول" بنانے کا اِرادہ ہو۔

---

[1] ایسا اسم غیر متمکن جس کے آخر سے "واؤ" حذف ہوا ہو، جب اُس کے ساتھ ضمیر منصوب متصل مل جائے تو حذف شدہ "واؤ" کو واپس لانا واجب ہے۔ جیسے: "دَعَوْتُمُوْهُمْ، اَنُلْزِمُكُمُوْهَا، لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا"۔

اِحترازی مثال: "یَضْرِبُ" جب کہ "مضارع" مجہول بنانے کا اِرادہ نہ ہو۔

اتفاقی مثال: "یَضْرِبُ" سے "یُضْرَبُ"، "یَعْلَمُ" سے "یُعْلَمُ"، "یُکْرِمُ" سے "یُکْرَمُ" پڑھنا واجب ہے۔

قانون: در ہر اسم فاعل ثلاثی مجرد غالباً بروزن فَاعِلٌ می آید و از غیر ثلاثی مجرد بروزن فعل مضارع معلوم آن باب می آید باوردن میم مضمومہ بجائے حرف اَتَیْنَ و کسرہ دادن ماقبل آخر را اگر نباشد تنوین تمکن در آخرش در آرند وجوباً۔

تشریح

اِس قانون کا نام ہے "اسم فاعل" کا قانون۔ اِس کے لیے "دو (۲) حکم" ہیں، ہر "حکم" کے لیے "ایک، ایک شرط" ہے۔

پہلا حکم: یہ ہے کہ: "اسم فاعل" کو "فَاعِلٌ" کے وزن پر غالباً پڑھنا واجب ہے۔ [1]

شرط: یہ ہے کہ: ثلاثی مجرد کا باب ہو۔ اِحترازی مثال: "یُکْرِمُ، یُدَحْرِجُ"۔

اتفاقی مثال: "یَضْرِبُ" سے "ضَارِبٌ" پڑھنا واجب ہے۔

دوسرا حکم: یہ ہے کہ: "اسم فاعل" کو اُسی باب کے "مضارع معلوم" کے وزن پر پڑھنا واجب ہے تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ، وہ یہ کہ حرف مِضارع کی جگہ "میمؔ" مضموم علامتِ اسم فاعل، ماقبل آخر کو کسرہ، آخر میں تنوین تمکن علامتِ اِسمیت کی لائیں۔

شرط: یہ ہے کہ: باب ثلاثی مجرد کا نہ ہو۔ اِحترازی مثال: "یَضْرِبُ"۔

اِتفاقی مثال: "یُصَرِّفُ، یُدَحْرِجُ" سے "مُصَرِّفٌ، مُدَحْرِجٌ" پڑھنا واجب ہے۔

فَائِدَة: "اسم فاعل" کے اصل صیغے صرف چھ (٦) ہیں، جن کے لیے یہ قانون وضع ہے، باقی "جمع مکسر" کے صیغے اِس لیے "ثلاثی مجرد" کے باب میں پڑھائے جاتے ہیں کہ بعض جگہ "اسم فاعل" کی "جمع مکسر" اُن میں سے کسی وزن پر آجاتی ہے۔ "اسم فاعل" کی "جمع مکسر" اِن تمام اوزان پر کبھی آتی ہے اور کبھی نہیں آتی۔ نیز! یہ بھی ملحوظ ہو کہ "مکسر" کے صیغوں کا تعلق صرف "اسم فاعل" سے نہیں بلکہ اِس کا زیادہ اِستعمال "اسم جامد" میں ہوتا ہے۔ جیسے: "قَلْبٌ" سے "قُلُوْبٌ"، "رَجُلٌ" سے "رِجَالٌ"، "جِدَارٌ" سے "جُدْرَانٌ"، "حُوْتٌ" سے "حِيْتَانٌ"، "قَوْمٌ" سے "أَقْوَامٌ" وغیرہ۔

قانون: ہر مدّہ زائدہ کہ واقع شود در مفرد مکبر بدوم جا وقت بنا کردن جمع اَقصیٰ و صیغہ تصغیر آن را بواو مفتوحہ بدل کنند وجوباً۔

---

[1] "اسم فاعل" ثلاثی مجرد سے اکثر "فَاعِلٌ" کے وزن پر آتا ہے، کبھی کبھی غیر "فَاعِلٌ" کے وزن پر بھی آتا ہے جب کہ مبالغہ کے معنی کے لیے ہو۔ جیسے: "عَلِمَ، یَعْلَمُ" سے "عَلِیْمٌ" یہ "صفت مشبہ" نہیں بلکہ "اسم فاعل" مبالغہ کے معنی کے لیے ہے، کیونکہ یہ متعدی باب ہے، "صفت مشبہ" لازمی باب سے آتا ہے۔

فَائِدَة: "اسم فاعل" میں صرف "ثلاثی مجرد" کی گردان میں "جمع مکسر" اور تصغیر کے صیغے آتے ہیں۔

تشریح

اِس "قانون" کا نام ہے "مدّہ زائدہ" کا قانون۔ اِس کے سمجھنے سے پہلے ایک "مقدمہ" کا جاننا ضروری ہے، "مقدمہ" میں تین (۳) فائدے ہیں:

① **فائدہ:** "وٗ ، اٰ، یٖ" اِن کے تین (۳) نام ہیں: ① حروفِ مدّہ۔ ② حروفِ لین۔ ③ حروفِ علت۔

"واؤ" کہتا ہے کہ میرا ماقبل مضموم ہو۔ "الف" کہتا ہے کہ میرا ماقبل مفتوح ہو۔ "یاء" کہتی ہے کہ میرا ماقبل مکسور ہو۔

مدّہ: مدّہ اِن کو اُس وقت کہیں گے جب یہ حروف ساکن ماقبل کی حرکت اِن کے موافق ہوں۔ جیسے: "اُوْتِیْنَا"۔

لین: لین اِن کو اُس وقت کہیں گے جب یہ حروف ساکن ماقبل کی حرکت اِن کے مخالف ہوں۔ جیسے: "خَوْفٌ، سَیْفٌ"۔ [1]

علّت: علّت اِن حروف کی ہر حالت کو کہیں گے چاہے ساکن ہوں یا متحرک، ماقبل کی حرکت اِن کے موافق ہو یا مخالف۔

② **فائدہ:** "جمع اقصیٰ وہ "جمع مکسر" ہے جس سے مزید جمع بناء نہ ہو سکے۔ اِس کو "جمع منتہی الجموع" اور "جمع الجموع" کہتے ہیں۔ جیسے: "اَقْوَالٌ" یہ جمع مکسر ہے "قَوْلٌ" کی، پھر اِس جمع کی جمع "اَقَاوِیْل" ہے۔ البتہ! اِس کی "جمع سالم" آسکتی ہے۔ جیسے: "صَوَاحِبُ" سے "صَاحِبَاتٌ"۔

جمع اقصیٰ کے بنانے کا طریقہ: ❋ پہلے دو (۲) حرف مفتوح، تیسری جگہ پر "الف" علامت اَقصیٰ کی لائیں گے۔ اگر "الف" کے بعد ایک حرف ہو تو وہ مشدد ہوگا۔ جیسے: "فَرْشٌ" سے "فَرَاشٌ"۔

❋ اگر "الف" کے بعد دو (۲) حرف ہوں اور دونوں متحد الجنس ہوں تو وہ بھی مشدد ہوگا۔ جیسے: "دَابَّةٌ" سے "دَوَابُّ"۔

❋ اگر "الف" کے بعد دو (۲) حرف ہیں تو پہلا مکسور دوسرا اپنے حال پر رہے گا، کیونکہ وہ محلِ اعراب ہے۔ جیسے: "مَضْرِبٌ" سے "مَضَارِبُ"۔ [2]

❋ اگر "الف" اَقصیٰ کے بعد تین (۳) حرف ہوں تو پہلا مکسور، دوسرا ساکن اُس کو "یاء" ساکنہ کے ساتھ تبدیل کیا جائے گا، تیسرا اپنے حال پر رہے گا۔ جیسے: "مَضْرُوْبٌ" سے "مَضَارِیْبُ"۔ [3]

---

[1] "الف" ہمیشہ "مدّہ" ہوتا ہے۔

[2] "مَضْرِبٌ" جب اِس کی جمع اَقصیٰ بنائیں گے تو پہلے دو (۲) حرف کو فتح یعنی "میم، ضاد" کو تو "مَضَرِبٌ" ہو جائے گا۔ بعدہٗ سیوم جا "الف" علامت جمع اَقصیٰ کی لائیں گے تو "مَضَارِبٌ"۔ "الف" کے بعد دو (۲) حرف تھے پہلے "را" کو کسرہ دے کر "مَضَارِبُ" پڑھیں گے۔

[3] "مَضْرُوْبٌ" جب اِس کی "جمع اقصیٰ" بنائیں گے تو پہلے دو (۲) حرف "میم، ضاد" کو فتح، تیسری جگہ "الف" علامتِ جمع اقصیٰ لائیں گے تو "مَضَارُوْبٌ" ہوا۔ "الف" کے بعد تین (۳) حرف تھے تو پہلے (را) کو کسرہ، دوسرے (واؤ) کو سکون، پھر "مِیْعَادٌ" کے قانون سے "یاء" سے تبدیل کر کے "مَضَارِیْبُ" پڑھیں گے۔ "تنوین" حذف ہوگا بوجہ غیر منصرف ہونے کے۔

”جمع اقصیٰ“ کے مشہور اَوزان: ”جمع اقصیٰ“ کے مشہور اوزان یہ ہیں: ”مَفَاعِيْلُ، مَفَاعِلُ، أَفَاعِيْلُ، أَفَاعِلُ، فَوَاعِلُ“۔

۳ **فائدہ:** ”صیغہ تصغیر“ تصغیر کہتے ہیں کسی اسم میں مخصوص مفہوم پیدا کرنے کے لیے تبدیلی کی جائے جو ”پیار، قلت، حقارت، عظمت، شفقت“ وغیرہ پر دلالت کرے۔ جیسے: ”قَرَيْشٌ“ سے ”قُرَيْشٌ“ (عرب کا معزز قبیلہ)، ”رَجُلٌ“ سے ”رُجَيْلٌ“ (حقیر مرد)، ”ضَارِبٌ“ سے ”ضُوَيْرِبٌ“ (تھوڑا سا مارنے والا)، ”بَنُوٌ“ سے ”بُنَيٌّ“ (پیارا بیٹا)۔

صیغہ تصغیر بنانے کا طریقہ: ”صیغہ تصغیر“ بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ: حرف اوّل پر ضمہ، دوسرے پر فتحہ، تیسری جگہ پر ”یائے“ ساکن علامتِ تصغیر لائیں گے۔

- اگر ”یاء“ ساکنہ کے بعد ایک حرف ہے تو اپنے حال پر رہے گا۔ جیسے: ”رَجُلٌ“ سے ”رُجَيْلٌ“۔
- اگر ”یاء“ کے بعد دو (۲) حرف مختلف الجنس ہوں تو پہلا مکسور، دوسرا اپنے حال پر رہے گا۔ جیسے: ”مَضْرِبٌ“ سے ”مُضَيْرِبٌ“۔ [1]
- اگر ”یاء“ کے بعد دو (۲) حرف متحد الجنس ہوں تو وہ مشدد ہوں گے۔ جیسے: ”دَابَّةٌ“ سے ”دُوَيْبَّةٌ“۔
- اگر اُس ”یاء“ کے بعد تین (۳) حرف ہوں تو پہلا مکسور، دوسرا ساکن، اُس کو ”یاء“ ساکنہ سے بدلیں گے، تیسرا اپنے حال پر رہے گا۔ جیسے: ”مَضْرُوْبٌ“ سے ”مُضَيْرِيْبٌ“۔ [2]
- اگر کوئی مانع ہوا تو اِس قانون کے خلاف واقع ہوگا۔ جیسے: ”ضُرْبٰى“ سے ”ضُرَيْبٰى“۔ [3]

اِس قانون کے لیے ”ایک حکم“ اور ”پانچ شرطیں“ ہیں۔

حکم: یہ ہے کہ: مدّہ کو ”واؤ“ مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ ”مدّہ“ ہو۔ اِحترازی مثال: ”قَوْلٌ، بَيْعٌ“۔ یہ ”لین“ ہیں ”مدّہ“ نہیں ہیں۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: ”مدّہ“ بھی زائدہ ہو۔ اِحترازی مثال: ”بَابٌ، بِيْرٌ، بُوْسٌ“۔ یہ اَصلی ہیں۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ ”مکبر“ میں ہوں یعنی ”اسم“ میں۔ اِحترازی مثال: ”ضَارَبَ، ضُوْرِبَ“۔ یہ فعل ہے۔

چوتھی شرط: یہ ہے کہ ”مدّہ“ دوسری جگہ پر ہو۔ اِحترازی مثال: ”ضُرْبٰى، مَضْرُوْبٌ، شَرِيْفٌ“۔

پانچویں شرط: یہ ہے کہ ”جمع اقصیٰ وصیغہ مصغر“ بنانے کا ارادہ ہو۔ اِحترازی مثال: ”ضَارِبٌ، ضَارِبَةٌ“۔

اِتفاقی مثال ”الف مدّہ“ کی: ”ضَارِبَةٌ“ سے ”ضَوَارِبُ، ضُوَيْرِبَةٌ“۔

---

[1] ”مَضْرِبٌ“ جب اُس کی تصغیر بنائیں گے تو حرف اوّل ”میم“ پر ضمہ، دوم (ضاد) پر فتح، تیسری جگہ ”یاء“ ساکن لائیں گے، ”یاء“ کے بعد دو (۲) حرف تھے، پہلے (راء) کو کسرہ، دوسرے (باء) کو اپنے حال پر چھوڑیں گے تو ”مُضَيْرِبٌ“ ہو جائے گا۔

[2] ”مَضْرُوْبٌ“ جب اِس کی تصغیر بنائیں گے تو حرف اوّل (میم) پر ضمہ، دوم (ضاد) پر فتحہ، تیسری جگہ ”یاء“ ساکن علامت تصغیر لائے تو ”مُضَيْرُوْبٌ“ ہوا، پھر ”یاء“ کے بعد والے حرف (راء) پر کسرہ، بعدہٗ بقانون ”مِيْعَادٌ“، ”واؤ“ کو ”یاء“ سے بدلا تو ”مُضَيْرِيْبٌ“ ہوا۔

[3] یہاں آخر میں جو ماقبل کو کسرہ دینے سے مانع ہے چونکہ ”الف“ چاہتا ہے کہ میرا ماقبل مفتوح ہو۔

اِتفاقی مثال "یا ءمدّہ" کی: "ضِيْرَابٌ" (بروزن "فِيْعَالٌ" یہ اسم مصدر ہے باب "مُفَاعَلَة" کا) سے "ضَوَارِيْبُ، ضُوَيْرِيْبٌ"۔

اِتفاقی مثال "واؤمدّہ"[1] **کی:** "طُوْمَارٌ" سے "طَوَامِيْرُ، طُوَيْمِيْرٌ"۔

فائدہ: "اسم مصدر" وہ ہوتا ہے جس کا وزن مصدر کا نہ ہو، لیکن! معنی مصدر کا پایا جاتا ہو۔

سوال "الف" اور "یاء" کو تو "واؤ" سے تبدیل کیا جاسکتا ہے، لیکن! "واؤ" کو "واؤ" سے کیسے تبدیل کیا جائے گا؟

جواب تبدیلی دو (۲) قسم کی ہے: ① ایک "ذات" میں۔ ② دوسری "وصف" میں۔

① "ذات" میں تبدیلی کہتے ہیں ایک حرف کو دوسرے حرف سے تبدیل کرنا۔ جیسے: "الف مدّہ، یاء مدّہ" کو "واؤ" مفتوحہ سے تبدیل کرنا۔

② "وصف" میں تبدیلی کہتے ہیں حرف کی ایک حالت کو دوسری حالت سے تبدیل کرنا۔ جیسے: "واؤمدّہ" کے سکون کو فتحہ سے تبدیل کرنا تو "طُوْمَارٌ" سے "طَوَامِيْرُ، طُوَيْمِيْرٌ" میں تبدیلی وصف کی ہے۔

> **قانون:** ہر اسم مفعول از ثلاثی مجرد بروزن مَفْعُوْلٌ می آید واز غیر ثلاثی مجرد بروزن فعل مضارع مجہول آن باب می آید باوردن، میم مضمومہ بجائے حرف اَتَين، تنوین تمکن در آخرش در آرند وجوباً۔

تشریح

اِس "قانون" کا نام ہے "اسم مفعول" کا قانون۔ اِس کے لیے "دو (۲) حکم" ہیں، ہر حکم کے لیے "ایک، ایک شرط" ہے۔

پہلا حکم: یہ ہے کہ: "اسم مفعول" کو "مَفْعُوْلٌ" کے وزن پر پڑھنا واجب ہے۔

شرط: یہ ہے کہ: باب ثلاثی مجرد کا ہو۔ اِحترازی مثال: "يُكْرَمُ"۔

اِتفاقی مثال: "يُضْرَبُ" سے "مَضْرُوْبٌ"۔

دوسرا حکم: یہ ہے کہ: "اسم مفعول" کو اُسی باب کے "فعل مضارع مجہول" کے وزن پر پڑھنا واجب ہے، تھوڑی سی تبدیلی سے حرفِ "اَتَين" کی جگہ "میم" مضمومہ علامتِ اسم مفعول، آخر میں "تنوین تمکن" علامتِ اِسمیت جاری کریں گے۔

شرط: یہ ہے کہ: ثلاثی مجرد کا باب نہ ہو۔ اِحترازی مثال: "يُضْرَبُ"۔

اِتفاقی مثال: "يُكْرَمُ، مُكْرَمٌ، يُدَحْرَجُ، مُدَحْرَجٌ"۔

فائدہ: "اسم مفعول" باب لازم سے نہیں آتا، اگر باب لازم سے "اسم مفعول" کا اِرادہ ہو تو اُس پر حرفِ جر لا کر اُس کو متعدی بنایا جاتا ہے۔ جیسے: "يُشْرَفُ" سے "مَشْرُوْفٌ بِهٖ" ہے۔

---

[1] "انجاد الصرف" والے نے فرمایا ہے کہ: "واؤ" میں یہ شرط درست نہیں کہ "مدّہ" ہو بلکہ عام ہے۔ جیسے: "جَوْهَرٌ، كَوْكَبٌ، نُوْرٌ" سے "جَوَاهِرُ، كَوَاكِبُ، نُوَيْرٌ"۔

قانون: ہر نونِ تنوین وقت دخول الف لام واضافت و نونِ تثنیہ و جمع در وقت اِضافت حذف کردہ شود وجوباً۔

تشریح

اِس "قانون" کا نام ہے "نونِ تنوین وتثنیہ وجمع" کا قانون۔ اِس کے لیے "ایک حکم" تین (۳) شرائط ہیں۔

حکم: یہ ہے کہ: "نونِ تنوین، نونِ تثنیہ وجمع" کا حذف کرنا واجب ہے۔ (۱)

پہلی شرط: یہ ہے کہ: جس کلمہ کے آخر میں "نونِ تنوین" ہے اِس کے اوّل میں "الف لام" داخل ہو۔

اِحترازی مثال: "حَمْدٌ"۔ اِتفاقی مثال: "اَلْحَمْدُ"۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: جس کلمہ کے آخر میں "نونِ تنوین" ہے اُس کی اِضافت دوسرے کلمہ کی طرف ہو۔

اِحترازی مثال: "غُلَامٌ"۔ اِتفاقی مثال: "غُلَامُ زَيْدٍ"۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ: "نونِ تثنیہ وجمع" کی شرط یہ ہے کہ: جس کلمہ میں "نونِ تثنیہ وجمع" ہے اُس کی اِضافت دوسرے کلمہ کی طرف ہو۔

اِحترازی مثال: "ضَارِبَانِ، ضَارِبُوْنَ"۔ اِتفاقی مثال: "ضَارِبَا زَيْدٍ، ضَارِبُوْ زَيْدٍ"۔ (۲)

---

(۱) **فائدہ:** "نون" تثنیہ و "نون" جمع صرف "اسم معرب" میں آتے ہیں کیونکہ "واحد، تثنیہ، جمع" ہونا "اسم" کا خاصہ ہے۔ جیسے: "رَجُلَانِ، ضَارِبَانِ، ضَارِبُوْنَ، مُسْلِمِيْنَ"۔ اور "نون" شبہ تثنیہ اور "نون" شبہ جمع "فعل" میں آنے والے اُس "نون اعرابی" جو ضمیر فاعل "الف" کے بعد آئے۔ جیسے: "يَضْرِبَانِ" وغیرہ یا ضمیر فاعل "واؤ" کے بعد آئے۔ جیسے: "يَضْرِبُوْنَ" وغیرہ، یا واحدہ مؤنثہ مخاطبہ کے صیغہ میں "یائے" تانیث کے بعد آئے۔ جیسے: "تَضْرِبِيْنَ"، "لِاَنَّهَا تُشْبِهُ نُوْنَ الْجَمَاعَةِ نَصْبًا وَجَرًّا"۔ (بدایۃ الصرف)

(۲) **فائدہ:** **سوال** "نونِ تنوین" کا بوقت دخول "الف لام" کیوں گر جاتا ہے؟

جواب "نونِ تنوین" اسم نکرہ کے لیے ہوتا ہے، اور "الف لام" برائے تعریف، یہ ضدّین ہیں اور اِجتماع ضدّین جائز نہیں۔ لہٰذا! ایک ضد یعنی "نونِ تنوین" کو حذف کیا جاتا ہے تا کہ اِجتماع ضدّین نہ ہو۔

سوال "نونِ تنوین اور تثنیہ وجمع" بوقت اِضافت کیوں گر جاتے ہیں؟

جواب "نونِ تنوین اور نونِ تثنیہ وجمع" کلمہ کے تمام ہونے پر دلالت کرتے ہیں اور مضاف ومضاف الیہ اِتصال کو چاہتے ہیں، اِتصال تب حاصل ہوگا کہ اوّل کلمہ یعنی مضاف سے اُس کے تام ہونے کی علامت کو حذف کریں گے، ورنہ اِتصال اُن کے درمیان نہ ہوگا۔

سوال کیا وجہ ہے کہ: "نونِ تثنیہ وجمع" صرف اِضافت سے گر جاتے ہیں، جب کہ "نونِ تنوین" کا "الف لام" اور اِضافت دونوں حالتوں میں گر جاتا ہے؟

جواب "نونِ تثنیہ وجمع" کی دو (۲) حالتیں ہیں: ① عوض تنوین کے ہوتا ہے۔ ② عوض حرکت کے۔

اور حرکت بوقت دخول "الف لام" نہیں گرتی اِس لیے "نونِ تثنیہ وجمع" بھی بوقت دخول "الف لام" نہیں گرتے۔ اور اِضافت کے وقت اِعتبار کیا جاتا ہے "عوض تنوین" کا اور "تنوین" اِضافت کے وقت گر جاتی ہے، تو "نونِ تثنیہ وجمع" بھی بوقت اِضافت حذف ہوتے ہیں۔

قانون: ہر نونِ تنوین کہ ماقبلش مفتوح ست در حالت وقف آن را بالف بدل کردن کثیر و ساقط کردن تقلیل است، و اگر ماقبلش مضموم یا مکسور است در حالت وقف آن را بحرف علت بدل کردن قلیل و ساقط کردن کثیر است۔

تشریح

اِس "قانون" کا نام ہے "نونِ تنوین" کا قانون۔ اِس کے لیے "دو (۲) حکم" ہیں، ہر ایک حکم کے لیے "تین، تین شرطیں" ہیں۔

پہلا حکم: یہ ہے کہ: "نونِ تنوین" کا "الف" سے بدلنا اکثر ہے، ساقط کرنا قلیل ہے۔

پہلی شرط: "نونِ تنوین" ہو۔ اِحترازی مثال: "ضَارِبَانِ" یہ "نون" تثنیہ ہے۔

دوسری شرط: "نونِ تنوین" کا ماقبل مفتوح ہو۔ اِحترازی مثال: "غَفُوْرٌ إِلٰى حِيْنٍ"۔ یہاں ماقبل مضموم و مکسور ہے۔

تیسری شرط: حالت وقف کی ہو۔ اِحترازی مثال: "حَكِيْمَانِ الَّذِيْ" یہاں حالت وقف نہیں۔

اِتفاقی مثال: "حَكِيْمًا" کو "حَكِيْمَا" پڑھنا کثیر اور "حَكِيْمْ" پڑھنا قلیل ہے۔ (۱)

دوسرا حکم: یہ ہے کہ "نونِ تنوین" کو حرف علت سے تبدیل کرنا قلیل ہے اور ساقط کرنا کثیر ہے۔

پہلی شرط: "نونِ تنوین" ہو۔ اِحترازی مثال: "ضَارِبَانِ" یہ "نون" تثنیہ ہے۔

دوسری شرط: "نونِ تنوین" کا ماقبل مضموم یا مکسور ہو۔ اِحترازی مثال: "حَكِيْمًا"۔

تیسری شرط: حالت وقف کی ہو۔ اِحترازی مثال: "قَدِيْرُنِ الَّذِيْ" یہاں حالت وقف نہیں۔

اِتفاقی مثال: "غَفُوْرٌ إِلٰى حِيْنٍ" کو "غَفُوْرُوْ إِلٰى حِيْنِيْ" پڑھنا قلیل اور "غَفُوْرْ إِلٰى حِيْنْ" پڑھنا کثیر ہے۔

قانون: ہر نونِ خفیفہ ماقبل او مضموم یا مکسور باشد در حالتِ وقف بیفتد و محذوف باز آید وجوباً و گرنہ بالف مبدل شود۔

تشریح

اِس "قانون" کا نام ہے "نونِ خفیفہ" کا قانون۔ (۲) اِس کے لیے دو (۲) حکم ہیں، ہر ایک حکم کے لیے دو (۲) شرطیں ہیں۔

---

(۱) اگر کلمہ کے آخر میں "نونِ" تنوین "تاءِ" تانیث وحدۃ پر داخل ہو تو اُس کو وقف کی حالت میں "ھا" سے تبدیل کرنا واجب ہے، حرفِ علت سے بدل کرنا جائز نہیں۔ جیسے: "رَحْمَةً مُسْلِمَةً" کو "رَحْمَهْ مُسْلِمَهْ" پڑھنا واجب ہے۔ (نوادر فیوض، صرف بھتر ال انجاد)۔

(۲) "نونِ خفیفہ" کے تین (۳) اَحکام ہیں: ① عام طور وصل میں پڑھا جاتا ہے۔ جیسے: "اِضْرِبَنْ، سَارِقًا"۔ کبھی حالتِ وصل میں بھی حرفِ علت سے بدلتے ہیں۔ جیسے: "اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ" اصل میں "اَلْقِيَنْ فِيْ جَهَنَّمَ" تھا۔

② لیکن! وصل میں اگر مابعد ساکن ہو جائے تو "التقاءِ ساکنین" کے قانون سے اُسے حذف کرنا واجب۔ جیسے: "لَا تَضْرِبَ الْمَظْلُوْمَ" اصل میں "لَا تَضْرِبَنْ الْمَظْلُوْمَ" تھا۔ ③ وقف میں "نونِ خفیفہ" کسی حال میں نہیں پڑھا جاتا ہے۔ اِس کی تفصیل قانون میں ہے۔ (ہدایۃ الصرف)

پہلا حکم: یہ ہے کہ: "نونِ خفیفہ" کو گرا کر محذوف شدہ حرف کو واپس لانا واجب ہے۔
پہلی شرط: "نونِ خفیفہ" کا ماقبل مضموم یا مکسور ہو۔ احترازی مثال: "اِضْرِبَنْ" یہاں مفتوح ہے۔
دوسری شرط: حالت وقف کی ہو۔ احترازی مثال: "اِضْرِبُنْ بَكْرًا" یہاں وقف "بکر" کی "را" پر ہے۔
اتفاقی مثال: "اِضْرِبُنْ، اِضْرِبِنْ"۔ "نونِ خفیفہ" کو حذف کر کے محذوف شدہ حرف کو واپس لا کر "اِضْرِبُوْا، اِضْرِبِیْ" پڑھنا واجب ہے۔[1] **دوسرا حکم:** یہ ہے کہ: "نونِ خفیفہ" کو "الف" سے تبدیل کرنا واجب ہے۔
پہلی شرط: "نونِ خفیفہ" کا ماقبل مفتوح ہو۔ احترازی مثال: "اِضْرِبُنْ" یہاں مفتوح نہیں۔
دوسری شرط: حالت وقف کی ہو۔ احترازی مثال: "اِضْرِبَنِ الْقَوْمَ"۔
اتفاقی مثال: "اِضْرِبَنْ" سے "اِضْرِبَا"۔
کبھی "نونِ خفیفہ" کو بحالتِ وقف حرفِ علت سے بدل دیتے ہیں جیسے کہ ذکر ہوا اور کبھی بحالتِ وصل بھی "نونِ خفیفہ" کو حرف علت سے بدل دیتے ہیں۔ جیسے: "اَلْقِيَنْ فِيْ جَهَنَّمَ" سے "اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ"۔
فائدہ: قرآن مجید میں دو (۲) مقام پر "نونِ خفیفہ" کو تنوین کی شکل میں تحریر کیا گیا ہے:
① "وَلَيَكُوْنًا"۔ (سورۃ یوسف، آیت ۳۲) ② "لَنَسْفَعًا"۔ (سورۃ العلق، آیت ۱۵)
"نونِ خفیفہ" کو حرف علت "واؤ، یاء" سے بدلنا غیر فصیح ہے۔ مصنف ارشاد رحمۃ اللہ علیہ نے مبتدی کی رعایت فرما کر غیر فصیح لغت پر اِکتفا فرمایا ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔

> **قانون:** ہر نونِ اعرابی وقت دخول جوازم ونواصب ولحوق نونِ ثقیلہ وخفیفہ وبنا کردن اَمر حاضر معلوم حذف کردہ شود وجوباً۔

تشریح

اِس "قانون" کا نام ہے "نونِ اِعرابی" کا قانون۔ "نونِ اِعرابی"[2] وہ "نون" ہے جو "فعل مضارع" کے آخر میں ضمہ کے عوض

---

[1] "نونِ خفیفہ" ضمہ وکسرہ کے بعد حالت وقف میں گر جائے گا اور حرف ساکن (واؤ، یاء) جو اِجتماع ساکنین کی وجہ سے حذف ہو گئے تھے علتِ حذف کے زائل ہونے کی وجہ سے لوٹ آئیں گے۔ اُس وقت اگرچہ "موقوف علیہ" اور "غیر موقوف علیہ" میں اِلتباس لازم آتا ہے، لیکن! التباس قرینہ سے دور ہو جائے گا۔ (بہتر ال، فیوض، انجاد)

[2] "فعل مضارع" کے چودہ (۱۴) صیغوں میں سے سات (۷) صیغوں میں "نونِ اِعرابی" ہوتا ہے وہ یہ ہیں: ① تثنیہ مذکر غائبین۔ ② جمع مذکر غائبین۔ ③ تثنیہ مؤنث غائبتین۔ ④ تثنیہ مذکر مخاطبین۔ ⑤ جمع مذکر مخاطبین۔ ⑥ واحدہ مؤنثہ مخاطبہ۔ ⑦ تثنیہ مؤنثہ مخاطبتین۔

فائدہ: "فعل مضارع" میں "نونِ زائدہ" تین (۳) قسم کے داخل ہوتے ہیں:
① "نونِ اِعرابی" جو صرف سات (۷) صیغوں میں ہوتا ہے۔ ② "نونِ ضمیری" جو صرف دو (۲) صیغوں میں ہوتا ہے: جمع مؤنث غائبات، جمع مؤنث مخاطبات۔
③ "نونِ تاکید"۔ پھر اِس کی دو (۲) قسمیں ہیں: ① ثقیلہ۔ ② خفیفہ۔ "نونِ ثقیلہ" فعل مضارع کے تمام صیغوں کے آخر میں آتا ہے اور "نونِ خفیفہ" فعل مضارع کے آٹھ (۸) صیغوں میں آتا ہے، باقی چار (۴) تثنیہ، دو (۲) جمع مؤنث کے صیغوں میں نہیں آتا۔ جب "فعل مضارع" کے آخر میں "نونِ تاکید" آئے تو عموماً اُس کے شروع میں "لامِ تاکید" یہ لانا اکثر ہے، کبھی نہیں بھی لگتا ہے۔ جیسے: "وَاِمَّا تَخَافَنَّ"۔ محققین کی رائے یہ ہے کہ: ضمیر بارز والے صیغے (يَضْرِبَانِ، يَضْرِبُوْنَ) معرب ہی رہتے ہیں، البتہ! ضمیر بارز سے (يَضْرِبُ، تَضْرِبُ) خالی صیغے مبنی برفتحہ ہو جاتے ہیں۔

فائدہ: جب "نون" وقایہ اور "نون" اِعرابی جمع ہو جائیں تو اِس صورت میں تین (۳) طرح سے پڑھنا جائز ہے:
① حذف "نونِ اِعرابی"۔ جیسے: "يَنْصُرُوْنِيْ"۔ ② اثبات "نونِ اِعرابی"۔ جیسے: "يَنْصُرُوْنَنِيْ"۔ ③ ادغام "نونِ اِعرابی"۔ جیسے: "يَنْصُرُوْنِّيْ"۔

میں آئے۔ اِس کے لیے "ایک حکم"، "پانچ (۵)" شرطیں ہیں۔

حکم: یہ ہے کہ: "نونِ اِعرابی" کو حذف کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: جس کلمہ کے آخر میں "نونِ اِعرابی" ہے اُس پر "حروفِ جوازم" میں سے کوئی حرف داخل ہو۔

اِحترازی مثال: "یَضْرِبَانِ، یَضْرِبُوْنَ"۔ **اِتفاقی مثال:** "لَمْ یَضْرِبَا، لَمْ یَضْرِبُوْا"۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: جس کلمہ میں "نونِ اِعرابی" ہے اُس پر "حروفِ نواصب" میں سے کوئی حرف داخل ہو۔

اِحترازی مثال: "یَضْرِبَانِ، یَضْرِبُوْنَ"۔ **اِتفاقی مثال:** "لَنْ یَّضْرِبَا، لَنْ یَّضْرِبُوْا"۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ: جس کلمہ میں "نونِ اِعرابی" ہے اُس کے آخر میں "نونِ ثقیلہ" لاحق ہو۔ [1]

اِحترازی مثال: "یَضْرِبَانِ، یَضْرِبُوْنَ"۔ **اِتفاقی مثال:** "لَیَضْرِبَانِّ، لَیَضْرِبُنَّ"۔

چوتھی شرط: یہ ہے کہ: جس کلمہ میں "نونِ اِعرابی" ہے اُس کے آخر میں "نونِ خفیفہ" لاحق ہو۔

اِحترازی مثال: "یَضْرِبُوْنَ، تَضْرِبِیْنَ"۔ **اِتفاقی مثال:** "لَیَضْرِبُنْ، لَتَضْرِبِنْ"۔

پانچویں شرط: یہ ہے کہ: جس کلمہ میں "نونِ اِعرابی" ہے اُس سے "اَمرِ حاضر معلوم" بناء کی جائے۔

اِحترازی مثال: "تَضْرِبَانِ، تَضْرِبُوْنَ"۔ **اِتفاقی مثال:** "اِضْرِبَا، اِضْرِبُوْا"۔

قانون: ہر نونِ ساکن وتنوین را در حرف یَرْمَلُوْنَ اِدغام می کنند وجوباً و نونِ متحرک را جوازاً بشرطیکہ در یک کلمہ نباشند در حروف یَمُوْنَ بغنہ ودر "لَرْ" بغیر غنہ۔

تشریح

اِس "قانون" کا نام ہے "یَرْمَلُوْنَ" کا قانون۔ اِس کے لیے دو (۲) حکم ہیں، ہر حکم کے لیے دو، دو شرطیں ہیں۔ (یَرْمَلُوْنَ کے حروف چھ (۶) ہیں: "یٓ، رٓ، مٓ، لٓ، وٓ، نٓ)۔

پہلا حکم: یہ ہے کہ: "نونِ ساکن ونونِ تنوین" کو حروف "یَرْمَلُوْنَ" کی جنس کرنا اور جنس کو جنس میں اِدغام کرنا "واجب" ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: "نونِ ساکن ونونِ تنوین" کے بعد حروفِ "یَرْمَلُوْنَ" میں سے ایک حرف ہو۔

اِحترازی مثال: "مِنْ شَرٍّ، زَیْدٌ شَاهِدٌ"۔ یہاں "نون" کے بعد "حرفِ شین" ہے۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: "نونِ ساکن، نونِ تنوین" اور اِن کے بعد والا حرف "یَرْمَلُوْنَ" جدا جدا کلمہ میں ہوں۔

---

[1] "نونِ ثقیلہ" اُس "نونِ مشدد" کو کہتے ہیں جو "فعل مضارع، اَمر، نہی" کے آخر میں تاکید کے لیے آئے۔ اور "نونِ خفیفہ" وہ "نون" ساکن ہے جو "فعل مضارع، اَمر، نہی" کے آخر میں تاکید کے لیے آئے۔ جب "نونِ تاکید" مضارع کے آخر میں لاحق ہو تو "نونِ اِعرابی اور واؤ، یاء" بوجہ اِلتقاء ساکنین حذف ہوجاتے ہیں، اُس وقت "لامِ مفتوحہ" ابتداء میں لائی جاتی ہے یا "اِمَّا" اور یہ سات (۷) صیغے "نونِ اِعرابی" والے مبنی علی علامتِ الجزم ہوں گے۔ عند البعض۔

اِحترازی مثال: "بُنْيَانٌ، قِنْوَانٌ"۔

اِتفاقی مثال: "لَنْ يَضْرِبَ" سے "لَنْ يَّضْرِبَ"، "دَافِقٍ يَخْرُجُ" سے "دَافِقٍ يَّخْرُجُ"۔ باقی اَمثلہ برحاشیہ۔ ①

دوسرا حکم: "نونِ متحرکہ" کو حروف "يَرْمَلُوْنَ" کی جنس کرنا جائز اور جنس کو جنس میں اِدغام کرنا (بقانون متجانسین) واجب ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: "نونِ متحرکہ" کے بعد حروف "يَرْمَلُوْنَ" میں سے ایک حرف ہو۔

اِحترازی مثال: "اَلَّذِيْنَ جَاهَدُوْا"۔ یہاں "نون" کے بعد "جیم" ہے۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: "نونِ متحرکہ" اور اُس کے بعد والا حرف جدا جدا کلمہ میں ہوں۔ اِحترازی مثال: "فُنِيَ"۔

اِتفاقی مثال: "اٰمَنَ يَزِيْدُ" سے "اٰمَنَ يَّزِيْدُ، اٰمَنَ رَّفِيْقٌ، اٰمَنَ مَّحْبُوْبٌ، اٰمَنَ لَّبِيْدُ، اٰمَنَ وَّلِيْدُ، اٰمَنَ نَّصِيْرٌ"۔

فائدہ: "نونِ ساکن" یا "نونِ تنوین" کے بعد اگر "سکتہ" ہو تو اِدغام واجب نہیں۔ جیسے: "مَنْ سكتة رَاقٍ"۔

> **قانون:** ہر نونِ ساکن وتنوین کہ واقع شود قبل با مطلقاً آن را بمیم بدل کنند وجو باً وقبل از حروف حلقیہ ظاہر خواندہ می شوند وجو باً وقبل از الف نمی آیند ودر باقی حروف اِخفا کردہ آیند۔

تشریح

اِس "قانون" کا نام ہے "اِقلاب، اِظہار، اِخفاء" کا قانون، اِس کے لیے تین (۳) حکم ہیں، ہر حکم کے لیے ایک ایک شرط ہے۔

پہلا حکم: یہ ہے کہ: "نونِ ساکن ونونِ تنوین" کو "میم" سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

شرط: یہ ہے کہ: "نونِ ساکن ونونِ تنوین" کے بعد "بآء" ہو۔ اِحترازی مثال: "مِنْ رَّبِّهِمْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ" یہاں حرف "را" ہے۔

اِتفاقی مثال: ایک کلمہ کی "يَنْبَغِيْ" سے "يَمْبَغِيْ" دو (۲) کلمہ کی "مِنْ بَعْدُ" سے "مِمْ بَعْدُ"، "لَفِيْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ" سے "لَفِيْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ"۔

دوسرا حکم: یہ ہے کہ: "نونِ ساکن ونونِ تنوین" کو ظاہر کرکے پڑھنا واجب ہے۔

شرط: یہ ہے کہ: "نونِ ساکن ونونِ تنوین" کے بعد حروف حلقیہ میں سے کوئی ایک حرف ہو۔

اِحترازی مثال: "مِنْ بَعْدُ، لَفِيْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ" یہاں حرف "بآء" سے پہلے ہے۔

اِتفاقی مثال: "مِنْ حَاكِمٍ، اَنْعَمْتَ، عَلِيْمٌ، حَكِيْمٌ"۔ ②

تیسرا حکم: یہ ہے کہ: "نونِ ساکن ونونِ تنوین" کو مخفی کرکے پڑھنا واجب ہے۔

شرط: یہ ہے کہ: "نونِ ساکن ونونِ تنوین" کے بعد حروفِ اِخفا میں سے ایک حرف ہو۔

---

① **اَمثلہ لَرْ بغیر غنہ:** "مِنْ لَّدُنَّا، مِنْ رَّبِّهِمْ، طِيْنٌ لَّازِبٌ، رَجُلٌ رَّشِيْدٌ۔ **اَمثلہ یمون بغنہ:** مِنْ وَّرَآئِهِمْ، مِنْ نَّارٍ، خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ غِشَاوَةٌ وَّلَهُمْ، يَوْمَئِذٍ نَّاظِرَةٌ۔

② **بیت:** حرف حلقی شش بود اے نورعین:: ہمزہ ہا وحا وخا وعین وغین **اَمثلہ "نونِ تنوین" قبل حروف حلقی:** "زَيْدٌ اَمِيْرٌ، زَيْدٌ هَالِكٌ، زَيْدٌ حَاكِمٌ، زَيْدٌ خَادِمٌ، زَيْدٌ عَالِمٌ، زَيْدٌ غَالِبٌ"۔ **اَمثلہ "نونِ ساکن" قبل حروف حلقی:** "مِنْ اَمِيْرٍ، مِنْ هَالِكٍ، مِنْ حَاكِمٍ، مِنْ خَادِمٍ، مِنْ عَالِمٍ، مِنْ غَالِبٍ"۔

اِحترازی مثال: "مِنْ حَمْدٍ عَلِيْمٍ حَكِيْمٍ" یہاں حرف "حا" "خا" سے پہلے ہے۔ اِتفاقی مثال: [1] "مَنْ ثَقُلَتْ، كُنْتُمْ، زَيْدٌ كَرِيْمٌ"۔

قانون: ہر اَمر حاضر معلوم را اَز فعل مضارع مخاطب معلوم باین طور بنا می کنند کہ اگر بعد از حذف کردن حرف مضارع ما بعدش ساکن ماند ہمزہ وصلی مضموم در اوّلش در آوردن وجو باً بشرطیکہ مضارع او نیز مضموم العین باشد وگرنہ ہمزہ مکسورہ اگر ما بعدش متحرک ماند امر ہمون شد بوقف آخر۔

تشریح

اِس "قانون" کا نام ہے "اَمر حاضر معلوم" کا قانون۔ اِس کے لیے تین (۳) حکم ہیں۔ پہلے دو حکموں کے لیے دو، دو شرطیں ہیں اور تیسرے حکم کے لیے ایک شرط ہے۔

پہلا حکم: یہ ہے کہ: "تاء" حرف مضارعۃ کو حذف کر کے اُس کی جگہ ہمزۂ وصلی مضموم لانا اور آخر میں وقف کرنا واجب ہے۔ [2]

پہلی شرط: یہ ہے کہ: "تاء" مضارعۃ کا بعد والا حرف ساکن ہو۔ اِحترازی مثال: "تُصَرِّفُ"۔ یہاں متحرک ہے۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: مضارع معلوم مضموم العین ہو۔ اِحترازی مثال: "تَضْرِبُ"۔ یہاں مضموم نہیں۔

اِتفاقی مثال: "تَنْصُرُ" سے "اُنْصُرْ"۔ **ملحوظہ:** "اَمر حاضر معلوم" میں سکون سے کلمہ کا آغاز اور حرکت پر اِختتام ممنوع ہے۔

دوسرا حکم: یہ ہے کہ: "تاء" حرفِ مضارعۃ کی جگہ ہمزۂ وصلی مکسور لانا اور آخر میں وقف کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: "تاء" حرفِ مضارعۃ کا بعد والا حرف ساکن ہو۔ اِحترازی مثال: "تُصَرِّفُ"۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: مضارع مضموم العین نہ ہو۔ اِحترازی مثال: "تَنْصُرُ"۔

اِتفاقی مثال: مکسور العین کی "تَضْرِبُ" سے "اِضْرِبْ"۔ مفتوح العین کی "تَعْلَمُ" سے "اِعْلَمْ"۔

تیسرا حکم: یہ ہے کہ: "تاء" مضارعۃ کو حذف کر کے آخر میں وقف کرنا واجب ہے۔

شرط: یہ ہے کہ: "تاء" مضارعۃ کا بعد والا حرف متحرک ہو۔ اِحترازی مثال: "تَضْرِبُ، تَنْصُرُ"۔

اِتفاقی مثال: "تُضَارِبُ، تُصَرِّفُ" سے "ضَارِبْ، صَرِّفْ"۔

---

[1] "حروف اخفاء": تا وثا وجیم ودال وذال وزا وسین وشین:: وصاد وضاد وطا وظا وفا وکاف وقاف بین

"كُنْتُمْ، كُلُّ أُمَّةٍ تُدْعٰى، مَنْ ثَقُلَتْ، مُطَاعٍ ثَمَّ أَمِيْنٍ، مَنْ جَآئَكَ، فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ، مِنْ دَافِقٍ، عَذَابًا دُوْنَ، مِنْ ذَاكِرٍ، جَوَّادٌ ذَاكِرٌ، مِنْ زَاجِرٍ، شُجَاعٌ زَاجِرٌ، مِنْ سَاكِنٍ، أَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوْهَا، مِنْ شَاكِرٍ، سَبْعٌ شِدَادٌ، مِنْ صَابِرًا، قَوْمًا صَابِرًا، قَوْمًا صَابِرِيْنَ، مِنْ ضَاحِكٍ، قُوَّةٌ ضُعَفَاءُ، مِنْ طَاهِرٍ، قَوْمًا طَاغُوْنَ، مِنْ ظَاهِرٍ، أَمِيْرٌ ظَالِمٌ، مِنْ فَاتِحٍ، رَجُلٌ فَقِيْرٌ، مِنْ كَرِيْمٍ، رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ، مِنْ قَاهِرٍ، رَجُلٌ قَسِيْمٌ"۔

[2] علامتِ وقفی صیغہ واحد مذکر مخاطب میں ضمہ اِعرابی کا گرنا ہے بشرطیکہ آخر میں حرف علت نہ ہو ورنہ حرف علت کا گرنا ہے۔ اور صیغہ "واحدہ مؤنثہ، تثنیہ، جمع" میں "نونِ اِعرابی" کا گرنا ہے، البتہ! صیغہ جمع مؤنثہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی کیونکہ یہ مبنی ہے۔

فائدہ: پہلا حکم "نَصَرَ" اور "كَرُمَ" دونوں بابوں میں جاری ہوتا ہے۔ **فائدہ:** "عربی" میں "سکون" سے کلمہ کا آغاز اور "حرکت" پر اِختتام ممنوع ہے۔

فائدہ: "اَمر حاضر معلوم" ہمیشہ "مضارع مخاطب معلوم" سے بنایا جاتا ہے۔ وہ اِس طرح کہ: اگر "مضارع معلوم" میں وجوبی قانون سے تعلیل ہوئی ہے تو تعلیل کے بعد والی صورت سے "اَمر حاضر معلوم" بنا کریں گے۔ جیسے: "تَعِدُ" دراصل "تَوْعِدُ" میں "فاءِ" کلمہ وجوبی قانون سے حذف شدہ ہے، "حکم سوم" جاری کر کے اَمر "عِدْ" پڑھیں گے، اگر "مضارع" میں خلافِ قانون یا جوازی قانون سے تعلیل ہوئی ہے تو قبل از تعلیل والی صورت سے "اَمر حاضر معلوم" بنا کریں گے۔ جیسے: "تُكْرِمُ" اصل میں "تُأكْرِمُ" تھا، ہمزہ خلافِ قانون حذف ہوا۔ اب اِس کی اصل "تُأكْرِمُ" سے اَمر حاضر "اَكْرِمْ" پڑھیں گے۔ جوازی قانون سے تعلیل شدہ کی مثال جیسے کہ "تَاجَلُ" دراصل "تَوْجَلُ" سے "اِيْجَلْ"۔

قانون: چون نونِ تاکید ثقیلہ با نونِ ضمیری متصل شود الف فاصلہ میان ایشان در آرند وجوباً۔

تشریح

اِس "قانون" کا نام ہے "الف فاصلہ" کا قانون۔ اِس کے لیے ایک حکم ایک شرط ہے۔

حکم: یہ ہے کہ: "نونِ ضمیری" اور "نونِ تاکید" کے درمیان "الف فاصلہ" لانا واجب ہے۔

شرط: یہ ہے کہ: "نونِ تاکید، نونِ ضمیری" سے متصل ہو۔

احترازی مثال: "لَيَكُوْنَنَّ"۔ یہاں "نونِ تاکید، نونِ اصلی" سے متصل ہے۔

اِتفاقی مثال: "اِضْرِبْنَنَّ" سے "اِضْرِبْنَانَّ" پھر فتح "نون" کو کسرہ سے تبدیل کریں گے، بہ مشابہت "نونِ تثنیہ" تو "اِضْرِبْنَانِّ" ہوجائے گا۔ (۱)

ملحوظہ: "نونِ تاکید" اگر ضمیر بارز کے بعد آئے تو پھر وہ "نونِ تاکید" الگ کلمہ شمار ہوتا ہے۔ جیسے: "اِضْرِبَانِّ" یہاں "نونِ تاکید" "الف" تثنیہ و ضمیر بارز کے بعد آیا ہے، یا "اِضْرِبُوْنَّ" یہاں "نونَ" تاکید "واؤ" جمع ضمیر بارز کے بعد آیا ہے، یہاں "اِضْرِبَا، اِضْرِبُوْا" یہ الگ کلمہ شمار ہوتے ہیں اور "نونِ تاکید" الگ کلمہ شمار ہوتا ہے۔ اگر "نونِ تاکید" ضمیر مستتر کے بعد آجائے تو وہ جزوِ کلمہ شمار ہوتا ہے۔ جیسے: "اِضْرِبَنَّ، لِيَضْرِبَنَّ"۔

قانون: ظرف صحیح مہموز اجوف کہ مضارع او بروزن يَفْعِلُ و مثال مطلقاً بروزن مَفْعِلٌ می آید و صحیح مہموز اجوف کہ مضارع او از غیر يَفْعِلُ و ناقص ولفیف و مضاعف مطلقاً بروزن مَفْعَلٌ می آید و ما سوائے ایشان شاذ است و از غیر ثلاثی مجرد بروزن اسم مفعول آن باب می آید وجوباً۔

---

(۱) **فائدہ:** "نونِ تاکید" ثقیلہ وخفیفہ دونوں غیر عاملہ ہیں، تاکید فعل کے لیے۔ مضارع منفی بلا و منفی مَا میں قلیل آتے ہیں۔ جیسے: "مَا يَضْرِبَنَّ وَلَا يَضْرِبَنَّ" اور جحد میں تو بہت قلیل آتے ہیں۔ جیسے: "لَمْ يَعْلَمَنَّ"، امر اور نہی میں کثیر مستعمل ہیں، اور اسم میں کبھی کبھی ضرورتِ شعری کے لیے آتے ہیں۔

تشریح

اِس "قانون" کا نام ہے "ظرف" کا قانون۔ اِس کے لیے تین (۳) حکم ہیں۔ پہلے دو (۲) حکموں کے لیے دو، دو شرطیں ہیں کامل، تیسرے حکم کے لیے ایک شرط ہے۔ واضح ہو کہ: پہلے دو (۲) حکم صرف "ابواب ثلاثی مجرد" کے لیے ہیں۔

پہلا حکم: یہ ہے کہ: "اسمِ ظرف" کو "مَفْعِلٌ" کے وزن پر پڑھنا واجب ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: ہفت اَقسام میں باب صحیح، مہموز، اَجوف، مضارع "یَفْعِلُ" کے وزن پر ہو۔

اِحترازی مثال: "نَصَرَ، یَنْصُرُ"۔

اِتفاقی مثال: "صحیح" کی "ضَرَبَ، یَضْرِبُ" سے "مَضْرِبٌ" بروزن "مَفْعِلٌ"۔ "مہموز" کی "اَدَدَ، یَأْدِدُ" سے "مَأْدِدٌ"۔ "اجوف" کی "طَوَحَ، یَطْوِحُ" سے "مَطْوِحٌ"۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: ہفت اَقسام میں باب "مثال" کا ہو مطلقاً۔ (۱)

اِحترازی مثال: "ضَرَبَ، یَضْرِبُ" یہ باب "مثال" نہیں۔ **اِتفاقی مثال:** "وَعَدَ، یَعِدُ" سے "مَوْعِدٌ"۔

دوسرا حکم: یہ ہے کہ: "اسمِ ظرف" کو "مَفْعَلٌ" کے وزن پر پڑھنا واجب ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: ہفت اَقسام میں باب "صحیح، مہموز، اَجوف، مضارع" "یَفْعِلُ" کے وزن پر نہ ہو۔

اِحترازی مثال: "ضَرَبَ، یَضْرِبُ"۔

اِتفاقی مثال: "صحیح" کی "نَصَرَ، یَنْصُرُ" سے "مَنْصَرٌ"، "مہموز" کی "اَمَرَ، یَأْمُرُ" سے "مَأْمَرٌ"، "اَجوف" کی "قَالَ، یَقُوْلُ" سے "مَقْوَلٌ"۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: ہفت اَقسام میں باب "ناقص، لفیف، مضاعف" کا ہو مطلقاً۔ (۲)

اِحترازی مثال: "نَصَرَ، یَنْصُرُ"۔

اِتفاقی مثال: "ناقص" کی "دَعَا، یَدْعُوْ" سے "مَدْعًی" کہ اصل میں "مَدْعَوٌ" تھا۔ "لفیف" کی "وَقٰی، یَقِیْ" سے "مَوْقًی" کہ اصل میں "مَوْقَیٌ" تھا۔ "مضاعف" کی "مَدَّ، یَمُدُّ" سے "مَمَدٌّ" کہ اصل میں "مَمْدَدٌ" تھا۔

تیسرا حکم: یہ ہے کہ: "اسمِ ظرف" کو اُسی باب کے "اسم مفعول" کے وزن پر پڑھنا واجب ہے۔

شرط: یہ ہے کہ: شش اَقسام میں ثلاثی مجرد کا باب نہ ہو۔ اِحترازی مثال: "ضَرَبَ، یَضْرِبُ" یہ ثلاثی مجرد کا باب ہے۔

اِتفاقی مثال: "ثلاثی مزید کی "یُضَارِبُ" سے "مُضَارَبٌ"۔ رباعی کی "یُدَحْرِجُ" سے "مُدَحْرَجٌ"۔

---

(۱) مطلقاً کا مطلب یہ ہے کہ: "مثال واوی" مضارع مفتوح العین ہو خواہ مکسور العین خواہ مضموم العین۔ جیسے: "یَوْعِدُ" سے "مَوْعِدٌ"، "یَوْجَلُ" سے "مَوْجِلٌ"، "یَوْسُمُ" سے "مَوْسِمٌ"۔ باقی "مثال یائی" کی تفصیل "صحیح" کی طرح ہے عند المحققین۔

(۲) مطلقاً کا مطلب یہ ہے کہ: "ناقص واوی" ہو یا "یائی" بہرسہ حرکات عین کلمہ "مضارع"۔ "لفیف" بھی "مقرون" ہو یا "مفروق" بہرسہ حرکات عین کلمہ مضارع۔ مضاعف ثلاثی بہ ہرسہ حرکات "عین" کلمہ مضارع سے "ظرف" ہمیشہ بفتح "عین" آتا ہے۔ (تبیان، المطلوب، مجموعہ)

فائدہ: وجوبی قانون کے خلاف جو چیز اہل لغت سے سماعاً ثابت ہو اُس کو "شاذ" کہتے ہیں۔ "شاذ" کی تین (۳) قسمیں ہیں:

① مخالف قانون موافق استعمال۔ جیسے: "سَجَدَ، يَسْجُدُ، مَسْجِدٌ"۔

② موافق قانون مخالف استعمال۔ جیسے: "سَجَدَ، يَسْجُدُ، مَسْجَدٌ"۔

③ مخالف استعمال ومخالف قانون۔ جیسے: "سَجَدَ، يَسْجُدُ، مَسْجُدٌ"۔

پہلی قسم کا استعمال واجب، دوسری اور تیسری قسم کا ترک واجب ہے۔

قانون: ہر الف کہ حرکت ماقبلش مخالف شود آن را بوفق حرکت ماقبل بحرف علت بدل کنند وجوباً۔

تشریح

اس "قانون" کا نام ہے "ضُوْرِب، مَضَارِيْبُ" کا قانون۔ اس کے لیے ایک حکم اور دو (۲) شرطیں ہیں۔

حکم: یہ ہے کہ: "الف" کو موافق حرکت ماقبل کے حرف علت سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: "الف" ہو۔ احترازی مثال: "قَوْلٌ، بَيْعٌ"۔ یہاں "الف" نہیں۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: ماقبل کی حرکت اُس کے مخالف ہو۔ احترازی مثال: "قَالَ، بَاعَ"۔ یہاں حرکت ماقبل موافق ہے۔

اتفاقی مثال: "ضَارَبَ" سے "ضُوْرِبَ"۔ [1] "مِضْرَابٌ" سے "مَضَارِيْبُ، مُضَيْرِيْبٌ" [2]۔

قانون: ہر الف مقصورہ سیوم جا بدل از واو یا اصلی کہ امالہ کردہ نشود وقت بنا کردن تثنیہ وجمع مؤنث سالم آن را بواو مفتوحہ بدل کنند وجوباً وغیر اینہا را بیا وممدودہ اصلی را ثابت گزارند وتانیثی را بواو بدل کنند وجوباً ودر غیر ایشان ہر دو وجہ خواندن جائز است۔

تشریح

اس "قانون" کا نام ہے "الف مقصورہ والف ممدودہ" کا قانون۔ اس کے پڑھنے سے پہلے چند فوائد کا جاننا ضروری ہے۔

---

[1] "ضَارَبَ" جب اس سے "ماضی مجہول" بنائیں گے تو حرف اوّل کو ضمہ دیں گے تو اب "الف" کی ماقبل والی حرکت مخالف ہوگئی تو اُس "الف" کو موافق حرکت ماقبل یعنی "واو" سے تبدیل کر کے ماقبل کو کسرہ دے کر "ضُوْرِبَ" پڑھیں گے۔

[2] "مِضْرَابٌ" جب اس کی "جمع اقصیٰ وتصغیر" بنائیں گے تو "الف" کی حرکت ماقبل والی مخالف ہوگئی تو اُس "الف" کو موافق حرکت ماقبل حرف علت یعنی "یاء" سے تبدیل کر کے "مَضَارِيْبُ، مُضَيْرِيْبٌ" پڑھیں گے۔

فائدہ: "حَمْرَاءُ" یہ اصل میں دو (۲) "الف" تھے: ایک "تانیث" کا، دوسرا "مدصوت" کا۔ چونکہ دوسرا "الف" زائدہ کے بعد طرف میں واقع ہوا (بقانون دُعاءٌ) اس وجہ سے وہ "ہمزہ" سے بدل دیا گیا۔

فائدہ: وہ"الف" جو"اسمِ معرب" کے آخر میں آئے اُس کی دو(۲) قسمیں ہیں: ① مقصورہ۔ ② ممدودہ۔

① **مقصورہ:** وہ"الف" ہے جس کے بعد"ہمزہ" نہ ہو چاہے اَصلی ہو یا زائد یہ"الف" کھینچ کر نہیں پڑھا جاتا۔کبھی"الف" کی صورت میں لکھا جاتا ہے جیسے:"اَلْعَصَا"اور کبھی"یاء" کی صورت میں لکھا جاتا ہے۔جیسے:"مُوْسٰی ، حُبْلٰی"۔

② **ممدودہ:** وہ"الف" زائد ہے جس کے بعد"ہمزہ" ہو چاہے اَصلی ہو یا زائد یہ"الف" کھینچ کر پڑھا جاتا ہے۔جیسے:"قُرَّاءُ ، حَمْرَاءُ"۔"الف ممدودہ"اسم کے آخر میں تین(۳)قسم پر ہے:

① تانیثی وہ کلمہ جس میں"الف ممدودہ تانیثی"ہو،یعنی اُس میں تانیث والا معنی ہو۔جیسے:"حَمْرَاءُ"بمعنیٰ"سرخ عورت"۔

② اَصلی یعنی مقابلہ"لام" کلمہ کے غیر مبدل ہو۔جیسے:"قُرَّاءُ"۔

③ غیر اَصلی وہ ہے کہ"لام" کلمہ کے مقابلہ میں نہ ہو یا"لام" کلمہ کے مقابلہ میں ہو لیکن! کسی سے تبدیل شدہ ہو یا ایک کلمہ کو دوسرے کلمہ کے ہموزن کرنے کی خاطر بڑھایا گیا ہو۔جیسے:"عِلْبَاءُ ، ضُرَبَاءُ"۔"عِلْبَاءُ"میں"الف ممدودہ" زوائد الحاق میں سے ہے۔"قِرْطَاسٌ" کے ہموزن کرنے کی خاطر بڑھایا گیا ہے،اصل میں"عِلَبٌ"تھا۔

اِس"قانون"کے لیے پانچ(۵)حکم ہیں،دو(۲)حکم"الف مقصورہ"کے لیے تین(۳)حکم"الف ممدودہ"کے لیے۔

پہلا حکم: یہ ہے کہ:"الف مقصورہ"کو تثنیہ وجمع مؤنث سالم بناتے وقت"واؤ"مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے۔

اِس کے لیے شرطوں کی دو(۲)جماعتیں ہیں،ہر جماعت کے لیے دو،دو شرطیں ہیں۔

پہلی جماعت کی شرط اوّل:"الف مقصورہ"تیسری جگہ پر ہو۔**اِحترازی مثال:**"ضُرْبٰی"۔یہاں"الف"چوتھی جگہ پر ہے۔

شرط دوم:"الف مقصورہ"واؤ سے تبدیل شدہ ہو۔اِحترازی مثال:"رَحٰی"اصل میں"رَحَیَ"تھا،"الف"مقصورہ"یا" سے بدل ہے۔　اِتفاقی مثال:"عَصَا"سے"عَصَوَانِ ، عَصَوَاتٌ"۔

دوسری جماعت کی شرط اوّل:"الف مقصورہ"اَصلی ہو۔

اِحترازی مثال:"عَصَا"یہ"الف مقصورہ"بدل از"واؤ"ہے،"رَحٰی"یہ بدل از"یاء"ہے۔

شرط دوم: ایسا"الف مقصورہ"جس میں"اِمالہ"نہ ہو سکے۔① اِحترازی مثال:"بَلٰی"کیونکہ اِس میں"اِمالہ"ہو سکتا ہے۔

اِتفاقی مثال:"اِلٰی"(جب کسی کا نام رکھ دیں) سے"اِلَوَانِ ، اِلَوَاتٌ"۔

دوسرا حکم: یہ ہے کہ:"الف مقصورہ"کو"تثنیہ وجمع مؤنث سالم"بناتے وقت"یاء"سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

---

①"اِمالہ"کہتے ہیں"الف"کو"یاء"کی بو دے کر پڑھنا،نہ مکمل"الف"اَدا ہو نہ مکمل"یاء"اَدا ہو بلکہ درمیان میں ہی رہے،اور"فتح"ماقبل کو"کسرہ"کی بو دے کر پڑھنا، نہ مکمل"فتح"پڑھا جائے نہ مکمل"کسرہ"۔اِس طرح کی اَدائیگی کے لیے قراء حضرات کی جوتیاں سیدھی کرنی ہوں گی۔جیسے:"کِتَابٌ"سے"کِتِیْبٌ"۔"اِمالہ"فعل اور اسم معرب کی خصوصیات میں سے ہے۔البتہ! مبنیات کے صرف اُن چھ(۶)کلموں میں"اِمالہ"ہو سکتا ہے جب کہ یہ کسی کے"نام"ہوں"مَتٰی ، اَنَّا ، ذَا"یہ تین(۳)اسم ہیں۔"بَلٰی ، یَا ، لَا"یہ تین(۳)حرف ہیں۔

شرط: یہ ہے کہ: پہلے حکم کے دونوں جماعتوں کی شرطیں نہ پائی جائیں۔ **اِحترازی مثال:** "عَصَاء، اِلٰی"۔
اِتفاقی مثال : تیسری جگہ کی: "بلٰی" سے "بَلَیَانِ، بَلَیَاتٌ"۔ چوتھی جگہ کی: "ضُرْبٰی" سے "ضُرْبَیَانِ، ضُرْبَیَاتٌ"۔ پانچویں جگہ کی: "مُصْطَفٰی" سے "مُصْطَفَیَانِ، مُصْطَفَیَاتٌ"۔ چھٹی جگہ کی: "مُسْتَدْعٰی" سے "مُسْتَدْعَیَانِ، مُسْتَدْعَیَاتٌ" جب کہ یہ کسی کے "عَلَمْ" ہوں۔

تیسرا حکم: یہ ہے کہ: "الف ممدودہ" [1] کو "تثنیہ و جمع مؤنث سالم" بناتے وقت ثابت رکھنا واجب ہے۔
شرط: یہ ہے کہ: "الف ممدودہ" اصلی ہو یعنی مقابلہ "لام" کلمہ کے اور "واؤ" یا "یاء" سے بدل شدہ بھی نہ ہو۔
اِحترازی مثال: "حَمْرَاءُ" یہ تانیثی ہے۔ **اِتفاقی مثال:** "قُرَّاءٌ" سے "قُرَّاءَانِ، قُرَّاءَاتٌ"۔

چوتھا حکم: یہ ہے کہ: "الف ممدودہ" کو "تثنیہ و جمع مؤنث سالم" بناتے وقت "واؤ" مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے۔
شرط: یہ ہے کہ: "الف ممدودہ" تانیثی ہو۔ **اِحترازی مثال:** "قُرَّاءٌ" یہ اَصلی ہے۔
اِتفاقی مثال: "حَمْرَاءُ" سے "حَمْرَاوَانِ، حَمْرَاوَاتٌ"۔

پانچواں حکم: یہ ہے کہ: "الف ممدودہ" کو "تثنیہ و جمع مؤنث سالم" بناتے وقت دو (۲) وجہ پڑھنا جائز ہے یعنی ثابت رکھنا یا "واؤ" مفتوحہ سے تبدیل کرنا۔
شرط: یہ ہے کہ: سابقہ حکموں کی شرطیں نہ پائی جائیں یعنی اصلی و تانیثی نہ ہو۔ **اِحترازی مثال:** "قُرَّاءٌ، حَمْرَاءُ"۔
اِتفاقی مثال: برائے الحاق "عِلْبَاءٌ" سے "عِلْبَاآنِ، عِلْبَاآتٌ" یا "عِلْبَاوَانِ، عِلْبَاوَاتٌ"۔ برائے بدل از واؤ "کِسَاءٌ" (اصل میں کِسَاوٌ تھا) سے "کِسَاآنِ، کِسَاآتٌ یا کِسَاوَانِ، کِسَاوَاتٌ" برائے بدل از یاء "رِدَاءٌ" (اصل میں رِدَایٌ تھا) سے "رِدَاءَانِ، رِدَاءَاتٌ یا رِدَاوَانِ، رِدَاوَاتٌ" پڑھنا جائز ہے۔

قانون: ہر کلمہ حلقی العین کہ بر وزن فَعِل باشد سوائے اصل در آن سہ وجہ خواندن جائز است، چنانچہ در شَهِدَ، شَهْدَ، شِهْدَ، شِهِدَ و در فَخِذٌ، فَخْذٌ، فِخْذٌ، فِخِذٌ جائز است و اگر حلقی العین نباشد در فعل سوائے اصل یک وجہ و در اسم سوائے اصل دو وجہ خواندن جائز است، چنانچہ در عَلِمَ، عَلْمَ و در کَتِفٌ، کَتْفٌ، کِتْفٌ جائز است و در وزن فَعُلٌ، فَعْلٌ و در فِعِلٌ، فِعْلٌ اور فُعُلٌ، فُعْلٌ و در فُعْلٌ، فُعُلٌ خواندن جائز است۔

تشریح

اِس "قانون" کا نام ہے "حلقی العین" کا قانون۔ اس کے لیے تین (۳) حکم ہیں، پہلے دو حکموں کے لیے دو، دو شرطیں ہیں تیسرے حکم کے لیے ایک شرط۔

---

[1] امام سیبویہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک "الف ممدودہ" کی اصل "الف مقصورہ" ہے، جس کے "الف مقصورہ" سے پہلے "الف" زائد کر کے اُسی "الف مقصورہ" کو "ہمزہ" سے تبدیل کر دیا اور اِسے "ممدودہ" اِس لیے کہتے ہیں کہ: اِس سے پہلے "الف" اب کھینچ کر پڑھا جائے گا۔ جیسے: "حَمْرَاءُ، صَحْرَاءُ"۔

پہلا حکم: یہ ہے کہ: سوائے وزن اصلی کے تین (۳) وجہ پڑھنا جائز ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: "حلقی العین" ہو یعنی "عین" کلمہ حرفِ حلقی ہو۔ اِحترازی مثال: "عَلِمَ" یہ حلقی العین نہیں۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: کلمہ "فَعِلَ" کے وزن پر ہو۔ اِحترازی مثال: "سَئِلَ" یہ "فَعِلَ" کے وزن پر نہیں۔

اِتفاقی مثال: "شَهِدَ" سے "شَهْدَ، شِهْدَ، شِهِدَ۔ "فَخِذٌ" سے "فَخْذٌ، فِخْذٌ، فِخِذٌ"۔ ①

فائدہ: "فَعِلَ" کی صورت حقیقتاً ہو یا حکماً۔ حقیقتاً سے مراد یہ ہے کہ: حرف اَصلی کا لحاظ کر کے "فَعِلَ" کا وزن حاصل ہو۔ جیسے: "شَهِدَ، فَخِذٌ"۔ حکماً سے مراد یہ ہے کہ: حرفِ اَصلی اور زوائد کا اِعتبار کیے بغیر کسی بھی طور پر دو (۲) کلموں کو ملانے سے "فَعِلَ" کی شکل حاصل ہو جائے، تو "اسم، فعل" دونوں میں ایک اِضافی وجہ (سکون عین کلمہ) جائز ہے۔ پھر یہ وزن اِبتداء میں ہو۔ جیسے: "وَهِيَ" سے "وَهْيَ" یا اِنتہاء میں ہو۔ جیسے: "يَشْتَهِرُ" سے "يَشْتَهْرُ"۔۔۔ الخ، "مُشْتَهِرٌ" سے "مُشْتَهْرٌ"۔۔۔ الخ۔

دوسرا حکم: فعل میں سوائے اصل وزن کے ایک وجہ اور اسم میں سوائے اصل وزن کے دو (۲) وجہ پڑھنا جائز ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: کلمہ "حلقی العین" نہ ہو۔ اِحترازی مثال: "شَهِدَ" یہ "حلقی العین" ہے۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: کلمہ "فَعِلَ" کے وزن پر ہو حقیقتاً یا حکماً۔ اِحترازی مثال: "ضَرَبَ" یہ "فَعِلَ" کے وزن پر نہیں۔

اِتفاقی مثال: حقیقتاً "فعل" کی: "عَلِمَ" سے "عَلْمَ"۔ "يَكْتَسِبُ" سے "يَكْتَسْبُ"، اسم کی حقیقتاً: "كَتِفٌ" سے "كَتْفٌ، كِتْفٌ"، "مُكْتَسِبٌ" سے "مُكْتَسْبٌ، مُكْتِسْبٌ"۔

تیسرا حکم: یہ ہے کہ: سوائے اَصل کے اسم اور فعل میں ایک وجہ پڑھنا جائز ہے۔

شرط: یہ ہے کہ: اِن چاروں اَوزانوں میں سے کوئی وزن ہو۔ اِحترازی مثال: "فَخِذٌ"۔

اِتفاقی مثال اسم کی: ① "فَعُلٌ" سے "فَعْلٌ" جیسے "عَضُدٌ" سے "عَضْدٌ"۔ فعل کی مثال: "شَرُفَ" سے "شَرْفَ"۔

② "فِعِلٌ" سے "فِعْلٌ" جیسے "إِبِلٌ" سے "إِبْلٌ"۔ ③ "فُعُلٌ" سے "فُعْلٌ" جیسے "عُنُقٌ" سے "عُنْقٌ"، "رُسُلٌ" سے "رُسْلٌ"۔

④ "فُعِلَ" سے "فُعْلَ" جیسے "قُفِلَ" سے "قُفْلَ"۔

شکل "فَعُلَ" کی اَمثلہ: "وَضُرِبَ" سے "وَضْرِبَ"، "وَهُوَ" سے "وَهْوَ"۔

فائدہ: "لَيِسَ" میں یہ قانون وجوبی جاری ہوا ہے، اِس لیے کہ اس کو "لَيْسَ" پڑھنا واجب ہے۔ قرآن کریم میں "بِئْسَ" اور "فَنِعِمَّاهِيَ" میں بھی یہی قانون جاری ہوا ہے وجوباً۔

---

① "لامِ اَمر" پر جب "واوٴ یا فاء یا ثُمَّ" داخل ہو جاتے ہیں وہاں "فَعِلَ" کی صورت بن جاتی ہے اِس لیے "لام" کو ساکن کر کے پڑھتے ہیں۔ جیسے: "وَلْيَحْكُمْ، فَلْيَحْكُمْ، ثُمَّ لْيَحْكُمْ" جو اصل میں "وَلِيَحْكُمْ، فَلِيَحْكُمْ، ثُمَّ لِيَحْكُمْ" تھے۔

قانون: ہر باب کہ ماضی او مکسور العینؔ ومضارع او مفتوح العینؔ باشد یا دراوّل ماضی او ہمزہ وصلی یا تائے زائدہ مطردہ باشد در مضارع معلوم او غیر اہل حجاز حرف اَتَیْنَ را بغیر یائے حرکت کسرہ می دھند جواز اُو در اَبٰی، یَابٰی یارا نیز۔

تشریح

اِس "قانون" کا نام ہے "اِعْلَمُ، تِعْلَمُ، نِعْلَمُ" کا قانون۔ اِس کے لیے ایک حکم اور تین (۳) شرطیں ہیں کامل۔

حکم: یہ ہے کہ: "مضارع معلوم" میں تمام حرف "اَتَیْنَ" کو لغت اہل حجاز میں حرکت کسرہ دینا جائز ہے اور غیر اھل حجاز کی لغت میں "یاءؔ" کے سوا باقی تینوں حرف "اَتَیْنَ" کو حرکت کسرہ کی دینا جائز ہے، مگر! "اَبٰی، یِاْبٰی" شاذ ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: ایسا باب ہو جس کا "ماضی" مکسور العینؔ اور "مضارع" مفتوح العینؔ ہو۔

اِحترازی مثال: "ضَرَبَ، یَضْرِبُ" یہاں "ماضی" مفتوح العینؔ اور "مضارع" مکسور العینؔ ہے۔

اِتفاقی مثال: "عَلِمَ، یَعْلَمُ"۔ "تَعْلَمُ" سے "تِعْلَمُ"، "أَعْلَمُ" سے "اِعْلَمُ"۔ "نَعْلَمُ" سے "نِعْلَمُ"۔

دوسری شرط: ایسا باب ہو جس کے ماضی کی شروع میں ہمزہ وصلیؔ ہو۔ اِحترازی مثال: "اَکْرَمَ" یہ ہمزہ قطعی ہے۔

اِتفاقی مثال: "اِکْتَسَبَ۔ "تَکْتَسِبُ" سے "تِکْتَسِبُ"، "اَکْتَسِبُ" سے "اِکْتَسِبُ"، "نَکْتَسِبُ" سے "نِکْتَسِبُ"۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ: ایسا باب ہو جس کے "ماضی" کی اِبتداء میں تائے زائدہ مطردہ ہو۔ [1]

اِحترازی مثال: "صَرَّفَ" یہاں تائے زائد نہیں۔

اِتفاقی مثال: "تَصَرَّفَ، یَتَصَرَّفُ" "تَتَصَرَّفُ" سے "تِتَصَرَّفُ"، "اَتَصَرَّفُ" سے "اِتَصَرَّفُ"، "نَتَصَرَّفُ" سے "نِتَصَرَّفُ"۔

فَائِدَة: "اَبٰی، یِاْبٰی" میں خلاف قیاس تمام لغات میں تمام حرف اَتَیْنَ کو حرکت کسرہ دینا جائز ہے۔

تفصیل: "اَبٰی، یِاْبٰی" تین (۳) لحاظ سے "شاذ ہے:

① ایک تو اِس وجہ سے شاذ ہے کہ: "فَعِلَ، یَفْعَلُ" کے باب سے نہ ہونے کے باوجود اس میں قانون جاری ہوا ہے۔

② دوسرا اِس وجہ سے شاذ ہے کہ: غیر اھل حجاز کے نزدیک "یاءؔ" میں قانون جاری نہیں ہوتا مگر! "اَبٰی، یِاْبٰی" کی "یاءؔ" میں قانون جاری ہوا ہے اور اِس لحاظ سے شاذ ہونا صرف غیر اھل حجاز کے نزدیک ہے اھل حجاز کے نزدیک شاذ نہیں ہے۔

③ تیسرا اِس وجہ سے شاذ ہے کہ: "مَنَعَ، یَمْنَعُ" سے ہونے کے باوجود نہ "عینؔ" کلمہ میں حرف حلقی ہے نہ "لامؔ" کلمہ میں حرف حلقی ہے۔

---

[1] "تائے زائدہ مطردہ" اُس "تاءؔ" کو کہتے ہیں جو باب کے تمام صیغوں میں پائی جائے اور یہ مجرد باب سے مزید بناتے وقت قیاساً بڑھایا جاتا ہے۔ ایسے ابواب پانچ (۵) ہیں: ① اِفْتِعَال۔ ② اِسْتِفْعَال۔ ③ تَفَعُّل۔ ④ تَفَاعُل۔ ⑤ تَفَعْلُل۔ البتہ! "اِفْتِعَال" اور "اِسْتِفْعَال" میں "تائے زائدہ مطردہ" ماضی کے درمیان کلمہ میں آتی ہے اور باقی تین (۳) ابواب میں "ماضی" کی شروع میں آتی ہے۔

قانون: ہر حرف علت کہ واقع شود بعد از الف مَفاعِل آن را بہ ہمزہ بدل می کنند وجوباً زائدہ را مطلقاً و اَصلی را بشرط تقدم حرف علت بر الف مَفاعِل۔

تشریح

اِس" قانون" کا نام ہے" شَرائِفُ " کا قانون۔ اِس کے لیے ایک حکم ہے۔"حرف علت" اصلی ہو تو اُس کے لیے تین (۳) شرطیں ہیں اور اگر زائد ہو تو اِس کے لیے دو (۲) شرطیں ہیں۔ اِس کے پڑھنے سے پہلے ایک فائدہ کا جاننا ضروری ہے۔

فَائِدَہ: وزن تین (۳) قسم کے ہوتے ہیں: ① صرفی۔ ② صوری۔ ③ عروضی۔

① **صرفی:** وہ ہے جس میں" تعداد حرف، حرکات، سکنات، اصل، زائد" کا اعتبار ہو یعنی حروفِ اَصلی مقابلہ حروفِ اَصلیہ کے زائد مقابلہ زائد کے، حرکت مقابلہ حرکت کے، ساکن مقابلہ ساکن کے ہو۔ جیسے:" شَرائِفُ " بروزن" فَعَائِلُ "۔

② **صوری:** وہ ہے جس میں" تعداد حروف، حرکات، سکنات" کا اِعتبار ہو" اصل وزائد" کا اعتبار نہ ہو۔ جیسے:" شَرائِفُ " بروزن" مَفاعِلُ "۔

③ **عروضی:** وہ ہے جس میں" تعداد حروف" کا اعتبار ہو، ساکن، مقابل ساکن، متحرک مقابل متحرک ہو لیکن! بعینہٖ وہی حرکت نہ ہو جو موزون میں ہے۔ جیسے:" شَرِیْفٌ " بروزن" فُعُوْلٌ " موزون میں حرف اوّل پر حرکت فتحہ ہے اور وزن میں حرکت ضمہ ہے۔

حکم: یہ ہے کہ:" حرف علت" کو" ہمزہ" سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

حرف علت زائد کی پہلی شرط: یہ ہے کہ: حرفِ علت" الف" کے بعد ہوں۔

اِحترازی مثال:" قَوْلٌ، بَیْعٌ"۔ یہاں" الف" کے بعد نہیں۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ" الف مَفاعِل" کے بعد ہو۔

اِحترازی مثال:" اَوَاعِدُ، اَیَاسِرُ"۔ یہاں حرف علت" الف مَفاعِل" سے پہلے ہے۔

اِتفاقی مثال:" شَرَایِفُ، عَجَاوِزُ، رَسَاِلُ " سے" شَرَائِفُ، عَجَائِزُ، رَسَائِلُ " پڑھنا واجب ہے حرف علت مفرد میں زائد ہو تو مطلقاً یعنی" الف مَفاعِل" سے پہلے حرف علت ہو یا نہ ہو تو اُسے" ہمزہ" سے تبدیل کیا جائے گا۔ [1]

---

[1] مثال حرف علت زائدہ واقع ہو مفرد میں بعد" الف مَفاعِل" و قبل " الف مَفاعِل" بھی حرف علت ہو جیسے:" طَوَاوِقُ " سے" طَوَائِقُ " جمع" طُوْوُقَةٌ"۔" طَوَایِلُ " سے" طَوَائِلُ " جمع" طَوِیْلَةٌ"۔" حَوَاِلُ " سے" حَوَائِلُ " جمع" حَوَالَةٌ"۔

سوال " جَدَاوِلُ " میں حرف علت بعد" الف مَفاعِل" ہے اِس حرف علت کو" ہمزہ" سے کیوں نہیں بدلا؟

جواب ہم نے کہا: حرفِ علت زائد ہو یہ اَصلی کے حکم میں ہے۔ یہ" جَعَافِرُ " سے ملحق ہے۔

سوال " طَوَاوِیْسُ " میں حرف علت" الف مَفاعِل" کے بعد ہے" ہمزہ" سے تبدیل کیوں نہیں کیا؟

جواب ہم نے کہا حرف علت" الف مَفاعِل" کے بعد ہو یہ" الف مَفاعِیْل" کے بعد ہے۔

حرف علت اُصلی کی پہلی شرط: یہ ہے کہ: حرف علت "الف" کے بعد ہو۔ اِحترازی مثال: "قَوْلٌ، بَیْعٌ"۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: "الف مَفاعِل" کے بعد ہو۔ اِحترازی مثال: "اَوَاعِدُ، اَیَاسِرُ"۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ: "الف مَفاعِل" سے پہلے بھی حرف علت کا ہو۔

اِحترازی مثال: "مَقَاوِلُ، مَبَایِعُ" یہاں "الف مَفاعِلُ" سے پہلے حرف علت نہیں۔

اِتفاقی مثال: "قَوَاوِلُ، بَوَایِعُ" سے "قَوَائِلُ، بَوَائِعُ" پڑھنا واجب ہے۔ "الف" کی مثال نہیں کیونکہ "الف" اصلی ہوتا ہی نہیں۔

فائدہ: وزن نکالتے وقت "صرفی" وزن اِستعمال ہوتا ہے۔ زیرِ بحث قانون کی شرطوں میں "وزن صوری" اِستعمال ہوتا ہے باقی "عروضی" کہیں بھی اِستعمال نہیں ہوتا ہے نہ وزن نکالتے وقت، نہ زیر بحث قانون کی شرطوں میں۔

فائدہ: قانون میں "الف مَفاعِل" سے مراد "مَفاعِلُ" کے وزن صوری پر آنے والا "الف" ہے۔

فائدہ: "مُصِیبَةٌ" کی جمع "مَصَائِبُ" اور "مَعِیشَةٌ" کی جمع "مَعَائِشُ" شاذ ہیں، اِس لیے کہ اِن دونوں مفرد کلمات میں "یائے" مدّہ اصلی ہے زائدہ نہیں ہے۔ باقی! "مَعِیشَةٌ" کی جمع میں افصح یہی ہے کہ: وہ موافق قانون "مَعَایِشُ" پڑھی جائے۔ جیسے کہ قرآن مجید میں مذکور ہے: "وَ جَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ" (الحجر، آیت: ۲۰)۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قوانین ثلاثی مزید فیہ

قانون: ہر ہمزۂ زائدہ کہ واقع شود در اوّل کلمہ وصلی باشد یا قطعی حکم وصلی اینکہ در درج کلام و بمتحرک شدن مابعد بیفتد و حکم قطعی عکس این است ہمزۂ قطعی نہ قسم است: ہمزۂ باب اِفْعَال و واحد متکلم و اسم تفضیل و جمع و اَعلام و بناء و فعل تعجب و اِستفہام و نداو ما سوائے اِیشان وصلی اَند۔

تشریح

اِس" قانون" کا نام ہے"ہمزۂ وصلی قطعی" کا قانون۔ اِس کے لیے دو(۲) حکم ہیں پہلے حکم کے لیے دو(۲) شرطیں کامل ہیں دوسرے حکم کے لیے ایک شرط ہے۔

فائدہ: جو"ہمزہ" اوّل کلمہ میں زائد ہوگا اُس کی دو(۲) قسمیں ہیں: ① ہمزۂ وصلی۔ ② ہمزۂ قطعی۔

① **ہمزۂ وصلی:** وہ ہے جو درمیان میں آکر گرجائے، اپنے مابعد کو اپنے ماقبل سے ملائے۔اور"ہمزۂ وصلی" ضرورت لفظی کی خاطر لایا جاتا ہے، بعد از ضرورت قرأت میں حذف ہوجاتا ہے۔"ہمزۂ وصلی" اصل میں مبنی بر کسرہ ہوتا ہے۔جیسے:"اِضْرِبْ"اور کہیں کہیں عین کلمہ کی مناسبت سے"ہمزۂ وصلی" مضمومہ بھی آتا ہے۔جیسے:"اُنْصُرْ"اور کہیں کہیں ثقل سے بچنے کے لیے"ہمزۂ وصلی" مفتوحہ بھی آتا ہے۔جیسے:"اَلْحَمْدُ"۔

② **ہمزۂ قطعی:** وہ ہے جو درمیان میں آکر نہ گرے اور ضرورتِ معنوی کی خاطر لایا گیا ہو۔

پہلا حکم: یہ ہے کہ:"ہمزۂ وصلی" کو حذف کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ:"ہمزۂ وصلی" درج کلام میں واقع ہو۔احترازی مثال:"اِضْرِبْ" یہاں"ہمزہ" اِبتدائے کلام میں ہے۔

اِتفاقی مثال:"اِضْرِبْ" سے"فَاضْرِبْ"۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ:"ہمزۂ وصلی" کا مابعد متحرک ہو۔ احترازی مثال:"اِضْرِبْ" یہاں متحرک نہیں۔

اِتفاقی مثال:"سَلْ" کہ اصل میں"اِسْئَلْ" تھا۔①

دوسرا حکم: یہ ہے کہ:"ہمزۂ قطعی" کو ثابت رکھنا واجب ہے۔

شرط: یہ ہے کہ:"ہمزۂ قطعی" ہو۔ احترازی مثال:"اِضْرِبْ" یہ وصلی ہے۔

① "اِسْئَلْ" بقانون"یَسَلُ اِسَلْ" ہوا، بقانون زیر بحث"سَلْ" ہوا۔

اِتفاقی مثال: "ہمزہ" بابِ اِفعال کی جیسے: ① "اَکْرَمَ" ۔ "واحد متکلم" کی جیسے: "اَضْرِبُ" ۔ "اسم تفضیل" کی جیسے: "اَضْرَبُ" ۔ "ہمزہ" جمع کی جیسے: "اَشْرَافٌ" ۔ "ہمزہ" اعلام کی جیسے: "اِسْمَاعِیْلُ" ۔ "ہمزہ" بنا جیسے: ② "اِنَّ، اَنَّ" ۔ "ہمزہ" فعل تعجب جیسے: "مَا اَضْرَبَهٗ" ۔ "ہمزہ" اِستفہام جیسے "ءَاَنْذَرْتَهُمْ" ۔ "ہمزہ" نداء جیسے: "ءَعَبْدَاللّٰهِ" ۔صفت مشبہ کا "ہمزہ" جیسے: "اَحْوَلُ، اَسْوَدُ"، اسم جل جلالہ کا "ہمزہ" جب کہ اُس پر "حرفِ نداء" داخل ہو جیسے: "یَااَللّٰهُ" ۔ اسماء کا "ہمزہ" جیسے: "اِبْرِیْقٌ" (لوٹا) "اِبْرِیْسَمٌ" (ریشم) "ہمزہ" کا مابعد متحرک اور درج کلام ہو۔ جیسے: "وَاَعِدُّوْا" اصل میں "وَاَعْدِدُوْا" تھا۔

فَائِدَہ: جہاں "ہمزہ وصلی" کی پہلی شرط پائی جائے گی وہاں "ہمزہ" قرائۃً حذف ہوگا کتابۃً باقی رہے گا۔ جیسے: "وَاعْلَمُوْا" ۔ اور جہاں دوسری شرط پائی جائے گی وہاں "ہمزہ" قرائۃً کتابۃً دونوں میں حذف ہوگا۔ جیسے: "سَلْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ" ۔

فَائِدَہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ جب ① پوری لکھی جائے اور ② اُس کا متعلق کلام میں ذکر نہ کیا جائے تو "اِسْم" کا "ہمزہ" کتابۃً حذف کرنا کثرتِ اِستعمال کی وجہ سے واجب ہے۔ اور اگر ① صرف "بِاسْمِ اللّٰهِ" یا "بِاسْمِ الرَّحْمٰنِ" اور ② "اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ، اَبْتَدِءُ بِاسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" میں ہو تو "ہمزہ" حذف نہیں ہوگا۔

> **قانون:** ہر باب کہ ماضی او چہار حرفی باشد در مضارع معلوم او حرف اَتَیْنَ را حرکت ضمہ می دہند وجوباً۔

تشریح

اِس "قانون" کا نام ہے "یُکْرِمُ، یُصَرِّفُ" کا قانون، اِس کے لیے ایک حکم اور ایک شرط ہے۔

حکم: یہ ہے کہ: "مضارع معلوم" میں حرفِ اَتَیْنَ کو حرکت ضمہ کی دینا واجب ہے۔

شرط: یہ ہے کہ: ایسا باب ہو جس کے "ماضی" میں صرف چار (۴) حرف ہوں۔

اِحترازی مثال: "ضَرَبَ" یہ تین (۳) حرف ہیں "اِكْتَسَبَ" یہ پانچ (۵) حروف ہیں۔

اِتفاقی مثال: "اَکْرَمَ، صَرَّفَ" سے "یُکْرِمُ، یُصَرِّفُ" ۔

---

① بابِ اِفعال یعنی خواہ مصدر ہو، خواہ ماضی، خواہ امر۔

② "ہمزہ" بناوہ کلمہ جہاں "ہمزہ" ہے وہ مبنی ہو، اگر "ہمزہ" کو حذف کر دیا جائے تو کلمہ کا معنی فاسد ہو جائے۔ جیسے: "اِنَّ، اَنَّ، اَنَا، اَنْتَ۔۔۔ الخ" ۔

ملاحظہ: اگر کسی "اسم یا فعل" کو اسم عَلَم بنایا جائے تو اُس کے شروع میں آنے والا "ہمزہ" وصلی وجوباً "ہمزہ" قطعی ہو جاتا ہے۔ جیسے: "اَلْاِکْتِسَابُ، وَاِحْتِشَامُ الْحَقِّ وَاِسْتَبْرَقٌ" باقی "اِثْنَانِ، اِثْنَتَانِ" کا "ہمزہ وصلی" ہے درج کلام میں ساقط ہو جاتا ہے۔ البتہ! "اَلْاِثْنَیْنِ" جب پیر کے دن کا "اسمِ علم" بن جاتا ہے تو اُس کا "ہمزہ" ضابطے کے مطابق قطعی ہو جاتا ہے۔

قانون: ہر باب کہ دراوّل ماضی او تائے زائدہ مطردہ باشد در مضارع معلوم او ماقبل آخر را بر حال خودمی دارند و جوباً واگر تائے زائدہ مطردہ نباشد کسرہ می دہند سوائے ابواب ثلاثی مجرد۔

تشریح

اِس "قانون" کا نام ہے "یُکرِمُ، یَتَصَرَّفُ" کا قانون۔ اِس کے لیے دو(۲) حکم ہیں ہر حکم کے لیے ایک ایک شرط ہے۔

پہلا حکم: یہ ہے کہ: "مضارع معلوم" میں ماقبل آخر کو اپنے حال پر چھوڑنا واجب ہے۔

شرط: یہ ہے کہ: ایسا باب ہو کہ اُس کی "ماضی" کے اوّل میں "تائے زائدہ مطردہ" ہو۔ [1]

اِحترازی مثال: "اَکرَمَ" یہاں "تآء" نہیں۔ "اِکتَسَبَ" یہاں "تآء زائدہ ہے، لیکن! شروع میں نہیں ہے۔

اِتفاقی مثال: "تَصَرَّفَ، تَضَارَبَ" سے "یَتَصَرَّفُ، یَتَضَارَبُ"۔

دوسرا حکم: یہ ہے کہ: "مضارع معلوم" میں ماقبل آخر کو کسرہ دینا واجب ہے۔

شرط: یہ ہے کہ: ایسا باب ہو جس کے "ماضی" کے اوّل میں "تآء زائدہ مطردہ" نہ ہو۔ [2]

اِحترازی مثال: "تَصَرَّفَ" یہاں "تآء زائدہ" ہے۔

اِتفاقی مثال: "اَکرَمَ، صَرَّفَ، دَحرَجَ، اِکتَسَبَ" سے "یُکرِمُ، یُصَرِّفُ، یُدَحرِجُ، یَکتَسِبُ"۔

قانون: ہر تائے مضارعۃ کہ داخل شود بر تائے تَفَعُّل یا تَفَاعُل یا تَفَعْلُل در مضارع معلوم او حذف یکے جائز است۔

تشریح

اِس "قانون" کا نام ہے "تَتَصَرَّفُ، تَتَضَارَبُ، تَتَدَحرَجُ" کا قانون۔ اِس کے لیے ایک حکم اور ایک شرط ہے۔

حکم: یہ ہے کہ: "مضارع معلوم" میں دو(۲) تاؤں میں سے ایک کا حذف کرنا جائز ہے۔

شرط: یہ ہے کہ: "تآء مضارعہ" داخل ہو "تائے زائدہ مطردہ" پر۔

اِحترازی مثال: "تَترُكُ"۔ یہاں "تائے مضارعہ، تائے زائدہ" پر داخل نہیں۔

---

[1] یہاں "تائے زائدہ مطردہ" سے وہ "تآء" مراد ہے جو "ماضی" کے شروع کلمہ میں آئے۔

[2] یہ قانون "ثلاثی مجرد" کے ابواب کے لیے نہیں کیونکہ "ثلاثی مجرد" کے ابواب سماع پر موقوف ہیں یعنی عرب والے جہاں کسرہ دیں گے ماقبل آخر کو تو وہاں سماعاً کسرہ ہی پڑھا جائے گا۔

اِتفاقی مثال: "تَتَصَرَّفُ، تَتَضَارَبُ، تَتَدَحْرَجُ" سے "تَصَرَّفُ، تَضَارَبُ، تَدَحْرَجُ"۔ ①

ملحوظہ: پہلی "تاء" کو حذف کریں یا دوسری کو کلمہ کا وزن ایک ہی رہے گا۔

قانون: ہر واؤ و یاء غیر بدل از ہمزہ کہ واقع شود مقابلہ فاء کلمہ باب اِفْتِعَال یا تَفَعُّل یا تَفَاعُل آن را تاء کردہ در تاء ادغام می کنند و جوباً برا کثر لغت اہل حجاز در اِفْتِعَال و بر بعض لغت اہل حجاز در تفعُّل و تفاعُل مگر اِتَّخَذَ، یَتَّخِذُ شاذ است۔

تشریح

اس "قانون" کا نام ہے "اِتَّقَدَ، اِتَّسَرَ" کا قانون۔ اس کے لیے دو (۲) حکم ہیں، ہر حکم کے لیے تین، تین شرطیں ہیں۔

پہلا حکم: یہ ہے کہ: "واؤ" اور "یاء" کو "تاء" کرنا اور "تاء" کو "تاء" میں اِدغام کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: "واؤ" اور "یاء" ہوں۔ احترازی مثال: "اِجْتَهَدَ، اِكْتَسَبَ" یہاں "واؤ" اور "یاء" نہیں ہیں۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: "واؤ" اور "یاء" ہمزہ سے تبدیل شدہ نہ ہوں۔

احترازی مثال: "اِیْتَمَرَ، اُوْتُمِرَ" اصل میں "اِئْتَمَرَ، اُؤْتُمِرَ" تھے۔ یہاں "واؤ" اور "یاء" ہمزہ سے بدل شدہ ہیں۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ: مقابلہ "فاء" کلمہ باب اِفْتِعَال کے ہوں۔

احترازی مثال: "اِجْتَوَبَ، اِخْتَيَرَ"۔ یہاں "عین" کلمہ کے مقابلہ میں ہیں۔

اِتفاقی مثال: "اِتَّقَدَ، اِتَّسَرَ" جو کہ اصل میں "اِوْتَقَدَ، اِيْتَسَرَ" تھے۔ ②

---

① اِمام سیبویہ رحمۃ اللہ علیہ و بصریین کے نزدیک "تائے" ثانیہ کو حذف کرنا جائز ہے کیونکہ پہلی "تاء" علامتِ مضارع ہے۔ "وَالْعَلَامَةُ لَا تُحْذَفُ"۔ ابن ہشام و کوفیوں کے نزدیک پہلی "تاء" کو حذف کرنا جائز ہے کیونکہ "تائے" ثانیہ علامتِ باب ہے اور رعایتِ باب اَولی ہے۔ اس مسئلہ میں علماء دو (۲) گروہوں میں تقسیم نظر آتے ہیں۔

سوال دو (۲) تاؤں میں سے ایک کو حذف کرنے کی وجہ کیا ہے؟

جواب دو (۲) "تاء" زائدہ کے اِبتداء کلام میں جمع ہونے سے ثقل پیدا ہوتا ہے تو اُس ثقل سے بچنے کی خاطر ایک کو حذف کرتے ہیں۔

سوال یہی وجہ تو "مضارع مجہول" میں بھی ہے تو وہاں حذف کیوں نہیں کرتے ہیں؟

جواب اگر "مضارع مجہول" تَفَعُّل میں "تائے" ثانیہ کو حذف کرتے ہیں تو بابِ تَفْعِيل کے "مضارع مجہول" سے اِلتباس ہوجاتا ہے۔ اگر بابِ تَفَاعُل میں "تائے" ثانیہ کو حذف کرتے ہیں تو بابِ مُفَاعَلَة کے "مضارع مجہول" سے اِلتباس ہوجاتا ہے۔ اگر بابِ تَفَعْلُل میں "تائے" ثانیہ کو حذف کرتے ہیں تو بابِ فَعْلَلَة کے "مضارع مجہول" سے اِلتباس ہوجاتا ہے۔ اگر پہلے "تاء" کو حذف کرتے ہیں تو اِنہی ابواب کے "مضارع معلوم" محذوف التاء سے اِلتباس ہوجاتا ہے۔

② "اِتَّقَدَ، اِتَّسَرَ" اصل میں "اِوْتَقَدَ، اِيْتَسَرَ" تھے، "واؤ" اور "یاء" کو "تاء" کیا، "اِتْتَقَدَ، اِتْتَسَرَ" ہوئے بعدہٗ "تاء" کو "تاء" میں اِدغام کیا تو "اِتَّقَدَ، اِتَّسَرَ" ہوئے۔ یہ لغت فصیحہ ہونے کی وجہ سے درجہ وجوب کو پہنچی ہوئی ہے۔

ملحوظہ: "اِوْتَقَدَ" کو بقانون "مِیْعَادٌ" "یاء" نہیں کیا گیا کیونکہ کسرہ ماقبل معرض زوال میں اور "واؤ" کی "تاء" کے ساتھ قریب المخرج ہونے کی علت قوی ہے، لہٰذا! راجح پایا گیا اور ہمارا قانون "مِیْعَادٌ" کا توہّم دور ہوگیا۔

دوسرا حکم: یہ ہے کہ: "واؤ" اور "یاء" کو "تاء" کرنا جائز اور "تاء" کو "تاء" میں ادغام کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: "واؤ" اور "یاء" ہوں۔ اِحترازی مثال: "تَضرَّب، تَضارَب" یہاں "واؤ" اور "یاء" نہیں ہیں۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: "واؤ" اور "یاء" ہمزہ سے تبدیل شدہ نہ ہوں۔

اِحترازی مثال: "تُوُدِّب، تُوُوْدِب" اصل میں "تُؤُدِّب، تُؤُوْدِب" تھے۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ: مقابلہ "فاء" کلمہ بابِ تَفعُّل یا تَفاعُل کے ہوں۔

اِحترازی مثال: "تَقوَّل، تَخیَّر، تَقاوَل، تَبایَعَ"۔ یہاں مقابلہ "عین" کلمہ کے ہیں۔

اِتفاقی مثال: ① "تَوَعَّدَ، تَیَسَّرَ" سے "اِتَّعَدَ، اِتَّسَرَ"، "تَواعَدَ، تَیاسَرَ" سے "اِتَّاعَدَ، اِتَّاسَرَ"۔

فائدہ: "اِتَّخَذَ، یَتَّخِذُ" شاذ ہے، یہ شاذ ہونا اُس صورت میں ہے جب کہ یہ "اَخَذَ" مہموز الفاء سے ماخوذ تسلیم کیا جائے۔ اس کی وضاحت اِس طرح ہے کہ: "اِتَّخَذَ" میں تین (۳) اَقوال ہیں: ① "اِتَّخَذَ" اصل میں "اِئْتَخَذَ" مہموز الفاء تھا۔ ② "اِتَّخَذَ" اصل میں "اِوْتَخَذَ" مثال واوی تھا۔ ③ "اِتَّخَذَ" اصل میں "اِتْتَخَذَ" صحیح تھا۔

راجح قول یہی تیسرا ہے عند جمہور العلماء۔

> **قانون:** اگر یکے از سین شین کہ واقع شود مقابلہ فاء کلمہ بابِ اِفْتِعال تائے وے را جنس فاء کلمہ کردہ جوازاً جنس را در جنس اِدغام می کنند وجوباً۔

تشریح

اِس "قانون" کا نام ہے "اِسَّمَعَ، اِشَّبَهَ" کا قانون۔ اس کے لیے ایک حکم دو (۲) شرطیں ہیں۔

حکم: یہ ہے کہ: "تائے اِفْتِعال" کو "فاء" کلمہ کی جنس کرنا جائز اور جنس کو جنس میں اِدغام کرنا "بقانون متجانسین" واجب ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: "سین، شین" ہوں۔ اِحترازی مثال: "اِجْتَهَدَ"۔ یہاں "سین، شین" نہیں۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: "سین، شین" مقابلہ "فاء" کلمہ بابِ اِفْتِعال کے ہوں۔ اِحترازی مثال: "سَمِعَ، شَبِهَ"۔

---

① **مثال تَفاعُل:** "اِتَّاعَدَ، اِتَّاسَرَ" اصل میں "تَواعَدَ، تَیاسَرَ" تھے، "واؤ" اور "یاء" کو "تاء" کیا تو "تَتاعَدَ، تَتاسَرَ" ہوئے بعدہٗ "تاء" کو "تاء" میں ادغام کیا تو اِبتداء بسکون محال ہونے کی وجہ سے "ہمزہ وصلی" لائے تو "اِتَّاعَدَ، اِتَّاسَرَ" ہوئے۔

مثال تَفعُّل: "اِتَّعَدَ، اِتَّسَرَ" اصل میں "تَوَعَّدَ، تَیَسَّرَ" تھے۔ "واؤ" اور "یاء" کو "تاء" کیا "تَتَعَّدَ، تَتَسَّرَ" ہوئے بعدہٗ "تاء" کو "تاء" میں اِدغام کیا تو اِبتدا میں "ہمزہ وصلی" لائے "اِتَّعَدَ، اِتَّسَرَ" ہوئے۔

فائدہ: "ہمزہ وصلی" وہاں لائیں گے جہاں اِبتداء بالسکون محال ہو جیسے اَمثلہ بالا میں، اور جہاں اِبتداء بالسکون محال نہ ہو وہاں "ہمزہ وصلی" نہیں لائیں گے۔ جیسے: "یَتَواعَدُ، یَتَوَعَّدُ" سے "یَتَّاعَدُ، یَتَّعَدُ" یہ لغت بالکل شاذ اور بالکل قلیل ہے۔

اتفاقی مثال: "اِستَمَعَ ،اِشتَبَهَ" سے "اِسَّمَعَ ،اِشَّبَهَ"۔ (۱)

قانون: اگر یکے از صادؔ، ضادؔ وطاءؔ وظاءؔ کہ واقع شود مقابلہ فاءؔ کلمہ بابِ اِفتِعال تاءؔ ویرا طا کنند وجوباً پس اگر مقابلہ فاءؔ کلمہ طاء است اِدغام واجب است، اگر ظاء است اِظہار و اِدغام دوطرفہ یعنی طاءؔ را ظاءؔ کردن وعکس او جائز است، اگر صادؔ ضادؔ باشد اِظہار واِدغام یک طرفہ یعنی طاءؔ را صادؔ ضادؔ کردن جائز است نہ عکس او۔

تشریح

اِس "قانون" کا نام ہے "اِطَّلَعَ ،اِظَّلَمَ" کا قانون، اِس کے لیے چار (۴) حکم ہیں ایک حکم عمومی، تین (۳) حکم خصوصی۔ ہر حکم کے لیے دو، دو شرطیں ہیں۔

پہلا حکم: یہ ہے کہ: "تاءِ اِفتِعال" کو "طاءؔ" کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: "صادؔ، ضادؔ، طاءؔ، ظاءؔ" میں سے کوئی حرف ہو۔

اِحترازی مثال: "اِجتَهَدَ"۔ یہاں مذکورہ چار (۴) حروفوں میں سے کوئی نہیں۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: اِن چار (۴) حرفوں میں سے کوئی ایک بابِ اِفتِعال کے "فاءؔ" کلمہ کے مقابلہ میں ہو۔

اِحترازی مثال: "صَبَرَ، ضَرَبَ، طَلَمَ، ظَلَمَ"۔ یہاں بابِ اِفتِعال نہیں ہے۔

اِتفاقی مثال: "اِطتَلَبَ ،اِظتَلَمَ، اِصتَبَرَ ،اِضتَرَبَ" سے "اِططَلَبَ ،اِظطَلَمَ، اِصطَبَرَ ،اِضطَرَبَ"۔

دوسرا حکم: یہ ہے کہ: "طاءؔ" کو "طاءؔ" میں "بقانون متجانسین" اِدغام کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: "طاءؔ" مقابلہ "فاءؔ" کلمہ کے ہو۔ اِحترازی مثال: "اِرتَبَطَ"۔ یہاں مقابلہ "لامؔ" کے ہے۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: مقابلہ "فاءؔ" کلمہ بابِ اِفتِعال کے ہو۔

اِحترازی مثال: "طَلَمَ" یہ بابِ اِفتِعال کے "فاءؔ" کلمہ کے مقابلہ میں نہیں۔

اِتفاقی مثال: "اِططَلَبَ" سے "اِطَّلَبَ"۔ (۲)

تیسرا حکم: یہ ہے کہ: اِظہار جائز اور اِدغام دوطرفہ بھی۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: "ظاءؔ" ہو۔ اِحترازی مثال: "اِططَلَبَ" یہاں "طاءؔ" ہے۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: مقابلہ "فاءؔ" کلمہ بابِ اِفتِعال کے ہو۔ اِحترازی مثال: "ظَلَمَ" یہ بابِ اِفتِعال نہیں۔

---

(۱) "اِسَّمَعَ ،اِشَّبَهَ" "تاءؔ" کو جنس "فاءؔ" کلمہ کیا تو "اِسسَمَعَ ،اِششَبَهَ" ہوئے، پھر جنس کو جنس میں "بقانون متجانسین" اِدغام کیا تو "اِسَّمَعَ ،اِشَّبَهَ" ہوئے۔

(۲) "اِطَّلَبَ" اصل میں "اِطتَلَبَ" تھا، پہلے حکم عمومی سے "تاءِ اِفتِعال" کو "طاءؔ" کیا تو "اِططَلَبَ" ہوا، پھر اُسی حکم سے "طاءؔ" کو "طاءؔ" میں اِدغام کیا تو "اِطَّلَبَ" ہوا۔

اِتفاقی مثال: اظہار کی "اِظْطَلَمَ"، اِدغام کی "اِظَّلَمَ، اِطَّلَمَ"۔ (١)

چوتھا حکم: یہ ہے کہ: اظہار اور ادغام یک طرفہ جائز ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: "صَاد، ضَاد" ہو۔ اِحترازی مثال: "اِجْتَهَدَ" یہاں "صَاد، ضَاد" نہیں۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: مقابلہ "فَاء" کلمہ بابِ اِفْتِعَال کے ہوں۔ اِحترازی مثال: "صَبَرَ، ضَرَبَ"۔

اِتفاقی مثال: اظہار کی "اِصْطَبَرَ، اِضْطَرَبَ" ادغام کی "اِصَّبَرَ، اِضَّرَبَ"۔ (٢)

قانون: اگر یکے از دَال، ذَال، زَاء واقع شود مقابلہ فَاء کلمہ بابِ اِفْتِعَال تائے ویرا دَال کردہ وجوباً دَال را در دَال اِدغام می کنند وجوباً و ذَال مثل ظَاء و زَاء مثل صَاد، ضَاد است۔

تشریح

اِس "قانون" کا نام ہے "اِدَّغَمَ، اِذَّکَرَ، اِزَّجَرَ" کا قانون۔ اِس کے لیے چار (٤) حکم ہیں، ایک حکم عمومی، تین (٣) حکم خصوصی، ہر حکم کے لیے دو، دو شرطیں ہیں۔

پہلا حکم: یہ ہے کہ: "تَاءِ اِفْتِعَال" کو "دَال" کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: "دَال، ذَال، زَاء" اِن تین (٣) حروف میں سے ایک حرف ہو۔

اِحترازی مثال: "اِکْتَسَبَ" یہاں کوئی نہیں۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: مقابلہ "فَاء" کلمہ بابِ اِفْتِعَال کے ہوں۔ (٣)

---

(١) "ظَاء" فَائے اِفْتِعَال کی جگہ واقع ہو تو تَائے اِفْتِعَال وجوباً "طَاء" ہو جائے گی۔ جیسے: "اِظْتَلَمَ"۔ اب یہاں تین (٣) صورتیں جائز ہیں:

① **پہلی صورت:** "فک اِدغام" (اظہار)۔ جیسے: "اِظْطَلَمَ"۔ یہ صورت بہتر اور کثیر الاستعمال ہے۔

② **دوسری صورت:** "ادغام" یعنی "طَاء" کو "ظَاء" کر کے "ظَاء" کو "ظَاء" میں ادغام کریں۔ جیسے: "اِظَّلَمَ"۔ یہ صورت بھی کثیر الاستعمال ہے، اِس لیے کہ اِس میں اِس اَمر پر دلالت ہے کہ اِس کا "فَاء" کلمہ "ظَاء" ہے نہ کہ "طَاء" مہملہ۔

③ **تیسری صورت:** "اِدغام" یعنی "ظَاء" معجمہ کو "طَاء" مہملہ کر کے "طَاء" کو "طَاء" میں اِدغام کریں۔ جیسے: "اِطَّلَمَ" یہ قلیل الاستعمال ہے۔

(٢) "صَاد، ضَاد" جب فَاءِ اِفْتِعَال کی جگہ واقع ہوں تو تَائے اِفْتِعَال "طَاء" سے وجوباً تبدیل ہو جائے گا۔ جیسے: "اِصْطَبَرَ، اِضْطَرَبَ"۔ اب یہاں دو (٢) صورتیں جائز ہیں:

① **پہلی صورت:** "فک ادغام" (اِظہار)۔ جیسے: "اِصْطَبَرَ، اِضْطَرَبَ"۔ یہ صورت اَحسن اور اَکثر ہے۔

② **دوسری صورت:** "ادغام بقلب "طَاء" بجنس ماقبل" یعنی "طَاء" کو "صَاد، ضَاد" کر کے "صَاد" کو "صَاد" میں اور "ضَاد" کو "ضَاد" میں اِدغام کریں۔ جیسے: "اِصَّبَرَ، اِضَّرَبَ"۔

باقی اِس کے برعکس جائز نہیں یعنی "صَاد، ضَاد" کو "طَاء" کر کے "طَاء" کو "طَاء" میں اِدغام کریں۔ جیسے: "اِطَّبَرَ، اِطَّرَبَ" کیونکہ اِس صورت میں حرف صغیر "صَاد" اور حرف ضوی مشفر "ضَاد" کا اِدغام غیر میں لازم آتا ہے حالانکہ یہ صرف اپنی مثل میں اِدغام ہو سکتے ہیں۔ مثلاً: "صَاد، ضَاد" میں اور "ضَاد، صَاد" میں، اور یہ اِدغام خلاف قیاس بھی ہے۔ فَافْهَمْ وَانْصِفْ۔ اِس کا تعلق "علم تجوید" سے ہے۔

(٣) "فَاء" کلمہ بابِ اِفْتِعَال میں جب "دَال" مہملہ، "ذَال" معجمہ یا "زَاء" منقوطہ واقع ہو تو تَاءِ اِفْتِعَال "دَال" مہملہ سے وجوباً بدل جاتا ہے کیونکہ "دَال، تَاء" سے مخرج میں قریب ہے اور "دَال" اور "زَاء" سے صفت میں موافق ہے۔

اِحترازی مثال: ”دَکَرَ، ذَکَرَ، زَجَرَ“ یہاں باب اِفْتِعَال نہیں۔

اِتفاقی مثال: ”اِذْتَغَمَ، اِذْتَکَرَ، اِزْتَجَرَ“ سے ”اِدْدَغَمَ، اِذْدَکَرَ، اِزْدَجَرَ“ پڑھنا واجب ہے۔

دوسرا حکم: یہ ہے کہ: ”دَال“ کو ”دَال“ میں بقانون متجانسین ”اِدغام کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: ”دَال“ ہو۔ اِحترازی مثال: ”اِکْتَسَبَ“ یہاں ”دَال“ نہیں۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: مقابلہ ”فَاء“ کلمہ باب اِفْتِعَال کے ہو۔ اِحترازی مثال: ”دَغَمَ“ یہ باب اِفْتِعَال نہیں۔

اِتفاقی مثال: ”اِدْدَغَمَ“ سے ”اِدَّغَمَ“۔

تیسرا حکم: یہ ہے کہ: اِظہار اور اِدغام دوطرفہ جائز ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: ”ذَال“ ہو۔ اِحترازی مثال: ”اِکْتَسَبَ“ یہاں ”ذَال“ نہیں۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: مقابلہ ”فَاء“ کلمہ باب اِفْتِعَال کے ہو۔ اِحترازی مثال: ”ذَکَرَ“ یہ باب اِفْتِعَال نہیں۔

اِتفاقی مثال: ”اِظہار“ کی ”اِذْدَکَرَ“ [1]، ”اِدغام“ کی ”اِذَّکَرَ، اِدَّکَرَ“۔

چوتھا حکم: یہ ہے کہ: ”اِظہار و اِدغام“ یک طرفہ جائز ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: ”زَاء“ ہو۔ اِحترازی مثال: ”اِکْتَسَبَ“ یہاں ”زَاء“ نہیں۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: مقابلہ ”فَاء“ کلمہ باب اِفْتِعَال کے ہو۔ اِحترازی مثال: ”زَجَرَ“ یہ باب اِفْتِعَال نہیں۔

اِتفاقی مثال: ”اِظہار“ کی [2] ”اِزْدَجَرَ“، ”اِدغام“ کی ”اِزَّجَرَ“۔

> **قانون:** اگر تَاء واقع شود مقابلہ فَاء کلمہ باب اِفْتِعَال اِظہار و اِدغام دوطرفہ جائز است، مگر تَاء را ثَاء کردن اَولیٰ است۔

---

[1] ”ذَال“ مقابلہ ”فَاء“ کلمہ باب اِفْتِعَال ہو تو تَاء اِفْتِعَال وجوباً ”دَال“ ہوجائے گا۔ جیسے: ”اِذْتَکَرَ“ سے ”اِذْدَکَرَ“۔ اب یہاں تین (۳) صورتیں جائز ہیں:

① **پہلی صورت:** ”فک اِدغام“ (اِظہار)۔ جیسے: ”اِذْدَکَرَ“۔

② **دوسری صورت:** ”اِدغام“ یعنی ”ذَال“ کو ”دَال“ کرکے ”دَال“ کو ”دَال“ میں اِدغام کریں۔ جیسے: ”اِدَّکَرَ“ یہی صورت اَحسن اَقوی اور موافق قیاس ہے۔

③ **تیسری صورت:** ”اِدغام“ یعنی ”دَال“ کو ”ذَال“ کرکے ”ذَال“ کو ”ذَال“ میں ادغام کریں۔ جیسے: ”اِذَّکَرَ“ یہ صورت خلافِ قیاس ہے۔

[2] ”زَاء“ جب مقابلہ ”فَاء“ کلمہ باب اِفْتِعَال کے ہو تو تَاء اِفْتِعَال وجوباً ”دَال“ ہوجائے گا۔ جیسے: ”اِزْتَجَرَ“ سے ”اِزْدَجَرَ“۔ اب یہان جواز کی دو (۲) صورتیں ہیں:

① **پہلی صورت:** ”فک اِدغام“ (اِظہار)۔ جیسے: ”اِزْدَجَرَ“ یہ زیادہ فصیح ہے، جیسے: قول باری تعالیٰ ”مُزْدَجَرٌ“۔

② **دوسری صورت:** ”ادغام“ یعنی ”دَال“ کو ”زَاء“ کرکے ”زَاء“ کو ”زَاء“ میں اِدغام کریں۔ جیسے: ”اِزَّجَرَ“ یہ خلافِ قیاس ہے۔

برعکس جائز نہیں یعنی ”زَاء“ کو ”دَال“ کرکے ”دَال“ کو ”دَال“ میں اِدغام کریں۔ جیسے: ”اِدَّجَرَ“ کیونکہ حرف صغیر ”زَاء“ کا اِدغام غیر صغیر ”دَال“ میں ممتنع ہے۔

تشریح

اِس "قانون" کا نام ہے"اِثَّبَتَ" کا قانون۔ اِس کے لیے ایک حکم اور دو (۲) شرطیں ہیں۔

حکم: یہ ہے کہ: "اِظہار" اور "اِدغام" دوطرفہ جائز ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: "ثَاء" ہو۔ اِحترازی مثال: "اِکْتَسَبَ"۔ یہاں "ثَاء" نہیں۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: مقابلہ "فَاء" کلمہ بابِ اِفْتِعَال کے ہو۔ اِحترازی مثال: "ثَبَتَ" یہ بابِ اِفْتِعَال نہیں۔

اِتفاقی مثال: "اِظہار" کی "اِثْتَبَتَ"، "اِدغام" اَولی کی "اِثَّبَتَ"، "اِدغام" غیر اَولی کی "اِتَّبَتَ"۔ وجہِ اولویّت اتباعِ زائد باصلی بہتر ہے نہ عکس او، یعنی "تَاء" کو "ثَاء" کرنے کے بعد اِجتماعِ مِثلین اور سکونِ اوّل کی وجہ سے اِدغام بالاتفاق واجب ہے۔

قانون: اگر یکے از دہ حروف مذکورہ بالا واقع شود مقابلہ عینَ کلمہ بابِ اِفْتِعَال تَائے ویرا جنس عینَ کلمہ کردہ جوازاً اِدغام می کنند وجوباً واگر تَاء واقع شود اِدغام جائز است و اگر یکے از حروف مذکورہ واقع شود مقابلہ فَاء کلمہ بابِ تَفَعُّل یا تَفَاعُل تَائے آنہا را جنس فَاء کلمہ کردہ جوازاً اِدغام می کنند وجوباً واگر تَاء باشد اِدغام جائز است۔

تشریح

اِس "قانون" کا نام ہے: "خَصَّمَ، کَظَّمَ" کا قانون۔ اِس کے لیے چار (۴) حکم ہیں ہر حکم کے لیے دو، دو شرطیں ہیں۔

پہلا حکم: یہ ہے کہ: تَاءِ اِفْتِعَال کو جنس "عینَ" کلمہ کی کرنا جائز اور جنس کو جنس میں "بقانون متجانسین" اِدغام کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: اِن دس (۱۰) "صَاد، ضَاد، طَاء، ظَاء، دَال، ذَال، زَاء، سِین، شِین، ثَاء" حرفوں میں سے کوئی حرف ہو۔

اِحترازی مثال: "اِجْتَمَعَ، اِقْتَرَبَ" یہاں اُن دس (۱۰) حروفوں میں سے کوئی نہیں۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: مقابلہ "عینَ" کلمہ بابِ اِفْتِعَال کے ہو۔ اِحترازی مثال: "اِطْتَلَمَ، اِظْتَلَمَ" یہاں مقابلہ "فَاء" کلمہ اِفْتِعَال کے ہے۔

اِتفاقی مثال: "اِخْتَصَمَ، اِکْتَظَمَ" سے "خَصَّمَ، کَظَّمَ"۔ [1]

---

[1] **اَمثلہ قبل از اِدغام:** "اِکْتَسَرَ، اِنْتَشَرَ، اِخْتَصَمَ، اِفْتَضَلَ، اِلْتَطَمَ، اِکْتَظَمَ، اِعْتَدَلَ، اِعْتَذَرَ، اِعْتَزَلَ، اِنْتَثَرَ"۔

اَمثلہ جنسیت: "کَسَّرَ، نَشَّرَ، خَصَّمَ، فَضَّلَ، لَطَّمَ، کَظَّمَ، عَدَّلَ، عَذَّرَ، عَزَّلَ، نَثَّرَ"۔

مزید وضاحت اَمثلہ: "خَصَّمَ، خِصَّمَ" اصل میں "اِخْتَصَمَ" تھا تَاءِ اِفْتِعَال کو جنس "صَاد" سے بدل کیا تو "اِخْصْصَمَ" ہوا، پس! دو (۲) "صَاد" جمع ہو گئے اور ماقبل اِن کا ساکن تھا اور قاعدہ ہے کہ: دو (۲) متجانسین کے متحرک کی صورت جب کہ اُن کا ماقبل ساکن ہو تو بعض علماء کرام تَاءِ اِفْتِعَال کو مدغم کرنے سے پہلے اُس کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیتے ہیں۔ لہٰذا! پہلے "صَاد" کی حرکت جو فتحہ ہے "خَاء" کو دے دی، پھر "صَاد" کو "صَاد" میں اِدغام کر دیا تو "اِخَصَّمَ" ہوا، اب "ہمزہ" مابعد کے متحرک ہونے کی وجہ سے گر گیا۔ تو "خَصَّمَ" بفتح الخَاء ہوا۔ یہ لغت اَفصح، اَشہر موافق قیاس ہے اور بعض اہلِ صرف پہلے "صَاد" کی حرکت فتحہ "خَاء" کو نہیں دیتے بلکہ گرا دیتے ہیں اور "خَاء" کو کسرہ عارضی دیتے ہیں، "خَاء" کے متحرک ہونے کی وجہ سے "ہمزہ" گر گیا تو "خِصَّمَ" بکسرہ الخَاء ہوا۔ اِن دونوں صورتوں میں "عین" کلمہ مفتوح رہے گا۔ یہی دونوں وجہیں "مجہول" میں بھی واقع ہوں گی، جیسے: "خُصِّمَ، خِصِّمَ" اصل میں "اُخْتُصِمَ" تھا، اِن دونوں صورتوں میں "عینَ" کلمہ مکسور رہے۔ باقی اَمثلہ کو اِس پر قیاس کریں۔

دوسرا حکم: یہ ہے کہ: اِظہار اور "تاء" کو "تاء" میں "بقانون متجانسین" اِدغام کرنا جائز ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: "تاء" ہو۔ اِحترازی مثال: "اِجْتَمَعَ" یہاں "تاء" نہیں۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: مقابلہ "عین" کلمہ بابِ اِفْتِعَال کے ہو۔ اِحترازی مثال: "قَتَّلَ" یہ بابِ اِفْتِعَال نہیں۔

اِتفاقی مثال: "اِقْتَتَلَ" سے "قَتَّلَ"۔ ①

تیسرا حکم: یہ ہے کہ: "تاء" بابِ تَفَعُّل وتَفَاعُل کو "فاء" کلمہ کی جنس کرنا جائز ہے اور جنس کو جنس میں "بقانون متجانسین" اِدغام کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: مذکورہ دس (۱۰) حرفوں میں سے کوئی ایک ہو۔

اِحترازی مثال: "تَجَنَّب، تَجَانَب"۔ یہاں اُن میں سے کوئی نہیں۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: مقابلہ "فاء" کلمہ بابِ تَفَعُّل یا تَفَاعُل کے ہو۔

اِحترازی مثال: "تَحَدَّب، تَحَادَبَ"۔ یہاں "عین" کلمہ میں ہے "فاء" کلمہ میں نہیں۔

اِتفاقی مثال: ② "تَثَاقَلَ، تَثَقَّلَ" سے "اِثَّاقَلَ، اِثَّقَلَ"۔

چوتھا حکم: یہ ہے کہ: اِظہار اور "تاء" کو "تاء" میں اِدغام کرنا جائز ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: "تاء" ہو۔ اِحترازی مثال: "تَثَقَّل، تَثَاقَلَ" یہ "تاء" زائدہ علامت باب ہے اَصلی نہیں۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: مقابلہ "فاء" کلمہ بابِ تَفَعُّل، تَفَاعُل" کے ہو۔

اِحترازی مثال: "تَقَتَّلَ، تَقَاتَلَ" یہاں تاء مقابلہ عین کلمہ کے ہے۔

اِتفاقی مثال: "تَتَرَّكَ، تَتَارَكَ"، اِظہار جائز اور اِدغام۔ جیسے: "اِتَّرَكَ، اِتَّارَكَ" بھی جائز۔ دو ہم جنس کی اِدغام کی وجہ اِبتداء بالسکون محال تھا تو "ہمزہ وصلی" اِبتداء میں لائے۔

---

① جہاں دو (۲) حرف متجانسین متحرک آخر کلمہ میں نہ ہوں تو اِدغام واجب نہیں بلکہ جائز ہے اور اِظہار بھی جائز۔ جیسے: "اِكْتَتَبَ، كَتَّبَ، كِتَّبَ، اِكَتَّبَ، اِكِتَّبَ"۔

② "تَثَقَّلَ، تَثَاقَلَ" تاء زائدہ کو فاء کی جنس سے بدلا تو "ثَثَقَّلَ، ثَثَاقَلَ" ہوئے، دو (۲) ہم جنس کو اِدغام کی صورت میں پہلے کو ساکن کیا تو ابتداء ساکن ممکن نہ تھا، تو لہٰذا! شروع میں "ہمزہ وصلی" لائے تو "اِثَّقَلَ، اِثَّاقَلَ" ہوئے۔ باقی اَمثلہ کو ان دونوں پر قیاس کرلیں۔

اَمثلہ تَفَعُّل بغیر اِدغام: "تَسَمَّعَ، تَشَجَّعَ، تَصَعَّدَ، تَضَرَّعَ، تَطَهَّرَ، تَزَيَّنَ، تَذَكَّرَ، تَدَثَّرَ، تَظَلَّمَ"۔

اَمثلہ جنسیت: "سَسَمَّعَ، شَشَجَّعَ، صَصَعَّدَ، ضَضَرَّعَ، طَطَهَّرَ، زَزَيَّنَ، ذَذَكَّرَ، دَدَثَّرَ، ظَظَلَّمَ"۔

اَمثلہ جنسیت بعد از اِدغام: "اِسَّمَّعَ، اِشَّجَّعَ، اِصَّعَّدَ، اِضَّرَّعَ، اِطَّهَّرَ، اِزَّيَّنَ، اِذَّكَّرَ، اِدَّثَّرَ، اِظَّلَّمَ"۔

اَمثلہ تَفَاعُل بغیر اِدغام: "تَسَامَعَ، تَشَابَهَ، تَصَابَرَ، تَضَارَبَ، تَطَالَبَ، تَظَاهَرَ، تَدَارَكَ، تَذَاكَرَ، تَزَاجَرَ"۔

اَمثلہ جنسیت: "سَسَامَعَ، شَشَابَهَ، صَصَابَرَ، ضَضَارَبَ، طَطَالَبَ، ظَظَاهَرَ، دَدَارَكَ، ذَذَاكَرَ، زَزَاجَرَ"۔

اَمثلہ بعد از اِدغام: "إِسَّامَعَ، إِشَّابَهَ، إِصَّابَرَ، اِضَّارَبَ، اِطَّالَبَ، اِظَّاهَرَ، إِدَّارَكَ، إِذَّارَكَ، إِزَّاجَرَ"۔

قانون: اگر یکے از یازدہ حروف مذکورہ ورَاء ونُون بعد از لَام تعریف واقع شود، لَام را جنس ایشان کردہ آید وجوباً واگر یکے از ایشان بعد از لَام ساکن غیر تعریف واقع شود لَام را جنس ایشان کردہ جوازاً، اِدغام می کنند وجوباً، سوائے رَاء چرا کہ دراین جا واجب است۔

تشریح

اِس" قانون" کا نام ہے" حروفِ شمسیہ وقمریہ" کا قانون۔ اِس کے لیے دو (۲) حکم ہیں، ہر حکم کے لیے دو، دو شرطیں ہیں۔

پہلا حکم: یہ ہے کہ:" لَام" تعریف (اَلْ) کو" حروفِ شمسیہ" کی جنس کرنا واجب ہے اور اِدغام کرنا بھی واجب ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ:" حروفِ شمسیہ" میں سے کوئی حرف ہو۔ اِحترازی مثال:" اَلْحَمْدُ" یہاں" حروفِ شمسیہ" میں سے کوئی نہیں۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ:" لَام" تعریف کے بعد ہو۔ اِحترازی مثال:" بَلْ سَوَّلَتْ"۔ یہاں" لَام" تعریف کے بعد نہیں۔

اِتفاقی مثال:" اَلرَّحْمٰنُ" اصل میں" اَلْرَحْمٰنُ" تھا" لَام" تعریف کو" حرفِ شمسی" کی جنس کیا تو" اَرْرَحْمٰنُ" ہوا۔ بعدہ جنس کو جنس میں اِدغام کیا تو" اَلرَّحْمٰنُ" ہوا۔" لَام" تعریف کتابت میں آئے گا قرائت میں نہیں آئے گا۔ ①

دوسرا حکم: یہ ہے کہ:" لَام" ساکن غیر تعریف کو" حروفِ شمسیہ" کی جنس کرنا جائز، جنس کو جنس میں اِدغام کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ:" حروف شمسیہ" میں سے کوئی حرف ہو۔ اِحترازی مثال:" بَلْ فَعَلَ" یہاں" حروفِ شمسیہ" نہیں۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ:" لَام" ساکن غیر تعریف کے بعد ہو۔ اِحترازی مثال:" اَلرَّحْمٰنُ" یہاں" لَام" تعریف کے بعد ہے۔

اِتفاقی مثال:" بَلْ سَوَّلَتْ" حرفِ شمسی کو" لَام" ساکن غیر تعریف کی جنس کر کے" بَسْسَوَّلَتْ" پڑھنا جائز۔ بعدہ جنس کو جنس میں اِدغام کر کے" بَسَّوَّلَتْ" پڑھنا واجب ہے۔

فائدہ: اگر" لَام" تعریف (اَلْ) کے بعد" لَام" حرفِ شمسی آجائے تو" لَام" تعریف جنس تو نہیں ہوسکتا، مگر" بقانون متجانسین" اِدغام کرنا واجب ہے۔ جیسے:" اَللّٰهُ اَكْبَرُ"۔

---

① " لَام" تعریف وہ ہے جس سے پہلے" الف" ہو،" لَام" تعریف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے۔ جیسے:" اَلْحَمْدُ"۔" لَام" غیر تعریف وہ ہے جس سے پہلے" الف" نہ ہو۔ جیسے:" بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ"۔ جملہ حروف تہجی دو (۲) قسم پر ہیں: ① ایک شمسیہ۔ ② دوسرا قمریہ۔ **حروف شمسیہ:**" صَاد، ضَاد، طَاء، ظَاء، دَال، ذَال، زَاء، سِین، شِین، تَاء، ثَاء، رَاء، لَام، نُون" باقی قمریہ ہیں۔ **اَمثلہ حروف شمسیہ قبل از ادغام لَام تعریف:**" اَلْسَامِعُ، اَلْشَاكِرُ، اَلْصَابِرُ، اَلْضَارِبُ، اَلْنُوْرُ، اَلْطَالِبُ، اَلْظَالِمُ، اَلْدَاخِلُ، اَلْذَاكِرُ، اَلْزَاجِرُ، اَلْتَاجِرُ، اَلْثَابِتُ، اَلْرَحْمٰنُ"۔ **اَمثلہ جنسیت:**" اَسْسَامِعُ، اَشْشَاكِرُ، اَصْصَابِرُ، اَضْضَارِبُ، اَطْطَالِبُ، اَظْظَالِمُ، اَدْدَاخِلُ، اَذْذَاكِرُ، اَزْزَاجِرُ، اَتْتَاجِرُ، اَثْثَابِتُ، اَرْرَحْمٰنُ، اَنْنُوْرُ"۔ **اَمثلہ بعد از اِدغام:**" اَلسَّامِعُ، اَلشَّاكِرُ، اَلصَّابِرُ، اَلضَّارِبُ، اَلنُّوْرُ، اَلطَّالِبُ، اَلظَّالِمُ، اَلدَّاخِلُ، اَلذَّاكِرُ، اَلزَّاجِرُ، اَلتَّاجِرُ، اَلثَّابِتُ، اَلرَّحْمٰنُ"۔ **اَمثلہ حروف شمسیہ بعد از لَام غیر تعریف:**" بَلْ سَامِعُ، بَلْ شَاكِرُ، بَلْ صَابِرُ، بَلْ ضَارِبُ، بَلْ طَالِبُ، بَلْ ظَالِمُ، بَلْ دَاخِلُ، بَلْ ذَاكِرُ، بَلْ زَاجِرُ، بَلْ تَاجِرُ، بَلْ ثَابِتُ، بَلْ رَاحِمُ، بَلْ نَارُ"۔ **اَمثلہ جنسیت:**" بَسْسَامِعُ، بَشْشَاكِرُ، بَصْصَابِرُ، بَضْضَارِبُ، بَطْطَالِبُ، بَظْظَالِمُ"۔ **اَمثلہ بعد از ادغام:**" بَسَّامِعُ، بَشَّاكِرُ، بَصَّابِرُ، بَضَّارِبُ، بَطَّالِبُ، بَظَّالِمُ"۔۔۔ الخ۔

فائدہ: اگر "لام" ساکن غیر تعریف کے بعد حرفِ شمسی "راء" ہے تو پھر "لام" کو "راء" کی جنس کرنا واجب اور "راء" کو "راء" میں اِدغام کرنا بھی واجب ہے۔ جیسے: "قُلْ رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا" سے "قُل رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا، بَل رَّفَعَهُ اللّٰهُ"۔

سوال "بَلْ رَانَ" میں جمیع شرائط موجود ہونے کے باوجود اِدغام کیوں نہیں کیا گیا؟

جواب "بَلْ رَانَ" میں "لام" اور "راء" کے درمیان وقف واجب ہے اور اِدغام بھی واجب ہے، لیکن! اِدغام کی صورت میں وقف نہیں رہتا ہے۔ تو ایک واجب سے رجوع کر کے دوسرے واجب پر عمل کرنا لغو ہے اس لیے وقف کو برقرار رکھا گیا۔

وجہ تسمیہ: وجہ تسمیہ یہ ہے کہ: جیسے "سورج" کے طلوع ہونے سے "ستارے" چھپ جاتے ہیں ایسے ہی "حروفِ شمسیہ" کے داخل ہونے سے "لام" تعریف چھپ جاتا ہے اور جیسے "چاند" کے آنے سے "ستارے" باقی رہتے ہیں ایسے ہی "حروفِ قمریہ" کے داخل ہونے سے "لام" تعریف باقی رہتا ہے۔

قانون: ہر مضارع مشدّد الآخر وقت دخول جوازم و بنا کردن امر حاضر معلوم در آن سہ وجہ خواندن جائز است بشرطیکہ مضارع مضموم العین نہ باشد و گرنہ در آن چہار وجہ خواندن جائز است۔

تشریح

اِس "قانون" کا نام ہے "لَمْ يَحْمَرَّ، لَمْ يَحْمَرِّ، لَمْ يَحْمَرِرْ" کا قانون۔ اِس کے لیے دو (۲) حکم ہیں، ہر حکم کے لیے تین، تین شرطیں ہیں۔

پہلا حکم: یہ ہے کہ: "مضارع" میں تین (۳) وجوہ پڑھنا جائز ہے "فتحہ، کسرہ، فکِ ادغام"۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: "مضارع" کا آخر مشدد ہو۔ اِحترازی مثال: "لَمْ يَضْرِبْ"۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: کوئی "حرفِ جوازم" میں سے داخل ہو یا "اَمر حاضر معلوم" بنائیں۔

اِحترازی مثال: "يَحْمَرُّ، تَحْمَرُّ" یہاں "حرفِ جوازم" داخل نہیں ہوا اور "اَمر حاضر معلوم" بھی بنا نہیں کیا گیا۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ: "مضارع" کا "عین" کلمہ مضموم نہ ہوں۔ اِحترازی مثال: "لَمْ يَمْدُدْ" یہاں "مضارع" مضموم ہے۔

اِتفاقی مثال: "يَحْمَرُّ" سے "لَمْ يَحْمَرَّ، لَمْ يَحْمَرِّ، لَمْ يَحْمَرِرْ" اور "تَحْمَرُّ" سے "اِحْمَرَّ، اِحْمَرِّ، اِحْمَرِرْ"۔

دوسرا حکم: یہ ہے کہ: "مضارع معلوم" میں چار (۴) وجوہ پڑھنا جائز ہے "ضمہ، فتحہ، کسرہ، فک اِدغام"۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: "مضارع" کا آخر مشدد ہو۔ اِحترازی مثال: "لَمْ يَضْرِبْ"۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: کوئی "حرفِ جوازم" داخل ہو یا "اَمر حاضر معلوم" بنا کریں۔

اِحترازی مثال: "مَدَّ، يَمُدُّ" یہاں "حرفِ جوازم" داخل نہیں اور "اَمر حاضر معلوم" بھی بنا نہیں کیا گیا۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ:"مضارع" کا"عینؔ" کلمہ مضموم ہو۔ اِحترازی مثال:"لَمْ تَحْمَرَّ" یہاں"مضموم العین"نہیں۔

اِتفاقی مثال:"یَمُدُّ" سے"لَمْ یَمُدَّ، لَمْ یَمُدِّ، لَمْ یَمُدُّ، لَمْ یَمْدُدْ"اور"تَمُدُّ" سے"مُدَّ، مُدِّ، مُدُّ، اُمْدُدْ"۔

فَائِدَة: "ہمزہؔ" کی تبدیلی کو"تخفیف"، حرفِ علت کی تغییر کو"اِعلال"، ایک حرف کو دوسرے میں داخل کر کے مشدّد کرنے کو "اِدغام" کہتے ہیں۔

فَائِدَة: "معتل" کے قواعد جاننے سے پہلے اُمورِ اَربعہ کا جاننا ضروری ہے:

① اِعلال کے لغوی معنی۔ ② اِصطلاحی معنی۔ ③ اَقسام اِعلال۔ ④ حروف اِعلال۔

① "اِعلال" لغت میں مطلقاً تبدیلی کو کہتے ہیں۔ ② اِصطلاح میں حرفِ علت کے تغیر کو کہتے ہیں۔

③ "اِعلال" کی تین (۳) قسمیں ہیں: ① اِعلال بالحذف۔ ② اِعلال بالقلب۔ ③ اِعلال بالاسکان۔

④ "اِعلال" کے حروف تین (۳) ہیں:"واوؔ، الفؔ، یاء"۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قوانین مثال

قانون: ہر واوے کہ واقع شود مقابلہ فآ کلمہ مصدرے کہ بروزن فِعْلٌ یافِعْلَةٌ باشد بشرطیکہ مضارع معلومش نیز معلل باشد کسرہ اش را نقل کردہ بما بعد داد آن را حذف کردہ عوضش تآئے متحرکہ در آخرش در آورند وجوباً بکلیة إِقَامَةٌ و آن این است۔

تشریح

اِس "قانون" کا نام ہے "عِدَةٌ" کا قانون۔ اِس کے لیے ایک حکم اور پانچ (۵) شرطیں ہیں۔

حکم: یہ ہے کہ: "وَآوْ" کی حرکت کسرہ کو نقل کرکے مابعد کو دینا اور اُس کو حذف کرنا واجب ہے۔ حذف شدہ حرف کے عوض آخر میں [1] "تَآء" متحرکہ لانا بقانون "اِقَامَةٌ، إِسْتِقَامَةٌ" واجب ہے۔

---

[1] "عِدَةٌ" کی تعلیلات میں چار (۴) اَقوال ہیں:

① "عِدَةٌ" اَصل میں "وِعْدٌ" تھا، "وَآوْ" پر کسرہ ثقیل تھا، اُس کو نقل کرکے مابعد (عینؔ) کو دیا اور "وَآوْ" کو حذف کیا اور "وَآوْ" کے عوض میں کلمہ کے آخر میں "تَآء" متحرکہ بفتح ماقبل لائے تو "وِعْدٌ" سے "عِدَةٌ" ہوگیا۔

دلیل: اِن حضرات کی دلیل یہ ہے کہ: "عینؔ" کلمہ کو حرکت دینا لازم ہے کیونکہ ساکن سے کلمہ کا آغاز ممنوع ہے۔ جب ہمارے پاس حذف ہونے والے حرف کی حرکت موجود ہے تو باہر سے اور حرکت لانے کی کوئی ضرورت نہیں۔

② "عِدَةٌ" اصل میں "وِعْدٌ" تھا "وَآوْ" کو بمع حرکت کے حذف کردیا اور اُس کے عوض میں کلمہ کے آخر میں "تَآء" متحرکہ بفتح ماقبل لائے اور "عینؔ" کلمہ کو حرکت کسرہ کی دی "اَلسَّاكِنُ اِذَا حُرِّكَ حُرِّكَ بِالْكَسْرِ" کے تحت تو "وِعْدٌ" سے "عِدَةٌ" ہوگیا۔

دلیل: اِن حضرات کی دلیل یہ ہے کہ: نقل حرکت ماقبل کے لیے ہوتی ہے نہ کہ مابعد کے لیے اور "عینؔ" کلمہ کے ساکن ہونے کی وجہ سے کلمہ کا آغاز ناممکن تھا، اِس لیے "اَلسَّاكِنُ اِذَا حُرِّكَ حُرِّكَ بِالْكَسْرِ" کے تحت اس کو حرکت کسرہ کی دی۔

③ "عِدَةٌ" اصل میں "وِعْدَةٌ" تھا "وَآوْ" پر کسرہ ثقیل تھا اُس کو نقل کرکے مابعد کو دیا۔۔۔الخ یہاں باقی نمبر ایک والی تقریر ہے۔

اِشکال: اِن پر اعتراض ہوتا ہے "وَآوْ" (معوّض منہ) اور "تَآء" (عوض) دونوں کیسے جمع ہوسکتے ہیں؟ حالانکہ قاعدہ یہ ہے کہ: "لَا يَجْتَمِعُ الْعِوَضُ وَالْمُعَوَّضُ مِنْهُ"؟!!

جواب: "وِعْدَةٌ" میں "تَآء" عوض کا نہیں بلکہ زائدہ ہے، ہم "تَآء" کو اُس وقت عوض قرار دیتے ہیں جب "وَآوْ" حذف ہوجاتی ہے اور "تَآء" زائد آخر سے حذف کردی گئی، اب اُس کی جگہ "تَآء" عوض لگادی گئی۔

④ "عِدَةٌ" اصل میں "وِعْدَةٌ" تھا "وَآوْ" کو بمع حرکت کے حذف کردیا اور آخری "تَآء" کو "وَآوْ" کا عوض قرار دیا اور "عینؔ" کلمہ کو حرکت کسرہ "اَلسَّاكِنُ اِذَا حُرِّكَ حُرِّكَ بِالْكَسْرِ" کے تحت دیا گیا۔

سوال "وَآوْ" کو حذف تو اوّل کلمہ سے کرتے ہیں اور اُس کے عوض "تَآء" آخر کلمہ میں لارہے ہیں حالانکہ جہاں کمی واقع ہوتی ہے عوض کو وہاں آنا چاہیے؟

جواب عوض اپنے معوض کے مقام سے اکثر ہٹ کر آتا ہے "واؤ" کلمہ کے شروع یا "وَآوْ" کلمہ کے وسط میں اگر حذف آئے تو اُس کا عوض آخر میں آتا ہے۔ جیسے: "وِعْدٌ" کے شروع میں "وَآوْ" حذف کیا تو آخر میں "تَآء" زائدہ لاکر "عِدَةٌ" بنادیا، "اِقْوَامٌ" کے وسط میں "وَآوْ" حذف ہوا "تَآء" آخر میں لایا "اِقَامَةٌ" ہوا۔ اور اگر "وَآوْ" کلمہ کے آخر میں حذف ہو تو شروع میں "ہمزہ وصلی" اُس کے عوض میں آتا ہے۔ جیسے: "اِسْمٌ، اِسْتٌ" کہ اصل میں "سِمْوٌ، سِتْوٌ" تھے۔ یہ ضابطہ اکثری ہے کلی نہیں۔ اور بدل اپنے مبدل منہ کے مقام پر آتا ہے۔ جیسے: "قَوَلَ" سے "قَالَ"۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: "واؤ" ہو۔ احترازی مثال: "یُسْرٌ" یہاں "یاء" ہے۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: مقابلہ "فاء" کلمہ کے ہو۔ احترازی مثال: "قَوْلٌ" یہاں "عین" کلمہ کے مقابلہ میں ہے۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ: صیغہ مصدر کا ہو۔ احترازی مثال: "وِزْرٌ، وِتْرٌ" یہ مصدر نہیں۔

چوتھی شرط: یہ ہے کہ: مصدر "فِعْلٌ" یا "فِعْلَةٌ" کے وزن پر ہو۔

احترازی مثال: "وَصْلٌ" یہ "فِعْلٌ" کا وزن نہیں، "وِقَایَةٌ" یہ "فِعْلَةٌ" کا وزن نہیں۔

پانچویں شرط: یہ ہے کہ: "واؤ" اُسی باب کے مضارع معلوم میں حذف ہو چکا ہو۔

احترازی مثال: "وِجْلٌ" اِس باب کے مضارع معلوم "یَوْجَلُ" میں "واؤ" سالم ہے۔

اتفاقی مثال: "عِدَةٌ" کہ اصل میں "وِعْدَةٌ" تھا۔ "جِهَةٌ" کہ اصل میں "وِجْهَةٌ" تھا۔ یہ مثال عند البعض جامد ہے۔

فائدہ: "عِدَةٌ" اصل میں "وِعْدَةٌ" تھا، "واؤ" پر کسرہ ثقیل تھا اُس کو نقل کر کے مابعد کو دے دیا اور "واؤ" حذف کیا اور کلمہ کے آخر میں جو "تاء" ہے اُس کو "واؤ" کے عوض قرار دیا تو "عِدَةٌ" ہو گیا۔

قانون: در مصدر ہر حرفیکہ بجز التقائے تنوینی بیفتد عوضش تائے متحرکہ در آخرش در آرند و جوبًا مگر لغةً مائةً شاذ اند۔

تشریح

اِس "قانون" کا نام ہے "اِقَامَةٌ، اِسْتِقَامَةٌ" کا قانون، اِس کے لیے ایک حکم اور دو (۲) شرطیں ہیں۔

حکم: یہ ہے کہ: حذف شدہ حرف کے عوض آخر میں "تائے متحرکہ" لانا واجب ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: صیغہ مصدر میں کوئی حرف گرا ہو۔

احترازی مثال: "یَعِدُ" یہاں "مضارع" میں حرف "واؤ" گرا ہے۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: یہ حذفیت التقائے ساکنین تنوینی کی وجہ سے نہ ہو، یعنی دوسرا ساکن "نون تنوین" نہ ہو۔

احترازی مثال: "هُدًى" اصل میں "هُدَیٌ" [1] تھا۔

اتفاقی مثال: جہاں ساکن ثانی "نون تنوین" نہیں مثال "اِقْوَامٌ" [2] سے "اِقَامَةٌ"، "اِسْتِقْوَامٌ" سے "اِسْتِقَامَةٌ" اور جہاں دوسرا ساکن بالکل نہ ہو۔ جیسے: "وِعْدٌ" سے "عِدَةٌ"۔

---

[1] "هُدًى" اصل میں "هُدَیٌ" تھا، "قَالَ، بَاعَ" کے قانون سے "هُدَانْ" ہوا، دو (۲) ساکن جمع ہوئے پہلا ساکن مدّہ تھا حذف ہوا تو "هُدًى" ہو گیا۔ یہاں زیر بحث قانون جاری نہ ہوگا کیونکہ ساکن ثانی "نون تنوین" ہے۔

[2] "اِقَامَةٌ" اصل میں "اِقْوَامٌ" تھا، "یُقَالُ" کے قانون سے "اِقَاامٌ" ہوا۔ دونوں "الف ساکن" ہو گئے اور دوسرا ساکن "نون تنوین" نہیں۔ امام اَخفش رحمۃ اللہ علیہ پہلے "الف" کو حذف کرتے ہیں۔ اِمام سیبویہ رحمۃ اللہ علیہ دوسرے "الف" کو حذف کرتے ہیں۔ بعدہ حذف شدہ حرف کے عوض آخر میں "تائے متحرکہ" لائے تو "اِقَامَةٌ" ہوا، اِسی پر "اِسْتِقَامَةٌ" کو قیاس کریں، اِسی "تاء" کو اِضافت کے وقت حذف کر دینا جائز ہے۔ جیسے: "اِقَامَ الصَّلٰوةِ، عِدَ الْأَمْرِ" اصل میں "اِقَامَةٌ، عِدَةٌ" تھے۔

اشکال: "لُغَةٌ، مِائَةٌ" اصل میں "لُغَوٌ، مِأَیٌ" تھے، "قَالَ" کے "قانون" سے "لُغَانْ، مِأَانْ" ہوئے، پس! اِلتقائے ساکنین ہوا، درمیان "الف و نون تنوین" کے پہلا ساکن مدّہ ہونے کی وجہ سے حذف ہوگیا اور اُس کے عوض آخر میں "تائے متحرکہ" لائے تو "لُغَةٌ، مِائَةٌ" ہوئے۔ **خلاصہ:** خلاصہ یہ ہے کہ: دوسری شرط مفقود ہونے کے باوجود "تاء" کا اِلحاق کیوں کیا گیا؟

جواب: یہ اعتراض قلت تِوجہ فی عبارت المصنف رحمۃ اللہ علیہ کا نتیجہ ہے کیونکہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے خود تصریح فرمادی کہ یہ "شاذ" ہیں۔ یعنی موافق اِستعمال مخالف قانون اُس کو "شاذ احسن" کہتے ہیں۔

> **قانون:** ہر واؤ ساکن مظہر غیر واقع مقابلہ فاء کلمہ باب اِفْتِعَال ما قبلش مکسور آن واؤ را بیاء بدل کنند وجوباً بشرطیکہ باعث تحریکش موجود نباشد۔

تشریح

اِس "قانون" کا نام ہے "مِیْعَادٌ" کا قانون۔ اِس کے لیے ایک حکم چھ (۶) شرطیں ہیں۔

حکم: یہ ہے کہ: "واؤ" کو "یاء" سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: "واؤ" ہو۔ اِحترازی مثال: "یُسْرٌ" یہاں "واؤ" نہیں۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: ساکن ہو۔ اِحترازی مثال: "عِوَضٌ" یہاں متحرک ہے۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ: مظہر ہو۔ اِحترازی مثال: "اِجْلِوَّازٌ" یہاں مدغم ہے۔

چوتھی شرط: یہ ہے کہ: "واؤ" مقابلہ "فاء" کلمہ باب اِفْتِعَال کے نہ ہو۔

اِحترازی مثال: "اِتَّقَدَ" اصل میں "اِوْتَقَدَ" تھا۔ یہاں "واؤ" مقابلہ "فاء" کلمہ باب اِفْتِعَال کے ہے۔

پانچویں شرط: یہ ہے کہ: "واؤ" کا ما قبل مکسور ہو۔ اِحترازی مثال: "قَوْلٌ، مُوْجِبٌ" یہاں مفتوح و مضموم ہے۔

چھٹی شرط: یہ ہے کہ: اُس "واؤ" کے حرکت دینے کا سبب موجود نہ ہو۔

اِحترازی مثال: "اِوَزَّةٌ" اصل میں "اِوْزَزَةٌ" تھا، "زاء" کو "زاء" میں اِدغام کرنے کی صورت میں "واؤ" کے متحرک ہونے کا سبب موجود ہے۔

اِتفاقی مثال: "مِوْعَادٌ، مِوْعَدَةٌ" سے "مِیْعَادٌ، مِیْعَدَةٌ"۔

> **قانون:** ہر دال ساکن کہ ما بعدش تائے متحرکہ غیر تاء اِفْتِعَال باشد، آن را تاء کردہ در تاء اِدغام می کنند وجوباً ہم چنین تاء ساکن کہ ما بعدش دال متحرک باشد آن را دال کردہ در دال اِدغام می کنند وجوباً۔

تشریح

اِس "قانون" کا نام ہے "وَعَدتّ" کا قانون، اِس کے لیے دو (۲) حکم ہیں، پہلے حکم کے لیے تین (۳) شرائط ہیں دوسرے حکم کے لیے دو (۲) شرطیں ہیں۔

پہلا حکم: یہ ہے کہ: "دال" کو "تاء" کرکے "تاء" کو "تاء" میں اِدغام کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: "دال" ساکن ہو۔ اِحترازی مثال: "وَعَدَ" یہاں "دال" ساکن نہیں۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: "دال" کے بعد "تائے متحرکہ" ہو۔ اِحترازی مثال: "وَعَدْنَ" یہاں "تاء" بالکل نہیں۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ "دال" کے بعد "تاء" بابِ اِفْتِعَال کا نہ ہو۔

اِحترازی مثال: "اِدْتَغَمَ" یہاں "دال" ساکن کے بعد "تاء" اِفْتِعَال کا ہے۔

اِتفاقی مثال: "وَعَدْتَ" سے "وَعَدتَّ"، "قَدْ تَبَيَّنَ" سے "قَدتَّبَيَّنَ" پڑھنا واجب ہے۔

فائدہ: اگر "طاء" کے بعد "تاء" آجائے تو اُس کا بھی یہی حکم ہے۔ جیسے: "اَحَطْتُ" سے "اَحَطتُّ" پڑھنا واجب ہے۔

دوسرا حکم: یہ ہے کہ: "تاء" کو "دال" کرکے "دال" کو "دال" میں اِدغام کرنا واجب ہے۔ [1]

پہلی شرط: یہ ہے کہ: "تاء" ساکن ہو۔ اِحترازی مثال: "سَكَتَ"۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: "تاء" کے بعد "دال" متحرک ہو۔

اِحترازی مثال: "قَالَتِ ادْعُوْا" یہاں "تاء" کے بعد "دال" ساکن ہے۔

اِتفاقی مثال: "اَثْقَلَتْ دَعَوَا اللّٰه" سے "اَثْقَلَدّعَوَا اللّٰه" پڑھنا واجب ہے۔

فائدہ: "تاء" کے بعد اگر "طاء" آجائے تو اُس کا بھی یہی حکم ہے۔ جیسے: "قَالَتْ طَائِفَةٌ" سے "قَالَطّائِفَةٌ" پڑھنا واجب ہے۔

قانون: ہر واؤ مضموم یا مکسور کہ واقع شود در اوّل کلمہ مابعدش دیگر واؤ متحرک نباشد یا مضموم مخفف بحرکت لازمی مقابلہ عین کلمہ باشد ہمزہ می شود جوازاً بشرطیکہ در مضارع معلوم نباشد۔

تشریح

اِس "قانون" کا نام ہے: "اُعِدَ، اِشَاحٌ" کا قانون، اِس کے لیے ایک حکم ہے۔ شرطوں کی دو (۲) جماعتیں ہیں:

---

[1] اگر اِدغام کے بعد ایک کلمہ کا دوسرے کلمہ کے ساتھ اِلتباس ہوتا ہو تو اِدغام ممتنع ہے بشرطیکہ متقاربین ایک کلمہ میں ہوں۔ جیسے: "وَطْدٌ" (مضبوط کرنا) اور "وَتْدٌ" (میخ گاڑنا) پس! اگر اُن کی "طاء" اور "تاء" کو "دال" میں اِدغام کیا جائے تو یہ دونوں "وَدٌّ" (دوستی) سے ملتبس ہو جائیں گے تو معلوم نہیں ہوگا کہ اُن کی پہلی "دال" اَصلی ہے یا "طاء" سے بدلی ہوئی ہے، یا "تاء" سے بدلی ہوئی ہے۔

① پہلی جماعت کے لیے تین (۳) شرطیں ہیں۔ ② دوسری جماعت کے لیے پانچ (۵) شرطیں ہیں۔

حکم: یہ ہے کہ: ”وَاوْ“ کو ”ہمزہ“ سے تبدیل کرنا جائز ہے۔

جماعت اوّل: پہلی شرط: یہ ہے کہ: ”وَاوْ“ مضموم یا مکسور ہو۔ اِحترازی مثال: ”وَعَدَ“ یہاں مفتوح ہے۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: ”وَاوْ“ اوّل کلمہ میں ہو۔ اِحترازی مثال: ”قُوِلَ“ یہاں درمیان کلمہ میں ہے۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ: اُس ”وَاوْ“ کا مابعد اور ”واوْ“ متحرک نہ ہو۔ [1]

اِحترازی مثال: ”وُوَيْعِدٌ“ یہاں ”وَاوْ“ کے بعد اور ”وَاوْ“ متحرک ہے۔

اِتفاقی مثال: ”وُعِدَ، وِشَاحٌ، وُوْعِدَ“ سے ”اُعِدَ، اِشَاحٌ، اُوْعِدَ“ پڑھنا جائز ہے۔

جماعت دوم: پہلی شرط: یہ ہے کہ: ”وَاوْ“ مضموم ہو۔ اِحترازی مثال: ”وَعَدَ“ یہاں ”وَاوْ“ مفتوح ہے۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: ”وَاوْ“ مخفف ہو۔ اِحترازی مثال: ”تَحَوُّلٌ“ یہاں مشدد ہے۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ: اُس ”وَاوْ“ کی حرکت لازمی ہو۔

اِحترازی مثال: ”رَاوُوْنَ“ اصل میں ”رَاوِيُوْنَ“ تھا۔ یہاں ”وَاوْ“ کی حرکت ضمہ عارضی ہے۔

چوتھی شرط: یہ ہے کہ: مقابلہ ”عین“ کلمہ کے ہو۔ اِحترازی مثال: ”يَدْعُوْ“ یہاں مقابلہ ”لام“ کلمہ کے ہے۔

پانچویں شرط: یہ ہے کہ: مضارع معلوم میں نہ ہو۔

اِحترازی مثال: ”يَقُوْلُ“ کہ اصل میں ”يَقْوُلُ“ تھا، یہاں مضارع معلوم میں ہے۔

اِتفاقی مثال: ”قُوُلَ، اَدْوُرٌ“ سے ”قَؤُلَ، اَدْؤُرٌ“ پڑھنا جائز ہے۔ [2]

قانون: ہر باب مثال واوی بروزن مَنَعَ، يَمْنَعُ یا کہ ماضی او نیافتہ شدہ باشد یا مضارع معلومش بروزن يَفْعِلُ باشد در مضارع معلوم او فاء کلمہ را حذف کنند وجوباً واز باب فَعِلَ، يَفْعَلُ در دو باب وَسِعَ، يَسَعُ، وَطِئَ، يَطَئُ نیز۔

---

[1] یہاں ”وَاوْ“ کے بعد ”واوْ“ متحرک کی نفی ہے، اگر اِس ”وَاوْ“ کے بعد اور ”وَاوْ“ بالکل نہیں یا ”وَاوْ“ ساکن ہے تو اِن دونوں صورتوں میں قانون جاری ہو جائے گا۔ جیسے: ”وُعِدَ، وُوْعِدَ“ سے ”اُعِدَ، اُوْعِدَ“ پڑھنا جائز ہے۔

فائدہ: کبھی ”وَاوْ“ مفتوح کو بھی ”ہمزہ“ سے بدلا جاتا ہے۔ جیسے: ”اَحَدٌ، اَنَاةٌ، اَسْمَاءُ“ جو اُس کو ”فُعْلَاء“ کے وزن پر مانتے ہیں کہ اصل میں ”وَحَدٌ، وَنَاةٌ، وَسْمَاءُ“ تھے۔ اِسی طرح کبھی ”وَاوْ“ مضمومہ ”تاء“ سے بدل جاتی ہے۔ جیسے: ”تُجَاهٌ تُكْلَانٌ تُرَاثٌ“ کہ اصل میں ”وُجَاهٌ وُكْلَانٌ وُرَاثٌ“ تھے، ”وَاوْ“ مفتوحہ اور ”تاء“ کا ”ہمزہ“ سے بدلنا شاذ ہے، قیاسی نہیں بحسب سماع ہے۔

[2] واضح ہو کہ: اِس جگہ ”وَاوْ“ وسط کا ”ہمزہ“ سے بدلنے کا ذکر ”ہمزہ“ مضمومہ اوّل کلمہ کے تبعاً ہے ورنہ اُس کا ذکر قوانین اجوف میں ہونا چاہیے تھا۔

تشریح

اِس" قانون" کا نام ہے" یَعِدُ " کا قانون ہے۔اس کے لیے ایک حکم اورشرطوں کی تین (۳) جماعتیں ہیں۔ ہر جماعت کے لیے دو، دو شرطیں ہیں۔

حکم: یہ ہے کہ: مضارع معلوم میں" فاء" کلمہ کوحذف کرنا واجب ہے۔

جماعت اوّل: پہلی شرط: یہ ہے کہ: باب" مثال واوی" کا ہو۔ [1] اِحترازی مثال:" یَسَرَ " یہ مثال یائی ہے۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ:" مَنَعَ، یَمْنَعُ" کے وزن پر ہو۔

اِحترازی مثال:" وَسُمَ، یَوْسُمُ" یہ" مَنَعَ، یَمْنَعُ" کے وزن پر نہیں۔ اِتفاقی مثال:" وَضَعَ، یَوْضَعُ" سے" یَضَعُ"۔

جماعت دوم: پہلی شرط: یہ ہے کہ: باب" مثال واوی" کا ہو۔ اِحترازی مثال:" یَسَرَ " یہ مثال یائی ہے۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: ایسا باب ہو جس کی" ماضی" متروک الاستعمال ہو (اہل عرب مضارع تو اِستعمال کرتے ہوں لیکن! اُس باب کی ماضی اِستعمال نہ کرتے ہوں)۔ اِحترازی مثال:" وَسُمَ، یَوْسُمُ" اِس باب کی" ماضی" اکثر مستعمل ہے۔

اِتفاقی مثال:" یَوْذَرُ، یَوْدَعُ" سے" یَذَرُ، یَدَعُ" کہ اِس کی ماضی" وَذَرَ، وَدَعَ"۔ اِس باب کی ماضی عربی زبان میں کبھی استعمال نہیں کی گئی۔

جماعت سوم: پہلی شرط: یہ ہے کہ: باب" مثال واوی" کا ہو۔ اِحترازی مثال:" یَسَرَ " یہ مثال یائی ہے۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ:" مضارع" مکسور العین ہو۔ اِحترازی مثال:" وَسُمَ، یَوْسُمُ" یہاں مضموم العین ہے۔

اِتفاقی مثال:" یَوْعِدُ" سے" یَعِدُ"،" یَوْرِمُ" سے" یَرِمُ"۔" مضارع" مکسور العین ہو،" ماضی" عام ہے مکسور العین ہو یا مفتوح العین ہو۔

فائدہ: "عَلِمَ، یَعْلَمُ" کے وزن پر دو (۲) ایسے باب ہیں کہ سماعاً" فَآء" کلمہ مضارع میں حذف کیا گیا ہے وہ دو (۲) یہ ہیں:" وَسِعَ، یَوْسَعُ"،" وَطِئَ، یَوْطَئُ" سے" یَسَعُ، یَطَئُ"۔

قانون: دو واوٗ متحرک کہ جمع شوند در اوّل کلمہ واوٗ اولیٰ را بہمزہ بدل کنند وجوباً۔

تشریح

اِس" قانون" کا نام ہے" اَوَاعِدُ، أُوَیْعِدٌ" کا قانون۔ اِس کے لیے ایک حکم اور چار (۴) شرطیں ہیں۔

---

[1] "مثال واوی" کی قید لگا کر" مثال یائی" کو نکال دیا" لفیف" سے اِحتراز نہیں یعنی قانون" لفیف" میں جاری ہوگا۔ باقی" یَئِسَ، یَائِسُ" اصل میں" یَیْئِسُ" تھے۔" مضارع" حذف" یَاء" کے ساتھ یا اِبدال" الف" کے ساتھ مذکورہ قانون کے شذوذ ہیں۔

فائدہ: جہاں اِبدال اور حذف کا آپس میں تعارض ہو وہاں حذف کو ترجیح دی جائے گی۔ برائے تخفیف کلام۔ جیسے:" اِوْعِدْ" یہاں" یَعِدُ " کا قانون جاری کریں گے نہ کہ" مِیْعَادٌ" کا۔

حکم: یہ ہے کہ: پہلی "وَاوْ" کو "ہمزہ"[1] سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: دو (۲) "وَاوْ" ہوں۔ اِحترازی مثال: "وَعَدَ" یہاں ایک "وَاوْ" ہے۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: دونوں متحرک ہوں۔ اِحترازی مثال: "وُوْرِیَ" یہاں ایک متحرک ہے۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ: دونوں "وَاوْ" اکھٹے ہوں یعنی یکجا ہوں۔ اِحترازی مثال: "وَلْوَلَ، وَقْوَقَ" یہاں جمع نہیں۔

چوتھی شرط: یہ ہے کہ: دونوں "وَاوْ" اِبتداءِ کلمہ میں ہوں۔ اِحترازی مثال: "قَوِوَ" یہاں آخر میں ہیں۔

اِتفاقی مثال: "وَوَاعِدُ" سے "أَوَاعِدُ"، "وُوَيْعِدٌ" سے "أُوَيْعِدٌ"، "وُوَيْعِدَةٌ" سے "أُوَيْعِدَةٌ" پڑھنا واجب ہے۔[2]

> **قانون:** ہر بابِ مثال واوی از باب عَلِمَ، يَعْلَمُ کہ غیر محذوف الفاء باشد در مضارع معلوم او سوائے اصل سہ وجہ خواندن جائز است چنانچہ در يَوْجَلُ، يَاجَلُ، يِيْجَلُ، يِيْجَلُ خواندن جائز است۔

تشریح

اِس "قانون" کا نام ہے "يَاجَلُ، يِيْجَلُ، يِيْجَلُ" کا قانون۔ اِس کے لیے ایک حکم اور تین (۳) شرطیں ہیں۔

حکم: یہ ہے کہ: مضارع معلوم میں سوائے اصل کے تین (۳) طرح سے پڑھنا جائز ہے:

① "وَاوْ" کو "الف" سے تبدیل کرنا۔ ② "وَاوْ" کو "یاء" سے تبدیل کرنا۔ ③ حروفِ "اتین" کے فتحہ کو کسرہ سے بدلنا۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: باب "مثال واوی" کا ہو۔ اِحترازی مثال: "يَسَرَ"۔ یہ باب "مثال یائی" ہے۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: "عَلِمَ، يَعْلَمُ" کے وزن پر ہو۔

اِحترازی مثال: "وَسُمَ، يَوْسُمُ" یہ "شَرُفَ، يَشْرُفُ" کے وزن پر ہے۔

---

[1] مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اِس قانون کے ذکر میں شیخ ابن حاجب رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر اکتفا کیا ہے، وگرنہ محققین کا مذہب یوں ہے: اگر دوسری "وَاوْ" مدّہ بدل حرفِ زائدہ ہے تو پہلی "وَاوْ" کو "ہمزہ" سے تبدیل کرنا جائز ہے۔ جیسے: "وُوْرِیَ" ماضی مجہول میں دوسری "وَاوْ، الف" سے تبدیل شدہ ہے، اصل میں تھا "وَارَیَ"۔

① اگر دوسری "وَاوْ" مدّہ نہیں جیسے: "أَوَاعِدُ" اصل میں "وَوَاعِدُ" تھا۔

② یا دوسری "وَاوْ" تبدیل شدہ نہیں۔ جیسے: "أُوْعَادٌ" اصل میں "وُوْعَادٌ" تھا بر وزن "طُوْمَارٌ"۔

③ یا دوسری "وَاوْ" بدل از حرف صحیح ہے جیسے: "أُوْلٰی" اصل میں "وُءْلٰی" تھا۔

نزدکوفیہ پھر "ہمزہ" کو "وَاوْ" کیا تو "وُوْلٰی" ہوا، اب دو (۲) "وَاوْ" جمع ہوئے اِن تینوں صورتوں میں پہلی "وَاوْ" کو "ہمزہ" سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

[2] پہلا "وَاوْ" "ہمزہ" ہوجاتا ہے وجوبًا، اِس لیے دو (۲) ہم مثل متحرک حرفوں کا شروع کلمہ میں جمع ہونا ثقیل ہے خصوصاً دو (۲) حرفِ علت کا اور پھر دو (۲) "وَاوْ" جو حرفِ علت میں زیادہ ثقیل ہیں اُس ثقل کو دور کرنے کی خاطر پہلی "وَاوْ" کو "ہمزہ" سے تبدیل کرتے ہیں۔ جیسے: "وَوَاعِدُ" سے "أَوَاعِدُ"۔

ملاحظہ: قانون صرف "مثال واوی" کے "اسم فاعل" میں "جمع اَقصیٰ" اور "تصغیر" کے تین (۳) صیغوں میں جاری ہوتا ہے۔

سوال دوسری "وَاوْ" کو "ہمزہ" سے کیوں تبدیل نہیں کرتے جب کہ ثقل کا سبب "وَاوْ" ثانی ہے۔

جواب دوسری "وَاوْ" کو "ہمزہ" سے تبدیل کرنے کی صورت میں مقصد حاصل نہیں ہوتا ہے کیونکہ "وَاوْ" عطف یا "وَاوْ" قسم کے دخول کے وقت بھی ثقل باقی رہتا ہے۔

تیسری شرط: "فَاء" کلمہ اُس کا حذف نہ ہوا ہو۔ احترازی مثال: "وَسِعَ، یَسَعُ" یہ محذوف الفاء ہے کہ اصل میں "یَوْسَعُ" تھا۔
اِتفاقی مثال: "وَجِلَ، یَوْجَلُ" سے "یَاجَلُ، یِیْجَلُ، یِیْجَلُ"۔

قانون: یائے ساکن مظہر غیر واقع مقابلہ فاء کلمہ بابِ اِفْتِعَال ماقبلش مضموم آن را بواو بدل کنند وجوباً بشرطیکہ در جمع اَفْعَلُ، فَعْلَاءُ صفتی و فُعْلٰی صفتی و تفضیلی و اسم مفعول ثلاثی مجرد اَجوف یائی نباشد اگر باشد ضمہ ماقبلش را بکسرہ بدل کنند وجوباً۔

تشریح

اِس "قانون" کا نام ہے "یُوْسَرُ" کا قانون۔

فَائِدَہ: وہ اسم جو "اَفْعَلُ" کے وزن پر ہو اُس کی تین (۳) قسمیں ہیں: ① اسمی۔ ② تفضیلی۔ ③ صفتی۔

① **"اسمی"** کہتے ہیں وہ اسم جو "اَفْعَلُ" کے وزن پر صرف ذات پر دلالت کرے جیسے: "اَحْمَدُ" یہ نام ہے اور "اَفْعَلُ" کا وزن ہے، صرف ذات پر دلالت کرتا ہے۔

② **"تفضیلی"** کہتے ہیں وہ اسم جو "اَفْعَلُ" کے وزن پر ہو اور تفضیل کے ساتھ ذات مع الوصف پر دلالت کرے۔ جیسے: "اَضْرَبُ" بمعنی بہت مارنے والا مرد۔ اِس میں "اسمی صفتی" معنی کا اِعتبار نہیں ہوتا۔

③ **"صفتی"** کہتے ہیں وہ اسم جو "اَفْعَلُ" کے وزن پر ہو اور ذات مع الوصف پر بلا تفضیل دلالت کرے۔ جیسے: "اَبْیَضُ" بمعنی وہ ذات جس میں سفیدی ہے۔ اِس میں عَلَم اور زیادتی کے معنی کا اِعتبار نہیں ہوتا ہے۔

فَائِدَہ: وزن "فُعْلٰی" کی بھی تین (۳) قسمیں ہیں:

① **"اِسمی"** وہ ہے کہ: "فُعْلٰی" کے وزن پر صرف ذات پر دلالت کرے۔ جیسے: "طُوْبٰی" یہ ایک درخت کا نام ہے۔
② **"تفضیلی"** وہ وزن "فُعْلٰی" کا جو ذات مع الوصف پر تفضیل کے ساتھ دلالت کرے۔ جیسے: "ضُرْبٰی" بمعنی بہت مارنے والی عورت۔
③ **"صفتی"** وہ وزن "فُعْلٰی" کا جو ذات مع الوصف پر بلا تفضیل دلالت کرے۔ جیسے: "حُیْکٰی" بمعنی ناز و نخرے سے چلنی والی عورت۔[1]

---

[1] "فُعْلٰی" کے ساتھ "صفتی" کی قید لگا کر صرف "اِسمی" کو نکال دیا کیونکہ "فُعْلٰی اسمی" میں "یا" "واو" سے تبدیل ہو جاتا ہے۔ جیسے: "طُیْبٰی، کُیْسٰی" سے "طُوْبٰی، کُوْسٰی" کیونکہ اِس میں اِسمیت غالب ہے۔

سوال "فُعْلٰی" "اسمی" میں "یاء" کو "واو" سے تبدیل کرتے ہیں صفتی میں کیوں نہیں؟ **جواب** "اسمی" اور "صفتی" کے درمیان فرق کرنے کی خاطر۔

سوال فرق تو اِس کے برعکس میں بھی ہو سکتا تھا؟

جواب "فُعْلٰی" "صفتی" میں ثقل زیادہ ہے باعتبار معنی کے کیونکہ ذات مع الوصف پر دلالت کرتا ہے اور "اسمی" صرف ذات پر دلالت کرتا ہے اور لفظاً "واو"، "یاء" سے زیادہ ثقیل ہے۔ اگر "یاء" کو "واو" سے تبدیل کرتے ہیں تو ثقل لفظی و معنوی دونوں طرح سے لازم آ جاتا ہے جو کہ جائز نہیں۔ اِس لیے "صفتی" میں ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے تبدیل کرتے ہیں۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔

فائدہ: وزن "فَعْلَاء" کی دو(۲) قسمیں ہیں:

① **"اسمی"** وہ ہے جو "فَعْلَاءُ" کے وزن پر کوئی "عَلَم" ہو۔ جیسے: "صَحْرَاءُ، حَمْرَاءُ"۔

② **"صفتی"** وہ وزن "فَعْلَاءُ" کا جس میں صفت والے معنی کا اعتبار کیا جائے۔ جیسے: "بَيْضَاءُ" بمعنی سفید عورت۔

اِس قانون کے لیے دو(۲) حکم ہیں۔ پہلے حکم کے لیے سات (۷) شرطیں ہیں اور دوسرے حکم کے لیے شرطوں کی تین (۳) جماعتیں ہیں، ہر جماعت کے لیے پانچ، پانچ شرطیں ہیں۔

پہلا حکم: یہ ہے کہ: "یَاء" کو "وَاؤ" کے ساتھ تبدیل کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: "یَاء" ساکن ہو۔ اِحترازی مثال: "يَسَرَ" یہاں متحرک ہے۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: مظہر ہو۔ اِحترازی مثال: "مُيِّزَ" یہ مدغم ہے۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ: اُس "یَاء" کا ماقبل مضموم ہو۔ اِحترازی مثال: "بَيْعٌ" یہاں مفتوح ہے۔

چوتھی شرط: یہ ہے کہ: "یَاء" مقابلہ "فَاء" کلمہ باب "اِفْتِعَال" کے نہ ہو۔

اِحترازی مثال: "اُيْتُسِرَ" یہاں مقابلہ "فَاء" کلمہ باب اِفْتِعَال کے ہے۔

پانچویں شرط: یہ ہے کہ: "اَفْعَلُ، فَعْلَاءُ" صفتی کی جمع میں نہ ہو۔

اِحترازی مثال: "بُيْضٌ" یہ "اَبْيَضُ" مذکر، "بَيْضَاءُ" مؤنث کی مشترک جمع ہے۔

چھٹی شرط: یہ ہے کہ: "فُعْلٰی" صفتی اور تفضیلی میں نہ ہو۔ اِحترازی مثال: "حُيْكٰى، بُيْعٰى"۔

ساتویں شرط: یہ ہے کہ: "اسم مفعول" ثلاثی مجرد اجوف یائی میں نہ ہو۔ اِحترازی مثال: "مَبْيُوْعٌ" اصل میں "مَبْيُوْعٌ" تھا۔

اِتفاقی مثال: "يُيْسَرُ" سے "يُوْسَرُ"۔

دوسرا حکم: یہ ہے کہ: "یَاء" کے ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

جماعت اوّل: پہلی شرط: یہ ہے کہ: "یَاء" ساکن ہو۔ اِحترازی مثال: "يَسَرَ"۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: "یَاء" مظہر ہو۔ اِحترازی مثال: "مُيِّزَ"۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ: اُس کا ماقبل مضموم ہو۔ اِحترازی مثال: "بَيْعٌ"۔

چوتھی شرط: یہ ہے کہ: "یَاء" مقابلہ "فَاء" کلمہ باب "اِفْتِعَال" کے نہ ہو۔ اِحترازی مثال: "اُيْتُسِرَ"۔

پانچویں شرط: یہ ہے کہ: "اَفْعَلُ، فَعْلَاءُ" صفتی کی جمع میں ہو۔ اِحترازی مثال: "يُوْسَرُ"۔

اِتفاقی مثال: "بُيْضٌ" ("اَبْيَضُ" مذکر "بَيْضَاءُ" مؤنث کی جمع ہے) سے "بِيْضٌ"۔

ملاحظہ: "اَفْعَلُ" اور "فَعْلَاءُ" کی جمع کا وزن: "فِعَلٌ" کا باب اگر مادّہ ① "لون"۔ ② "عیب"۔ ③ حلیے۔ پر دلالت کرتا ہو تو

اِس سے "اسم فاعل" نہیں آتا بلکہ "صفت مشبہ باسم الفاعل" آتی ہے اور وہ بھی صرف "اَفْعَلُ" کے وزن پر، اور اُس کی مؤنث "فَعْلَاءُ" آتی ہے اور اِس "صفت مشبہ" میں مذکر (اَفْعَلُ) اور مؤنث (فَعْلَاءُ) دونوں کی جمع صرف "فُعْلٌ" کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے: "اَحْمَرُ، اَحْمَرَانِ، حُمْرٌ، حَمْرَاءُ، حَمْرَاوَانِ، حُمْرٌ" اگر کوئی کلمہ "فُعْلٌ" کے وزن پر ایسی "صفت مشبہ" (مذکر یا مؤنث) کی جمع کے طور پر آ رہا ہو اور اُس کلمہ میں یائے ساکنہ ومظہرہ سے پہلے ضمہ آجائے تو یہاں پر بھی "یَاء" کی رعایت کرتے ہوئے ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیں گے۔ جیسے: "اَعْيَنُ" (مذکر) اور "عَيْنَاءُ" (مؤنث) دونوں کی جمع "فُعْلٌ" کے وزن پر "عُيْنٌ" آتی ہے۔ چنانچہ ضابطہ کے مطابق "عُيْنٌ" کا ضمہ کسرہ سے بدلا تو "عِيْنٌ" بن گیا۔

جماعت دوم: پہلی شرط: یہ ہے کہ: "یَاء" ساکن ہو۔ اِحترازی مثال: "يَسَرَ"۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: "یَاء" مظہر ہو۔ اِحترازی مثال: "بُيِّعَ"۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ: اُس کا ماقبل مضموم ہو۔ اِحترازی مثال: "بَيْعٌ"۔

چوتھی شرط: یہ ہے کہ: "یَاء" مقابلہ "فَاء" کلمہ باب اِفْتِعَال کے نہ ہو۔ اِحترازی مثال: "اُيْتُسِرَ"۔

پانچویں شرط: یہ ہے کہ: "فُعْلٰى" صفتی میں ہو یا "فُعْلٰى" تفضیلی میں ہو۔ اِحترازی مثال: "طُيْبٰى"۔

اِتفاقی مثال: "فُعْلٰى" صفتی کی جیسے: "حُيْكٰى" سے "حِيْكٰى"۔ "فُعْلٰى" تفضیلی کی جیسے: "بُيْعٰى" سے "بِيْعٰى"۔

جماعت سوم: پہلی شرط: یہ ہے کہ: "یَاء" ساکن ہو۔ اِحترازی مثال: "يَسَرَ"۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: "یَاء" مظہر ہو۔ اِحترازی مثال: "بُيِّعَ"۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ: اُس کا ماقبل مضموم ہو۔ اِحترازی مثال: "بَيْعٌ"۔

چوتھی شرط: یہ ہے کہ: "یَاء" مقابلہ "فَاء" کلمہ باب اِفْتِعَال کے نہ ہو۔ اِحترازی مثال: "اُيْتُسِرُ"۔

پانچویں شرط: یہ ہے کہ: "اسم مفعول" ثلاثی مجرد "اجوف یائی" میں ہو۔ اِحترازی مثال: "يُيْسَرُ"۔

اِتفاقی مثال: "مَبْيُوْعٌ" سے "مَبِيْعٌ" [1]۔

---

[1] "مَبِيْعٌ" اصل میں "مَبْيُوْعٌ" تھا بقانون "يَبِيْعُ"، "مَبُيْوْعٌ" ہوا۔ پھر اِسی قانون کے حکم ثانی سے "یَاء" کے ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے تبدیل کیا "مَبِيُوْعٌ" ہوا، بعدہ "اِجتماع ساکنین" ہوا، درمیان "وَاؤ" اور "یَاء" کے پہلا ساکن مدہ تھا حذف ہوا، تو "مَبِوْعٌ" ہوا پھر "مِيْعَادٌ" کے قانون سے "مَبِيْعٌ" ہوا۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

قوانین اجوف

قانون: ہر واؤ و یاء متحرک بحرکت لازمی کہ ماقبلش مفتوح باشد از آن یک کلمہ بالف مبدل شود وجوباً بشرطیکہ آن واؤ و یاء مقابلہ فاء کلمہ وعین کلمہ ناقص و در حکم عین کلمہ ناقص نباشد و مابعدش مدّہ زائدہ کہ لازم بود تحقق وسکون او وحرف تثنیہ والف جمع مؤنث سالم و یائے مشددہ ونون تاکید نباشد وآن کلمہ بروزن فَعَلَانٌ وفَعَلى وبمعنی آن کلمہ کہ در آن تعلیل نیست نہ باشد ومقابلہ عین کلمہ ملحق ومقابلہ عین کلمہ بدل از حرفِ صحیح ومقابلہ عین کلمہ فعل غیر متصرف نباشد۔

تشریح

اِس "قانون" کا نام ہے "قَالَ، بَاعَ" کا قانون۔ اِس کے لیے ایک حکم اور اٹھارہ (۱۸) شرطیں ہیں، جن میں سے پہلی چار (۴) وجودی اور باقی عدمی ہیں۔

حکم: یہ ہے کہ: "واؤ" اور "یاء" کو "الف" سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط (وجودی): یہ ہے کہ: "واؤ" اور "یاء" متحرک ہوں۔ **اِحترازی مثال:** "قَوْلٌ، بَيْعٌ" یہاں ساکن ہیں۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: "واؤ" اور "یاء" کی حرکت لازمی ہوں عارضی نہ ہو۔ [1]

اِحترازی مثال: "لِواسْتَطَعْنَا جِيَلَ" اصل میں "لَوِاسْتَطَعْنَا جَيْئَلَ" تھے۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ: "واؤ" اور "یاء" کے ماقبل مفتوح ہو۔

---

[1] حرکتِ عارضی سکون کے حکم میں ہوتا ہے۔ عارضی حرکت تین (۳) قسم کی ہیں: ① بہ سبب نقل۔ ② بسبب التقاء ساکنین۔ ③ برائے متابعت۔

① **بسبب نقل:** اِس کو کہتے ہیں کہ: ایک حرف کی حرکت کسی عذر کی وجہ سے نقل کرکے ماقبل کو دینا۔ جیسے: "حَوْئَب، جَيْئَلَ" میں "ہمزہ" کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دی اور "ہمزہ" کو حذف کیا تو "حَوَب، جَيَلَ" ہوئے۔

② **بسبب التقائے ساکنین:** اِس کو کہتے ہیں کہ: اِجتماع ساکنین کی وجہ سے کسی حرف کو حرکت دی گئی ہو۔ جیسے: "لَوْ اسْتَطَعْنَا، دَعَوُاللّٰہ" ہمزہ وصلی درج کلام میں حذف ہوا پھر اِلتقائے ساکنین ہوا۔ درمیان "واؤ، سین، واؤ، لام" کے تو پہلے ساکن کو حرکت دی تو "لَوِ اسْتَطَعْنَا، دَعَوُاللّٰہ" ہوئے۔

③ **برائے متابعت:** اِس کو کہتے ہیں کہ: ایک کلمہ کو دوسرے کلمہ کے تابع کرنے کی وجہ سے حرکت دی جائے بشرطیکہ متابِع اور متابَع دونوں کی مفرد "فَعْلَةٌ" کے وزن پر ہو۔ اگر کلمہ "اجوف" ہو اور مفرد "فَعْلَةٌ" کے وزن پر ہو تو "عین" کلمہ جمع میں ہمیشہ ساکن رہے گا۔ جیسے: "جَوْزَةٌ" سے "جَوْزَاتٌ بَيْضَةٌ" سے "بَيْضَاتٌ"۔ اگر کلمہ "صحیح" ہو اور مفرد "فَعْلَةٌ" کے وزن پر ہو تو جمع بناتے وقت "عین" کلمہ کو فتح دینا ضروری ہے۔ جیسے: "تَمْرَةٌ" سے "تَمَرَاتٌ"، "رَحْمَةٌ، رَحَمَاتٌ"، اب "جَوْزَاتٌ، بَيْضَاتٌ" میں "واؤ" اور "یاء" کو حرکت فتح دے کر "جَوَزَاتٌ، بَيَضَاتٌ" (بفتح عین کلمہ) پڑھتے ہیں تاکہ "تَمَرَاتٌ" کی طرح ہو جائے۔

اِحترازی مثال: ”قُوِلَ، بُيِعَ“ یہاں ”وَاوْ“ اور ”یَاء“ کے ماقبل مفتوح نہیں۔

چوتھی شرط: یہ ہے کہ: ”وَاوْ، یَاء“ اور اُن کا ماقبل مفتوح ایک کلمہ میں ہوں۔

اِحترازی مثال: ”فَوَعَدَ، سَيَقُوْلُ“ یہاں ”فَاء، سِیْن“ جدا جدا کلمہ میں ہیں اور ”وَعَدَ، یَقُوْلُ“ جدا جدا کلمہ ہیں۔

پانچویں شرط: یہ ہے کہ: ”وَاوْ“ اور ”یَاء، فَاء“ کلمہ کے مقابلہ میں نہ ہوں۔

اِحترازی مثال: ”تَوَعَّدَ، تَيَسَّرَ“ یہاں ”وَاوْ“ اور ”یَاء“ مقابلہ ”فَاء“ کلمہ کے ہیں۔

چھٹی شرط: یہ ہے کہ: ”وَاوْ، یَاء“ مقابلہ ”عَیْن“ کلمہ ناقص کے نہ ہوں۔

اِحترازی مثال: ”قَوِیَ، حَيِیَ“ لفیف مقرون کو مجازاً ناقص کہتے ہیں۔ تو مطلب یہ ہوا کہ: ”لفیف مقرون ❶“ کے ”عَیْن“ کلمہ کے مقابلہ میں نہ ہوں۔

ساتویں شرط: یہ ہے کہ: ”وَاوْ، یَاء“، ”عَیْن“ کلمہ ناقص میں حکماً نہ ہوں ❷۔

اِحترازی مثال: ”اِرْعَوَوَ، اِرْمَيَيَ“ یہاں پہلی ”وَاوْ“ اور پہلی ”یَاء“ حکماً ”عَیْن“ کلمہ ناقص میں ہیں۔

آٹھویں شرط: یہ ہے کہ: ”وَاوْ، یَاء“ کا مابعد مدّہ نہ ہو۔ ایسا مدّہ کہ زائدہ ہو اور اُس کا ثابت رکھنا لازمی ہو اور کسی خاص معنی حاصل کرنے کے لیے لایا گیا ہو۔ ❸

اِحترازی مثال: ”سَوَادٌ، بَيَاضٌ“۔ یہاں ”الف“ مدّہ لازمی ہے اور لون کے معنی حاصل کرنے کے لیے لایا گیا ہے اور اِس کا ثابت رہنا بھی لازمی ہے۔

نویں شرط: یہ ہے کہ: ”وَاوْ، یَاء“ کا مابعد حرف تثنیہ نہ ہو۔

---

❶ مقابلہ ”عَیْن“ ناقص یعنی ”عَیْن“ کلمہ لفیف مقرون نہ ہو بشرطیکہ اِس کی ”لَام“ کلمہ میں تعلیل ہوئی ہو۔ جیسے: ”رَوَی، قَوَی“ میں اصل ”رَوِيَ، قَوِيَ“ تھے کیونکہ ”لَام“ کلمہ محل تغیر ہونے کی وجہ سے اور حرف سے تعلیل کا زیادہ مستحق ہے۔ اگر اُس کی ”عَیْن“ کلمہ میں تعلیل کریں گے تو دو (۲) تعلیلوں کا حقیقتاً پے در پے ہونا لازم آئے گا جو کہ ناجائز ہے۔ اگر ”لَام“ کلمہ میں تعلیل نہیں جیسے: ”حَيِيَ“ اِس کی دوسری ”یَاء“ اگرچہ اپنے ماقبل مفتوح نہ ہونے کی وجہ سے ”الف“ نہیں ہوئی، لیکن! وہ ”لَام“ کلمہ میں ہونے کی وجہ سے معلل کا حکم رکھتی ہے۔ اگر اُس کے ”عَیْن“ کلمہ میں تعلیل کریں گے تو دو (۲) تعلیلوں کا حکماً پے در پے ہونا لازم آئے گا جو جائز نہیں۔

❷ حکماً ”عَیْن“ کلمہ ناقص کا مطلب یہ ہے کہ: ”لَام“ کلمہ ناقص کا تکرار سے ہو، پس! پہلا حرف وسط میں ہونے کی وجہ سے بمنزلہ ”عَیْن“ کلمہ کے ہو گیا اور دوسرا حرف مؤخر ہونے کی وجہ سے بمنزلہ ”لَام“ کلمہ کے ہوا۔ جیسے: ”اِرْعَوَوَ“ پہلی ”وَاوْ“ اگرچہ حقیقت میں ”لَام“ کلمہ ہے، لیکن! تکرار ”لَام“ کی وجہ سے وہ وسط میں آنے کے سبب سے ”عَیْن“ کلمہ کے حکم میں ہو گئی۔ اب اگر ”عَیْن“ کلمہ میں تعلیل کریں گے تو دو (۲) حرف اصلی حکماً میں دو (۲) تعلیلوں کا حقیقۃً پے در پے ہونا لازم آ جاتا ہے اور یہ جائز نہیں۔ اِس لیے کہ ”عَیْن“ کلمہ کی نفی کر دی۔ خُلَاصَہ: خلاصہ یہ ہے کہ: ”وَاوْ، یَاء“ بابِ اِفْعِلَال یا اِفْعِيْلَال کے ”لَام“ اوّل کے مقابلہ میں نہ ہوں۔

❸ مدّہ زائدہ سے مراد وہ حرف ہے جو نہ تو جز و کلمہ ہو اور نہ کسی خاص معنی پر دلالت کرتا ہو۔ جیسے: ”جَوَادٌ، طَوِيْلٌ، غَيُوْرٌ“ اگر اِن میں تعلیل کی جائے تو لازم آئے گا کہ مدّہ تو باقی رہے اور اُس کے ماقبل کی حرکت جس نے اُس کو مدّہ بنایا ہے وہ حذف ہو جائے وگرنہ قانون جاری ہوگا۔ جیسے: ”تُدْعَوْنَ، تُرْمَيْنَ“ اصل میں ”تُدْعَوُوْنَ، تُرْمَيِيْنَ“ تھے، یہاں ”وَاوْ، یَاء“ اِس مدّہ زائدہ سے پہلے ہیں جو معنی جمعیت اور تانیث کا فائدہ دیتا ہے، یہ مدّہ زائد کلمہ کا جز نہیں کہ اِس مدّہ کو جدا کرنے سے کلمہ بالکل مہمل اور بیکار بن جاتا ہو۔

احترازی مثال: ”عَصَوَانِ، رَحَیَانِ، عَصَوَیْنِ، رَحَیَیْنِ، دَعَوَا، رَمَیَا“۔

دسویں شرط: یہ ہے کہ: ”واؤ، یاء“ کے بعد ”الف“ جمع مؤنث سالم کا نہ ہو۔

احترازی مثال: ”عَصَوَاتٌ، رَحَیَاتٌ“ یہاں ”واؤ، یاء“ کے بعد ”الف“ جمع مؤنث سالم کا ہے۔

گیارہویں شرط: یہ ہے کہ: ”واؤ، یاء“ کے بعد یائے مشدد نہ ہو۔ (۱)

احترازی مثال: ”عَصَوِیٌّ، رَحَوِیٌّ“ یہ یائے نسبت ہے ”عَصَوِیَّةٌ“ یہ یائے مصدریہ ہے۔

بارہویں شرط: یہ ہے کہ: ”واؤ، یاء“ کا مابعد ”نون“ تاکید کا نہ ہو۔ (۲)

احترازی مثال: ”اِرْعَوَنَّ، اِخْشَیَنَّ، اِرْعَوَنْ، اِخْشَیَنْ“ یہاں ”نون“ تاکید ثقیلہ وخفیفہ ہیں۔

تیرھویں شرط: یہ ہے کہ: وہ کلمہ جس میں ”واؤ“ اور ”یاء“ ہیں فَعَلَانٌ (بفتح فاء وعین) کے وزن پر نہ ہوں۔

احترازی مثال: ”جَوَلَانٌ، حَیَوَانٌ“ یہ ”فَعَلَانٌ“ کے وزن پر ہیں۔

چودھویں شرط: یہ ہے کہ: وہ کلمہ جس میں ”واؤ، یاء“ ہیں۔ ”فَعَلٰی“ (بفتح فاء وعین) کے وزن پر نہ ہو۔

احترازی مثال: ”صَوَرٰی، حَیَدٰی“ (۳)۔ یہ ”فَعَلٰی“ کے وزن پر ہیں۔

پندرھویں شرط: یہ ہے کہ: وہ کلمہ جس میں ”واؤ، یاء“ ہیں ایسے کلمہ کے ہم معنی نہ ہو جس کے ”واؤ، یاء“ میں تعلیل نہیں ہوسکتی۔

احترازی مثال: ”عَوِرَ، عَیِنَ“ (۴) بمعنی ”اِعْوَرَّ، اِعْیَنَّ“ کے اور ان میں ”واؤ، یاء“ کا ماقبل ساکن مانع از تعلیل ہے۔

سولھویں شرط: ”واؤ، یاء“ مقابلہ ”عین“ ملحق کے نہ ہوں (۵)۔ احترازی مثال: ”قَوَلُوْلٌ، بَیَعُوْعٌ“ ملحق ”قَرَبُوْسٌ“ ہیں۔

سترھویں شرط: یہ ہے کہ: ”واؤ، یاء“ مقابلہ ”عین“ کلمہ حرفِ صحیح سے بدل شدہ نہ ہوں۔ (۶)

---

(۱) ”یاء“ مشددہ عام ہے ”یائے“ نسبت ہو یا ”یائے“ مصدریہ ہو، اگر ان میں تعلیل کریں تو ”یائے“ مشددہ سے پہلے جو کسرہ مطلوب ہے باقی نہیں رہے گا۔

فَائِدَہ: ”یائے“ مشددہ بزیادت ”تاء“ مدورہ کلمہ کو مصدر کے معنی میں کرنے کے لیے آتی ہے۔ جیسے: ”فَاعِلِیَّةٌ“ (فاعل ہونا) ہے۔

(۲) اگر ان میں تعلیل کریں گے تو ”نون“ تاکید کے ماقبل کا فتحہ جو چار (۴) صیغوں میں لازم ہوتا ہے اپنے حال پر باقی نہ رہے گا اور خلافِ وضع لازم ہوگا۔

(۳) ”فَعَلَانٌ“ اور ”فَعَلٰی“ کے وزن میں تعلیل نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ان دونوں وزنوں میں حرکت معنوی لازمی ہے، لہٰذا! ان کے لفظ کو بھی متحرک رکھتے ہیں تاکہ حرکتِ لفظی حرکتِ معنوی پر دلالت کرے۔ رہا لفظِ ”مَوَتَانٌ“ کہ اس میں باوجود سکون معنوی ہونے کے تعلیل نہیں کرتے ہیں سو یہ اپنی نقیض ”حَیَوَانٌ“ پر محمول ہے۔ ”جَوَلَانٌ“ کا معنی گردگھومنا۔ ”حَیَدٰی“ کا معنی وہ گدھا جو زیادتی خوشی کی وجہ سے اپنے سایہ سے کودے یا بمعنی متکبرانہ چال، ”صَوَرٰی“ ایک پانی کا نام ہے۔

(۴) **سوال** ”عَوِرَ، عَیِنَ“ کو ”اِعْوَرَّ، اِعْیَنَّ“ کے معنی میں کرتے ہو، اس کے برعکس کیوں نہیں کرتے؟ جب کہ مزید فرع و مجرد اصل ہے، اصل تابع فرع کے نہیں ہوتا۔

جواب الوان وعیوب اکثر بابِ اِفْعِلَال، اِفْعِیْلَال سے آتے ہیں اور یہ اس معنی میں اصل ہیں اور باقی ابواب گو مجرد ہی کیوں نہ ہوں اس معنی میں ان ابواب یعنی ”اِفْعِلَال، اِفْعِیْلَال“ کی فرع ہیں۔

(۵) ”واؤ، یاء“ اگر مقابلہ ”لام“ کلمہ ملحق کے ہوں تو قانون جاری ہوجائے گا ”قَلْسٰی، تَقَلْسٰی“ ملحق ہیں ”دَحْرَجَ، تَدَحْرَجَ“ کے اصل میں ”قَلْسَوَ، تَقَلْسَوَ“ تھے۔

(۶) ”واؤ، یاء“ اگر ”لام“ کلمہ کے مقابلہ میں حرفِ صحیح سے تبدیل شدہ ہیں تو قانون جاری ہوجائے گا کیونکہ ”لام“ کلمہ محلِ تغیر ہے۔ جیسے: ”دَسّٰهَا“ اصل میں ”دَسَّسَ“ تھا، آخری ”سین“ کو ”یاء“ سے بدل دیا تو ”دَسّٰی“ ہوا، بعدہ اسی قانون سے ”دَسّٰهَا“ ہوا۔ ”تَلَظَّظَ“ سے ”تَلَظّٰی“۔

اِحترازی مثال: "شَيَرَةٌ" اصل میں "شَجَرَةٌ" تھا، "یاء، جیم" سے تبدیل شدہ ہے۔

اٹھارہویں شرط: یہ ہے کہ: "واؤ، یاء" مقابلہ "عین" (۱) کلمہ فعل غیر متصرف میں نہ ہوں۔

اِحترازی مثال: "قَوُلَ، بَيُعَ، لَيِسَ" کہ یہ مقابلہ "عین" کلمہ فعل غیر متصرف کے ہیں۔

اِتفاقی مثال: فعل کی: "قَوَلَ، بَيَعَ، دَعَوَ، رَمَيَ" سے "قَالَ، بَاعَ، دَعَا، رَمٰی"۔ "بَوَبٌ، نَيَبٌ، عَصَوٌ، رَحَيٌ" سے "بَابٌ، نَابٌ، عَصًا، رَحًی" ہوئے۔ "قَوَلَةٌ" سے "قَالَةٌ"۔

ملحوظہ: یہ قانون اکثر "اجوف" کے "ثلاثی مجرد" میں صرف "ماضی معلوم" میں اور "مزید فیہ" کے صرف دو (۲) ابواب (اِفْتِعَال، اِنْفِعَال) کی "ماضی معلوم" اور "اسم فاعل" کی جمع مکسر "فَعَلَةٌ" کے ایک صیغے میں جاری ہوتا ہے، جیسے: "قَالَ، بَاعَ، اِنْقَادَ، اِكْتَالَ، مُمْتَازٌ، مُنْقَادٌ، قَالَةٌ، بَاعَةٌ" البتہ! "قَوَدٌ، خَوَنَةٌ" شاذ ہیں۔

قانون: اِلتقائے ساکنین بر دو قسم است علٰی حدہ و علٰی غیر حدہ آنکہ ساکن اوّل مدّہ یا یائے تصغیر و ساکن ثانی مدغم و وحدۃ کلمہ باشد و ما سوٰی این علی غیر حدہ است و حکم علٰی حدہ خواندن ساکنین است مطلقاً و حکم علٰی غیر حدہ خواندن ساکنین است در حالت وقف و نہ خواندن ساکنین در حالتِ غیر وقف پس در حالتِ غیر وقف اگر ساکن اوّل مدّہ یا نون خفیفہ باشد حذف کردہ می شود اِتفاقاً سوائے سہ جا (۲) در اجوف یعنی مصدر بابِ اِفْعَال و اِسْتِفْعَال و اسم مفعول چرا کہ در این جا اِختلاف است بعضے صرفیان اولٰی را حذف می کنند و بعضے ثانی را و اگر ساکن اوّل مدّہ یا نون خفیفہ نباشد حرکت دادہ شود ساکنے کہ در آخر کلمہ است، و اگر در آخر نباشد اوّل را کسرہ زیرا کہ در تحریک ساکن او اصل است و غیر او بسبب عارضہ۔

تشریح

اِس "قانون" کا نام ہے "اِلتقائے ساکنین" کا قانون۔

---

(۱) "واؤ، یاء" اگر مقابلہ "لام" کلمہ فعل غیر متصرف میں ہوں گے تو قانون جاری ہو جائے گا۔ جیسے: "مَا اَدْعَوَهُ مَا اَرْمَيَهُ" سے "مَا اَدْعَاهُ مَا اَرْمَاهُ"۔

(۲) ساکن اوّل حذف ہوتا ہے نزد جمیع صرفیان اِتفاقاً ماسوٰی تین (۳) جگہوں کے دونوں ساکن مدّہ ہوں تو اِس میں صرفیوں کا اِختلاف ہے، بعض ساکن اوّل کو حذف کرتے ہیں اور بعض ساکن ثانی کو اور ایسے مقامات تین (۳) ہیں: ① مصدر بابِ اِفْعَال از اَجوف۔ ② مصدر بابِ اِسْتِفْعَال از اجوف۔

③ "اسم مفعول" ثلاثی مجرد از اَجوف "إِقَامَةٌ، اِسْتِقَامَةٌ" اصل میں "اِقْوَامٌ، اِسْتِقْوَامٌ" تھے بقانون "يُقَالُ، إِقَاامٌ، اِسْتِقَاامٌ" ہوئے، "اِلتقائے ساکنین" ہوا درمیان دونوں "الفوں" کے۔ ❁ بعض (اِمام اَخفش رحمۃ اللہ علیہ) ساکن اوّل کو حذف کرتے ہیں۔ **دلیل:** "لِاَنَّ الثَّانِيَةَ عَلَامَةٌ وَالْعَلَامَةُ لَا تُحْذَفُ"۔

❁ بعض (امام سیبویہ رحمۃ اللہ علیہ) ساکن ثانی کو حذف کرتے ہیں۔ **دلیل:** "لِاَنَّهَا زَائِدَةٌ وَالزَّائِدَةُ أَحَقُّ بِالْحَذْفِ"۔

"مَقُوْلٌ" اصل میں "مَقْوُوْلٌ" تھا، بہ قانون "يَقُوْلُ، مَقُوْوْلٌ" ہوا، اِلتقائے ساکنین ہوا درمیان دونوں "واؤں" کے، ایک ساکن کو حذف کیا با اختلاف بالا تو "مَقُوْلٌ" ہوا۔

فائدہ: ”اِلتقائے ساکنین“ کہتے ہیں چند حروفِ ساکنہ اِس طرح جمع ہوں کہ اُن کے درمیان کوئی متحرک حرف نہ ہو۔

پھر ”اِلتقائے ساکنین“ کی دو (۲) قسمیں ہیں: ① علیٰ حدہ۔ ② علیٰ غیر حدہ۔

① ”علیٰ حدہ“ کی تین (۳) شرطیں ہیں: **پہلی شرط:** یہ ہے کہ: پہلا ساکن مدّہ یا یائے تصغیر ہو۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: ساکن ثانی مدغم ہو۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ: دونوں ایک ہی کلمہ میں ہوں۔ جیسے: ”اِحْمَارَّ، اُحْمُوْرَ، سِيْرٌ، حُوَيْصَّةٌ“۔

② **علیٰ غیر حدہ:** اگر ان شرطوں میں سے ایک مفقود ہو، یا دو، یا تینوں تو اِس طرح ”علیٰ غیر حدہ“ کی سات (۷) صورتیں بن جاتی ہیں: **پہلی صورت:** صرف پہلی شرط کم ہو باقی موجود ہوں۔ جیسے: ”يَخِصِّمُ“۔

دوسری صورت: صرف دوسری شرط کم ہو باقی موجود ہوں۔ جیسے: ”قَالْنَ“۔

تیسری صورت: صرف تیسری شرط کم ہو باقی موجود ہوں۔ جیسے: ”اِضْرِبُوْنَّ“۔ جب ”نون“ ثقیلہ یا خفیفہ ضمیر بارز کے بعد آجائیں تو وہاں ”نون“ تاکید الگ کلمہ شمار ہوتا ہے۔ جیسے: ”اِضْرِبُنَّ، اِضْرِبِنّ“ اگر ”نون“ تاکید ایسے صیغہ سے ملے جس میں ضمیر مستتر ہو تو وہاں کلمہ کا جز بن جاتا ہے۔ جیسے: ”اِضْرِبَنّ“۔

چوتھی صورت: پہلی اور دوسری شرط کم ہوں باقی تیسری شرط موجود ہو۔ جیسے: ”مُدَّ“۔

پانچویں صورت: دوسری اور تیسری شرط کم ہوں صرف پہلی شرط موجود ہو۔ جیسے: ”اِضْرِبُوا الْقَوْمَ“۔

چھٹی صورت: پہلی اور تیسری شرط کم ہوں دوسری شرط موجود ہو۔ جیسے: ”لَتُدْعَوْنَّ“۔

ساتویں صورت: تینوں شرطیں کم ہوں۔ جیسے: ”قُلِ الْحَقَّ“۔

نقشہ علیٰ غیر حدہ

صورت اوّل	اِنتفائے شرط اوّل	جیسے: ”يَخِصِّمُ“۔
صورت دوم	انتفائے شرط دوم	جیسے: ”قَالْنَ“۔
صورت سوم	انتفائے شرط سوم	جیسے: ”اِضْرِبُوْنَّ“۔
صورت چہارم	انتفائے شرط اوّل ودوم	جیسے: ”مُدَّ“۔
صورت پنجم	انتفائے شرط دوم وسوم	جیسے: ”اِضْرِبُوا الْقَوْمَ“۔
صورت ششم	انتفائے شرط اوّل وسوم	جیسے: ”لَتُدْعَوْنَّ“۔
صورت ہفتم	انتفائے شرائط جمیع	جیسے: ”قُلِ الْحَقَّ“۔

اِس قانون کے لیے پانچ (۵) حکم ہیں، ایک ”علیٰ حدہ“ کے لیے، چار (۴) ”علیٰ غیر حدہ“ کے لیے۔

پہلا حکم: یہ ہے کہ: دونوں ساکنوں کو اپنے حال پر برقرار رکھ کر پڑھنا واجب ہے مطلقاً یعنی حالت وقف کی ہو یا غیر وقف کی۔

شرط: یہ ہے کہ اِلتقائے ساکنین علیٰ حدہٖ ہو۔ اِحترازی مثال: "قَالَن" یہ علیٰ غیر حدہٖ ہے۔

اِتفاقی مثال: حالتِ وقف کی "اِحْمَارّ ط، اُحْمُوْرّ ط، سِيْرّ ط" غیر وقف کی "اِحْمَارَّ، اُحْمُوْرَّ، سِيْرٌ، خُوَيْصَّةٌ"۔

دوسرا حکم: یہ ہے کہ: دونوں ساکنوں کو اپنے حال پر برقرار رکھ کر پڑھنا واجب ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: اِلتقائے ساکنین علیٰ غیر حدہٖ ہو۔ اِحترازی مثال: "اِحْمَارّ" یہ علیٰ حدہٖ ہے۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: حالتِ وقف کی ہو۔ ① اِحترازی مثال: "يَخِصِّمُ" یہاں حالتِ وقف کی نہیں۔

اِتفاقی مثال: "اَلرَّحِيْمْ، يَعْلَمُوْنْ، بَصِيْرْ"۔

تیسرا حکم: یہ ہے کہ: ساکن اوّل کو حذف کرنا واجب ہے۔ ②

پہلی شرط: یہ ہے کہ: اِلتقائے ساکنین علیٰ غیر حدہٖ ہو۔ اِحترازی مثال: "اِحْمَارّ" یہ علیٰ حدہٖ ہے۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: حالت وقف کی نہ ہو۔ اِحترازی مثال: "اَلرَّحِيْمْ"۔ یہاں ساکن دوم حالتِ وقف میں ہے۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ: ساکن اوّل مدّہ یا نون خفیفہ ہو۔ اِحترازی مثال: "مُدُّ" یہاں ساکن اوّل مدّہ اور "نون" خفیفہ نہیں۔

اِتفاق مثال: "قَالَن" سے "قُلْنَ"۔ "لَا تُهِيْنَنْ الْفَقِيْرَ" سے "لَا تُهِيْنَ الْفَقِيْرَ" "نون خفیفہ کا مابعد جب ساکن ہو تو اُسی حکم سے "نون خفیفہ" کو حذف کرنا واجب ہوتا ہے۔ **جیسے:** "لَا تَضْرِبَ الْمَظْلُوْمَ" **اصل میں** "لَا تَضْرِبَنْ الْمَظْلُوْمَ" **تھا۔**

---

① مراد حالتِ وقف سے وہ سکون جو وقف کی وجہ سے پیدا ہو (نہ حروف جوازم وغیرہ سے) کیونکہ وہ حرف حقیقت میں متحرک ہوتا ہے۔

② کلام عرب میں چند ایسے کلمات ہیں جو اِس حکم سے مستثنیٰ ہیں۔ وہ یہ ہیں: ① تثنیہ موکد بنون تاکید ثقیلہ "اِضْرِبَانِّ"۔ ② "آلْحَسَنُ"۔ ③ "لَا هَا اللّٰهِ"۔ ④ "إِيْ اللّٰهِ"۔ ⑤ "حَلَقَتَا الْبِطَانِ"۔

"اِضْرِبَانِّ" جہاں "نون" ثقیلہ "الف" کے بعد ہو تو وہاں اِلتقائے ساکنین درست ہے کیونکہ یہاں اگر حرف مدّہ (الف) کو حذف کریں تو صیغے کا واحد کے صیغے سے التباس آتا ہے اور التباس ممنوع ہے، اس لیے "الف" کو حذف کرنے کے بجائے برقرار رکھنا واجب ہے۔ یہی حکم "جمع مؤنث بنون تاکید ثقیلہ" کا ہے۔ جیسے: "اِضْرِبْنَانِّ، لِيَضْرِبْنَانِّ، لَا تَضْرِبْنَانِّ" کا ہے۔ یہاں "الف" کو برقرار رکھنا اِس لیے واجب ہے کہ اگر اِسے حذف کردیں تو تین (٣) "نون" اکھٹے ہوجاتے ہیں جن سے بچنے کے لیے اِس "الف زائدہ" کا یہاں پر اضافہ کیا گیا تھا۔ "آلْحَسَنُ" یعنی "آلْحَسَنُ عِنْدَكَ" (بمد ہمزہ وسکون لام) کیا "حسن" تیرے پاس ہے؟!! جہاں "ہمزۂ اِستفہام" ہمزہ وصلی مفتوح پر داخل ہو تو وہاں پر بھی ابقائے ساکنین درست ہے تاکہ اِنشاء اِستفہام کا خبر سے اِلتباس نہ ہو بلکہ اُس "ہمزہ" وصل کو "الف" سے بدل لیتے ہیں۔ یہ اصل میں "ءَاَلْحَسَنُ" تھا، دوسرے "ہمزہ" کو "الف" سے بدل لیا تو "آلْحَسَنُ" ہوا، یہی حکم "اَيْمُنُ اللّٰه" کا ہے۔ "لَا هَا اللّٰهِ" (بجر لفظِ اللہ و اِثبات الف ہا وسکون لام مدغم) جہاں "ھَا" تنبیہ لفظِ "اللہ" پر حروفِ قسم محذوف کے عوض میں آئے تو وہاں پر "ابقائے ساکنین" درست ہے کیونکہ اگر "الف" کو حذف کرتے ہیں تو لازم آتا ہے حذفِ "عوض، معوض عنہ" وَهُوَ الْمَمْنُوْعُ، یہ اصل میں "لَا وَاللّٰهِ" تھا حرفِ قسم کو حذف کر کے اُس کے عوض "ھَا" تنبیہ لائے اور "لَا" زائد ہے تو "لَا هَا اللّٰهِ" ہوا۔ "إِيْ اللّٰهِ" (بکسر ہمزہ وسکون یاء ولام وجر لفظِ اللہ ہے) یہ اصل میں "إِيْ وَاللّٰهِ" تھا، جہاں "إِيْ" حرفِ اِیجاب لفظِ "اللہ" پر داخل ہو حرفِ قسم کے محذوف ہونے کے بعد تو وہاں پر بھی "ابقائے ساکنین" درست ہے، اگر "یاء" کو حذف کرتے ہیں تو اِلتباس ہوجاتا ہے "اِلَّا" حرفِ اِستثناء کے ساتھ۔ یہ اِستفہام "اَقَامَ زَيْدٌ" کے جواب میں کہا جاتا ہے۔ "حَلَقَتَا الْبِطَانِ" (باثبات الف تثنیہ وسکون لام) "حَلَقَتَا" اصل میں "حَلَقَتَانِ" تھا بوقت اِضافت "نون" حذف ہوا "بِطَانِ" بکسر باء، مطلب یہ ہے کہ: عرب کے قول "حَلَقَتَا الْبِطَانِ" (بمعنی شتر کے دونوں حلقے مل گئے، یہ ایک مثل ہے جو سخت مصیبت کے وقت بولی جاتی ہے) میں "ابقائے ساکنین" الف تثنیہ و "لام" تعریف میں درست ہے۔ سماعاً ساکن اوّل کو باقی رکھتے ہیں تاکہ مقصد فوت نہ ہوجائے کیونکہ اِس سے مقصد میدان جنگ میں مدِّ صوت ہے، لوگوں کو خبردار کرنا ہے، اگر ساکن اوّل کو حذف کرتے ہیں تو ابطال مقصد لازم آتا ہے۔

چوتھا حکم: یہ ہے کہ: جو ساکن آخر کلمہ میں ہے اُسے حرکت دینا واجب ہے (خواہ آخر میں ساکن اوّل ہو یا ساکن دوم ہو)۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: التقائے ساکنین علیٰ غیر حدہٖ ہو۔ اِحترازی مثال: "اِحْمَارّ، اُحْمُوْرّ"۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: حالتِ وقف کی نہ ہو۔ اِحترازی مثال: "اَلرَّحِيْمْ"۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ: ساکن اوّل مدّہ یا نون خفیفہ نہ ہو۔ اِحترازی مثال: "قَالَنْ لَا تُهِيْنَنْ الْفَقِيْرَ"۔

چوتھی شرط: یہ ہے کہ: کوئی ساکن آخر کلمہ میں ہو۔ اِحترازی مثال: "يَخِصِّمُ" یہاں کوئی ساکن آخر کلمہ میں نہیں۔

اِتفاقی مثال: جہاں ساکن اوّل آخر کلمہ میں ہو۔ جیسے: "قُلْ الْحَقّ" سے "قُلِ الْحَقَّ"۔ جہاں دوسرا ساکن آخر کلمہ میں ہو۔ جیسے: "لَمْ يَحْمَرْ رْ" سے "لَمْ يَحْمَرَّ، لَمْ يَحْمَرِّ"۔

پانچواں حکم: یہ ہے کہ: ساکن اوّل کو حرکت دینا واجب ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: التقائے ساکنین علیٰ غیر حدہٖ ہو۔ اِحترازی مثال: "اِحْمَارّ، اُحْمُوْرّ، سِيْرٌ"۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: حالت وقف کی نہ ہو۔ اِحترازی مثال: "اَلرَّحِيْمْ"۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ: ساکن اوّل مدّہ یا نون خفیفہ نہ ہو۔ اِحترازی مثال: "قَالَنْ لَا تُهِيْنَنْ الْفَقِيْرَ"۔

چوتھی شرط: یہ ہے کہ: کوئی ساکن کلمہ کے آخر میں نہ ہو۔ اِحترازی مثال: "قُلِ الْحَقَّ"۔

اِتفاقی مثال: "يَخِصِّمُ" اصل میں "يَخْتَصِمُ" تھا۔ بقانون "خَصَّمَ، يَخْصَصِمُ" اِدغام کی صورت میں "خَاء" اور "صَاد" اوّل ساکن ہوئے پہلے ساکن یعنی "خَاء" کو حرکت کسرہ کی دی تو "يَخِصِّمُ" ہوا، اگر "خَاء" کو حرکت فتح کی دیں تو "يَخَصِّمُ" ہوا۔

فَائِدَة: اگر اِلتقائے ساکنین کی وجہ سے کسی حرف کو حرکت دینے کی ضرورت پیش آجائے تو حرکت کسرہ دے دی جائے "اَلسَّاكِنُ إِذَا حُرِّكَ حُرِّكَ بِالْكَسْرِ" کے مطابق۔ جیسے: "قُلِ ادْعُوْا"۔ لیکن! اخف الحرکات ہونے کے ناطے اکثر فتح کی حرکت دے دی جاتی ہے۔ جیسے: "مِنَ الْكَافِرِيْنَ" اور خاص ضرورت یا کسی مناسبت کی وجہ سے حرکت ضمہ دے دی جاتی ہے۔ جیسے: "دَعَوُا اللّٰه" یہاں پر حرکت ضمہ اِس لیے آئی تاکہ "وَاؤ" جمع مذکر کی حذفیت پر دلالت کرے۔

فَائِدَة: اِلتقائے ساکنین کی وجہ سے کسی حرفِ مدّہ کو درمیان کلمہ میں حذف کیا جائے تو وہ کتابۃً وقراءۃً دونوں طرح حذف ہوتا ہے۔ جیسے: "قُوْلْ" سے "قُلْ"۔ اگر کلمہ کے آخر سے حذف ہوا ہو تو اُس کو کتابۃً باقی رکھا جاتا ہے۔ جیسے: "إِذْقَالُو اللّٰهُمَّ"۔

قانون: ہر وَاؤ غیر مکسور کہ در ماضی معلوم ثلاثی مجرد اجوف الف شدہ بیفتد فاء کلمہ او را حرکت ضمہ می دہند وجوباً۔

تشریح

تعلیل: "قُلْنَ، طُلْنَ" میں "فَاء" کلمہ کو ضمہ اور کسرہ، "وَاؤ" اور "يَاء" کے حذف ہونے پر دلالت کرنے کے لیے نہیں دیا جاتا ہے

ورنہ "خِفۡنَ" میں تو "وَاؤ" حذف ہے تو "خُفۡنَ" بضم الفاء پڑھنا چاہیے تھا، بلکہ یہ ضمہ اور کسرہ باب کے اصل یعنی مضموم العین (کَرُمَ) اور مکسور العین (سَمِعَ) کو معلوم کرنے کے لیے دیا جاتا ہے۔ اور باب کا اَصل معلوم کرنا زیادہ اَہم ہے بنسبت اَجوف واوی اور یائی کے معلوم ہونے کے، کیونکہ باب کے اصل (بناء) کا تعلق صیغہ کے معنی کے ساتھ ہے (باعتبار لازم متعدی اور خاصیات ابواب کے) اور اجوف واوی، یائی کا تعلق صیغہ کے لفظ سے ہے۔

اِس قانون کا نام ہے "قُلۡنَ، طُلۡنَ" کا قانون، اِس کے لیے ایک حکم اور پانچ (۵) شرطیں ہیں۔

حکم: یہ ہے کہ: (ماضی معلوم میں) "فَاء" کلمہ کو حرکت ضمہ کی دینا واجب ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: "وَاؤ" غیر مکسور ہو یعنی نہ ماضی معلوم میں مکسور ہو اور نہ مضارع معلوم میں۔

اِحترازی مثال: "خَوِفَ، یَطۡوِحُ" یہاں مکسور ہے۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: "ماضی معلوم" میں ہو۔ اِحترازی مثال: "یَقُوۡلُ" یہاں مضارع معلوم میں ہے۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ: باب ثلاثی مجرد کا ہو۔ اِحترازی مثال: "اَقۡوَمۡنَ" یہ ثلاثی مزید فیہ ہے۔

چوتھی شرط: یہ ہے کہ: اجوف میں ہو۔ اِحترازی مثال: "دَعَتۡ" اصل میں "دَعَوَتۡ" تھا، یہاں ناقص میں ہے۔

پانچویں شرط: یہ ہے کہ: "وَاؤ، الف" ہو کر گر جائے۔

اِحترازی مثال: "قَالَ" اصل میں "قَوَلَ" تھا، "وَاؤ، الف" ہو کر گرا نہیں۔

اِتفاقی مثال: "قُلۡنَ، طُلۡنَ" اصل میں "قَوَلۡنَ، طَوُلۡنَ" تھے، بقانون قَالَ "قَالۡنَ، طَالۡنَ" ہوئے، پھر بقانون التقائے ساکنین "قَلۡنَ، طَلۡنَ" ہوئے اِسی قانون سے "قُلۡنَ، طُلۡنَ" ہوئے۔

ملحوظہ: یہ قانون "ثلاثی مجرد" کے صرف دو (۲) بابوں میں جاری ہوتا ہے: ① "نَصَرَ، یَنۡصُرُ"۔ ② "شَرُفَ، یَشۡرُفُ" میں۔

فائدہ: "قُلۡنَ" ماضی معلوم اصل میں "قَوَلۡنَ" تھا۔ "قُلۡنَ" ماضی مجہول اصل میں "قُوِلۡنَ" تھا۔ "قُلۡنَ" اَمر حاضر معلوم اصل میں "اُقۡوُلۡنَ" تھا۔

> **قانون:** ہر وَاؤ مکسور و یَاء مطلقاً کہ در ماضی معلوم ثلاثی مجرد اجوف الف شدہ بیفتد فَاء کلمہ او را حرکتِ کسرہ می دہند وجوباً۔

تشریح

اِس قانون کا نام ہے "خِفۡنَ، بِعۡنَ" کا قانون۔ اِس کے لیے ایک حکم اور پانچ (۵) شرطیں ہیں۔

حکم: یہ ہے کہ: "ماضی معلوم" میں "فَاء" کلمہ کو حرکت کسرہ کی دینا واجب ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: "وَاؤ" مکسور ہو، چاہے "ماضی معلوم" میں یا "مضارع معلوم" میں اور یا مطلقاً ہو۔

اِحترازی مثال: "قَوَلَ، طَوُلَ" یہاں مکسور نہیں۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: "ماضی معلوم" میں ہو۔ اِحترازی مثال: "قُوِلَ، بُیِعَ" یہاں "ماضی مجہول" میں ہے۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ: باب "ثلاثی مجرد" کا ہو۔ اِحترازی مثال: "اَطَوْنَ" اصل میں "اَطْیَرْنَ" تھا۔

چوتھی شرط: یہ ہے کہ: اجوف میں ہو۔ اِحترازی مثال: "رَمَتُ" اصل میں "رَمَیتُ" تھا یہ ناقص ہے۔

پانچویں شرط: یہ ہے کہ: "وَاوْ، یَاء"، "الف" ہو کر گر جائیں۔

اِحترازی مثال: "خَافَ، بَاعَ" اصل میں "خَوِفَ، بَیَعَ" تھے، "وَاوْ، یَاء"، "الف" ہوئے ہیں مگر گرے نہیں۔

اِتفاقی مثال: "وَاوْ" کی "خِفْنَ" اصل میں "خَوِفْنَ" تھا۔ "یَاء" مفتوح کی مثال: "بِعْنَ"۔ "یَاء" مکسور کی مثال: "طِبْنَ"۔ "یَاء" مضموم کی مثال: "هِئْنَ" اصل میں "بَیَعْنَ، طَیِبْنَ، هَیُئْنَ" تھے۔ "طَوَحْنَ" سے "طَاحْنَ"، پھر "طَحْنَ"، پھر اسی قانون سے "طِحْنَ"۔

فَائِدَہ: مکسور العین والی قید عام ہے خواہ کسرہ "عین کلمہ" ماضی پر ہو۔ جیسے: "خَوِفَ، یَخْوَفُ" یا "عین کلمہ" مضارع پر ہو۔ جیسے: "طَوَحَ، یَطْوِحُ" سے "طِحْنَ" یہ اصل میں "طَوَحْنَ" از بابِ ضَرَبَ ہے۔ (نوادر الاصول)

قانون: ہر وَاوْ و یَاء مضموم یا مکسور متوسطہ یا در حکم متوسطہ کہ در اصل سلامت نماندہ باشد در ناقص[1] ثلاثی مجرد مطلقاً در فعل متصرف یا در متعلقات وے بجز فُعِلَ حقیقی و حکمی از اجوف و تَفْعُلِیْنَ از ناقص واسم مفعول ثلاثی مجرد اَجوف یائی حرکت آن وَاوْ و یَاء نقل کردہ بما قبل می دہند وجوباً بشرطیکہ آن وَاوْ و یَاء بدل از ہمزہ بابدال جوازی وضمہ وکسرہ آنہا منقول از ہمزہ وہم وزن فعل متعارف نباشد و ماقبل آنہا مفتوح ومدہ ولین زائدہ نباشد ودر فُعِلَ از اَجوف نقل حرکت وحذف واِشمام وے جائز است ودر تَفْعُلِیْنَ از ناقص واسم مفعول ثلاثی مجرد از اَجوف یائی نقل حرکت واِثباتِ وے جائز است۔

تشریح

اِس قانون کا نام ہے "یَقُوْلُ، یَبِیْعُ" کا قانون۔ اِس کے لیے تین (۳) حکم ہیں پہلے حکم کے لیے تیرہ (۱۳) شرطیں ہیں تین (۳) وجودی اور دس (۱۰) عدمی۔

پہلا حکم: یہ ہے کہ: "وَاوْ" اور "یَاء" کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دینا واجب ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: "وَاوْ" اور "یَاء" مضموم یا مکسور ہوں۔ اِحترازی مثال: "یُقْوَلُ، یُبْیَعُ" یہاں مفتوح ہیں۔

---

[1] "ثلاثی مجرد" ناقص کے ابواب میں یہ قانون مطلقاً جاری ہوگا خواہ اصل میں "وَاوْ"، "یَاء" سالم ہوں یا نہ ہوں۔ جیسے: "دُعْوَا" اصل میں "دُعِوُوْا" تھا، اپنے اصل "دَعَا" میں "وَاوْ" سالم نہیں۔ "رُخُوْا، خُشُوْا" اصل میں "رُخِوُوْا، خُشِیُوْا" تھے ان کے اصل (رَخُوَ، خَشِیَ) میں "وَاوْ، یَاء" سالم ہیں۔ اصل سے مراد "ماضی معلوم" کا پہلا صیغہ ہے کہ ان میں "قَالَ" والا قانون جاری نہیں ہو رہا ہے۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: "واؤ" اور "یاء" متوسطہ میں ہوں یا حکم متوسطہ میں۔

اِحترازی مثال: "یَدْعُوْ، یَرْمِیْ"۔ یہاں "لام" کلمہ کے مقابلہ میں ہیں۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ: "واؤ" اور "یاء" "فعل متصرف" میں یا اُس کے متعلقات میں ہوں۔ ❶

اِحترازی مثال: "قَوَّلَ، بَیَّعَ، اَدْوِرْ، اَعْیُنٌ" کہ یہاں نہ "فعل متصرف" میں ہے نہ اُس کے متعلقات میں سے کوئی ہے بلکہ "فعل تعجب" اور "اسم جامد" کے صیغے ہیں۔

چوتھی شرط: یہ ہے کہ: "واؤ" اور "یاء" اصل (ماضی معلوم) میں سالم نہ ہوں۔

اِحترازی مثال: "یَعْوَرُ، یَصْیَدُ" اِن کا اصل "عَوِرَ، صَیِدَ" ہے اِن میں "واؤ" اور "یاء" سالم ہیں۔

پانچویں شرط: یہ ہے کہ: "فُعِلَ" حقیقی یا حکمی اجوف میں نہ ہوں۔ ❷

اِحترازی مثال: "قُوِلَ، بُیِعَ" یہ "فُعِلَ" حقیقی ہیں۔ "اُنْقُوِدَ، اُخْتُیِرَ" یہ "فُعِلَ" حکمی ہیں۔

چھٹی شرط: یہ ہے کہ: "تَفْعُلِیْنَ" ناقص میں نہ ہوں۔ اِحترازی مثال: "تَدْعُوِیْنَ، تَنْهُیِیْنَ" کہ یہ ناقص کے صیغے ہیں۔

ساتویں شرط: یہ ہے کہ: "اسم مفعول" ثلاثی مجرد اجوف یائی میں نہ ہو۔

اِحترازی مثال: "مَبْیُوْعٌ" کہ یہ اسم مفعول اجوف یائی ہے۔

آٹھویں شرط: یہ ہے کہ: "واؤ" اور "یاء" ہمزہ سے تبدیل شدہ جوازی قانون سے نہ ہوں۔

اِحترازی مثال: "سُوِلَ، مُسْتَهْزِیُوْنَ" کہ اصل میں "سُئِلَ، مُسْتَهْزِئُوْنَ" تھے۔ اگر اِبدال وجوبی ہے تو قانون جاری ہو جائے گا جیسے: "جَاؤُوْنَ" کہ اصل میں "جَائِیُوْنَ" تھا۔

نویں شرط: یہ ہے کہ: "واؤ" اور "یاء" کی حرکت "ہمزہ" سے منقول شدہ نہ ہو۔

اِحترازی مثال: "یَسُوُوْنَ، یَجِیُوْنَ" اصل میں "یَسْوُءُوْنَ، یَجِیْئُوْنَ" تھے۔

دسویں شرط: یہ ہے کہ: "واؤ" اور "یاء" ایسے کلمہ میں نہ ہوں کہ قانون جاری ہونے کے بعد مشہور فعل کے ہموزن ❸ ہو جائیں۔

اِحترازی مثال: "تَحْوِیْلٌ، تَمْیِیْزٌ"۔

---

❶ "اَفعال متصرفہ" سے مراد وہ اَفعال ہیں جن کا "واحد، تثنیہ، جمع، ماضی، مضارع، امر" آتا ہو۔ "متعلقات" سے مراد چھ (۶) اَسماء مشتقہ اور مصدر ہیں یعنی "اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ، اسم تفضیل، اسم ظرف، اسم آلہ"۔

❷ "فُعِلَ" حقیقی کا مطلب یہ ہے کہ: اِبتداء ہی سے "فُعِلَ" کا وزن ہو۔ جیسے: "قُوِلَ، بُیِعَ"۔ "فُعِلَ" حکمی کا مطلب یہ ہے کہ چند حروفِ اِبتدائیہ کے خارج کرنے کے بعد "فُعِلَ" کا وزن باقی رہ جائے۔ جیسے: "اُنْقُوِدَ، اُخْتُیِرَ" "اب" "اُنْ" اور "اُخْ" کے خارج کرنے کے بعد "قُوِدَ، تُیِرَ، فُعِلَ" کا وزن باقی رہ جاتا ہے۔

❸ "تَحْوِیْلٌ، تَمْیِیْزٌ" یہ دونوں بابِ تَفْعِیْل کے مصدر میں بقانون یَقُوْلُ "تَحَوْیِلٌ، تَمَیْیِزٌ" ہوں گے۔ بعدہ بہ قانون مِیْعَادٌ "تَحَیْیِلٌ، تَمَیْیِزٌ" ہوئے، پھر دونوں "یاؤں" میں التقائے ساکنین ہوا، پہلا مدہ ہونے کی وجہ سے حذف ہوا تو "تَحِیْلٌ، تَمِیْزٌ" ہوئے۔ اب اگر آخر سے صرف تنوین کو حذف کر دیں تو یہ مشہور فعل "تَبِیْعُ" کے ہموزن ہوں گے، اِسی وجہ سے اِن میں "یَقُوْلُ" کا قانون جاری نہیں ہوگا۔

گیارہویں شرط: یہ ہے کہ: "واو" اور "یاء" کا ماقبل مفتوح نہ ہو۔ اِحترازی مثال: "قَوِیَ، حَیِیَ" یہاں ماقبل مفتوح ہے۔

بارہویں شرط: یہ ہے کہ: "واو" اور "یاء" کا ماقبل مدّہ نہ ہو۔ اِحترازی مثال: "قَاوِلٌ، بَایِعٌ" یہاں ماقبل مدّہ ہے۔

تیرہویں شرط: یہ ہے کہ: "واو" اور "یاء" کا ماقبل لین زائدہ نہ ہو۔

اِحترازی مثال: "مُقَیْوِلٌ، مُبَیْیِعٌ" یہاں ماقبل لین زائدہ ہے۔

اِتفاقی مثال: متوسطہ کی "یَقْوُلُ، یَبْیِعُ" سے "یَقُوْلُ، یَبِیْعُ"۔ حکم متوسطہ کی مثال: جیسے: "دَاعِوُوْنَ، رَامِیُوْنَ" سے "دَاعِیُوْنَ"، پھر اِسی قانون سے "دَاعُیُوْنَ"، پھر "یُوْسِرُ" سے "دَاعُوُوْنَ" "التقاء ساکنین سے "دَاعُوْنَ"۔ (وعلی ھذا القیاس رَامُیُوْنَ)

دوسرا حکم: یہ ہے کہ: نقل حرکت، حذف، اِشمام (۱) تینوں جائز ہیں، اِس کے لیے تین (۳) شرطیں ہیں: ایک وجودی، دو عدمی۔

پہلی شرط (وجودی): "فُعِلَ" حقیقی یا حکمی اَجوف میں ہوں۔ اِحترازی مثال: "قَوَلَ، بَیَعَ"۔ نہ "فُعِلَ" حقیقی ہے نہ حکمی۔

دوسری شرط (عدمی): "واو" اور "یاء" اصل (ماضی معلوم) میں سالم نہ ہوں۔

اِحترازی مثال: "عُوِرَ، صُیِدَ" کہ اِن کے اصل "عَوِرَ، صَیِدَ" میں "واو" و "یاء" سالم ہیں۔

تیسری شرط (عدمی): "واو" اور "یاء" ہمزہ سے تبدیل شدہ نہ ہوں۔

اِحترازی مثال: "سُوِلَ، مُسْتَهْزِیُوْنَ" اصل میں "سُئِلَ، مُسْتَهْزِئُوْنَ" تھے۔

اِتفاقی مثال: نقل حرکت کی: (۲) "قُوِلَ، بُیِعَ" سے "قِیْلَ، بِیْعَ"۔ حذف حرکت کی: "قُوْلَ، بُیْعَ"۔ "اُنْقُوِدَ، اُخْتُیِرَ" کو اس پر قیاس کریں۔ باقی "اشمام" کی اَدائیگی قراء حضرات سے سیکھیں۔

فائدہ: حکم دوم میں شرط یہ ہے کہ: "ماضی معلوم" میں تعلیل ہو چکی ہو۔ یہی وجہ ہے کہ: "عُوِرَ" ماضی مجہول میں تعلیل نہیں کرتے کیونکہ اِس کے معلوم (عَوِرَ) میں تعلیل نہیں ہوئی ہے۔

تیسرا حکم: یہ ہے کہ: نقل حرکت واِثبات حرکت دونوں جائز ہے، اِس کے لیے دو (۲) شرطیں ہیں کامل۔

---

(۱) "اِشمام" کہتے ہیں کسرہ کو ضمہ کی طرف اور "یاء" ساکن کو "واو" کی طرف مائل کر کے پڑھنا اور یہ "قِیْلَ، بِیْعَ" کے پہلے حرف میں ہوگا اور "اُخْتِیْرَ، اُنْقِیْدَ" کے تیسرے حرف میں ہوگا۔ **فائدہ:** "فُعِلَ" حقیقی سے "ثلاثی مجرد" کی "ماضی مجہول" مراد ہے اور "فُعِلَ" حکمی سے باب اِفْتِعَال اور اِنْفِعَال کی "ماضی مجہول" مراد ہے۔

فائدہ: "اجوف" کے ابواب میں "ماضی مجہول" میں "قُلْنَ، بِعْنَ"۔۔۔الخ کے بارے میں تین (۳) مذاہب ہیں:

① اِمام سیبویہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: "مجہول" کے صیغوں کو بھی معلوم کے مطابق پڑھا جائے یعنی "قُلْتَ"۔۔۔الخ اور "بِعْتَ"۔۔۔الخ۔ اُنہوں نے اِلتباس کا یہ جواب دیا ہے کہ: "مُخْتَارٌ" اور "مُنْقَادٌ" اسم فاعل اور اسم مفعول کا اِلتباس بھی تو گوارا کیا گیا ہے، تو یہاں پر بھی برداشت کیا جائے گا۔

② بعض علماء مطلقاً ضم وکسر "فاء" کو یکساں جائز قرار دیتے ہیں۔ اُن کے نزدیک "قُلْتَ، قِلْتَ، بُعْتَ، بِعْتَ" تمام صورتیں صحیح ہیں۔

③ ابن مالک رحمۃ اللہ علیہ (صاحبِ الفیہ) فرماتے ہیں کہ: ضم وکسر میں مجہول کو معلوم کے برعکس کرنا اَولیٰ ہے۔ اُن کے نزدیک بہتر یہ ہے کہ: "قِلْتَ" اور "بُعْتَ" کہا جائے۔ "وھو البعد من اللبس" (ہدایۃ الصرف)

(۲) نقل حرکت والی لغت اَفصح ہے، حذف حرکت والی لغت ضعیف ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: "تَفْعُلِيْنَ" کا وزن ناقص سے ہو۔ اِحترازی مثال: "تَقُوْلِيْنَ" یہ ناقص سے نہیں۔

اِتفاقی مثال: اِثبات کی اِسی طرح "تَدْعُوِيْنَ، تَنْهُيِيْنَ" پڑھا جا سکتا ہے اور نقل حرکت کر کے "تَدْعِوِيْنَ" اور "تَنْهِيِيْنَ" بھی پڑھنا جائز ہے۔ بعد از تعلیل "تَدْعِيْنَ، تَنْهِيْنَ" ہوں گے۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: "اسم مفعول" ثلاثی مجرد "اجوف یائی" کا باب ہو۔ اِحترازی مثال: "مَيْسُوْرٌ" کہ یہ مثال یائی ہے۔

اِتفاقی مثال: اثبات کی "مَبْيُوْعٌ" نقل حرکت کی "مُبْيُوْعٌ"۔

فائدہ: "اسم مفعول" ثلاثی مجرد "اَجوف یائی" میں نقل حرکت و اِثبات دونوں جائز ہیں۔ جیسے: "مَبْيُوْعٌ" اِثبات کی صورت میں۔ نقل حرکت کی صورت میں "مُبْيُوْعٌ" بقانون "يُوْسَرُ" ضمہ منقولہ کو کسرہ سے بدلا تو "مَبِيُوْعٌ" ہوا، پھر بقانون التقائے ساکنین "مَبِوْعٌ" ہوا۔ پھر "مِيْعَادٌ" کے قانون سے "مَبِيْعٌ" ہوا، چنانچہ "مَبْيُوْعٌ" بھی اور "مَبِيْعٌ" دونوں صورتیں جائز ہیں، لیکن! اِثبات کی صورت زیادہ اِستعمال ہوتا ہے۔

فائدہ: "تَفْعُلِيْنَ" ناقص سے "تَفْعُلِيْنَ" کا وزن مراد ہے، صیغہ نہیں۔

قانون: ہر واو و یا متوسط مفتوح کہ در اصل سلامت نماندہ باشد در فعل متصرف یا در متعلقاتِ وے سوائے کلمہ اسم کہ بروزن اَفْعَلُ ما قبلش حرف صحیح ساکن مظہر باشد فتحش را نقل کردہ بہ ما قبل دادہ آن را بہ الف بدل کنند وجوباً بشرطیکہ آن کلمہ ملحق و بمعنی لون وعیب و بین الساکنین حقیقتاً یا حکماً نباشد۔

تشریح

اِس قانون کا نام ہے "يُقَالُ، يُبَاعُ" کا قانون، اِس کے لیے ایک حکم اور بارہ (۱۲) شرطیں ہیں۔

حکم: یہ ہے کہ: "واؤ" اور "یاء" کی حرکت نقل کر کے ما قبل کو دے کر "واؤ" اور "یاء" کو "الف" سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: "واؤ" اور "یاء" متوسط یعنی "عین" کلمہ کے مقابلہ میں ہوں۔

اِحترازی مثال: "لَنْ يَدْعُوَ، لَنْ يَرْمِيَ" یہاں "لام" کلمہ کے مقابلہ میں ہیں۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: "واؤ" اور "یاء" مفتوح ہوں۔ اِحترازی مثال: "يَقْوُلُ، يَبْيِعُ" یہاں مفتوح نہیں۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ: "واؤ" اور "یاء" فعل متصرف یا اُس کے متعلقات میں ہوں۔

اِحترازی مثال: "مَا أَقْوَلَهُ، مَا أَبْيَعَهُ" یہ نہ "فعل متصرف" ہے نہ اُس کے متعلقات میں ہے۔

چوتھی شرط: "واؤ" اور "یاء" کا ما قبل حرف صحیح ہو۔ اِحترازی مثال: "قَاوَلَ، بَايَعَ"۔ یہاں "صحیح" کا ضد حرفِ علت ہے۔

پانچویں شرط: یہ ہے کہ: "واؤ" اور "یاء" کا ما قبل حرفِ صحیح ساکن ہو۔ اِحترازی مثال: "قَوَلَ، بَيَعَ" یہاں ما قبل مفتوح ہے۔

چھٹی شرط: یہ ہے کہ: "واؤ" اور "یاء" مظہر ہوں۔ اِحترازی مثال: "قَوَّلَ، بَیَّعَ" یہاں مدغم ہیں۔

ساتویں شرط: یہ ہے کہ: "واؤ" اور "یاء" اصل میں سلامت نہ ہوں۔ اِحترازی مثال: "یُعْوِرُ، یُصْیِدُ" اصل میں سلامت ہیں۔

آٹھویں شرط: یہ ہے کہ: "واؤ" اور "یاء" اسم میں "اَفْعَلُ" کے وزن پر نہ ہوں، خواہ "اَفْعَلُ" تفضیلی ہو یا صفتی۔

اِحترازی مثال: "اَقْوَلُ، اَبْیَعُ" یہ "اسمِ تفضیل" ہیں، "اَبْیَضُ، اَسْوَدُ" یہ صفتی ہیں۔

نویں شرط: یہ ہے کہ: "واؤ" اور "یاء" کلمہ ملحق میں نہ ہوں۔

اِحترازی مثال: "جَهْوَرَ، شَرْیَفَ" کہ ملحق "دَحْرَجَ" کے ہیں، اصل میں "جَهْرَ، شَرُفَ" تھے، "واؤ" اور "یاء" یہاں "لام" کلمہ سے پہلے صرف الحاق کے لیے لائے گئے ہیں۔

دسویں شرط: "واؤ" اور "یاء" ایسے کلمہ میں نہ ہوں جس میں عیب کا معنی پایا جاتا ہو۔ اِحترازی مثال: "اِعْوَرَّ، اِصْیَدَّ"۔

گیارہویں شرط: یہ ہے کہ: "واؤ" اور "یاء" ایسے کلمہ میں نہ ہوں جس میں رنگ کا معنی پایا جاتا ہو۔

اِحترازی مثال: "اِسْوَدَّ، اِبْیَضَّ"۔

بارہویں شرط: یہ ہے کہ: "واؤ" اور "یاء" دو (۲) ساکنوں کے درمیان[1] حقیقتاً یا حکماً نہ ہوں۔

اِحترازی مثال: "مِقْوَالٌ، مِقْوَلَةٌ، اَقْوَالٌ، اَطْوَارٌ، اَدْوَارٌ، اَقْوَامٌ"۔

اِتفاقی مثال: "یُقْوَلُ، یُبْیَعُ" سے "یُقَالُ، یُبَاعُ"۔ "مَقْوَلٌ، مَهْیَبٌ" سے "مَقَالٌ، مَهَابٌ"۔ باقی "مَشْوَرَةٌ، مَرْیَمُ" شاذ ہیں۔

فائدہ: "طَاعَ" کو جب "اِسْتِفْعَال" میں لاتے ہیں تو اُس میں خلاف القیاس "تاءِ اِسْتِفْعَال" کو حذف کرنا جائز ہے۔

جیسے: "فَمَا اسْطَاعُوْا اَنْ یَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا"۔ (الکهف: ۹۷)

فائدہ: علّامہ جوہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: "یُقَالُ" کا قانون بابِ اِفْعَال و اِسْتِفْعَال میں جوازی طور پر جاری ہوتا ہے۔

"اِسْتَحْوَذَ عَلَیْهِمُ الشَّیْطٰنُ"۔ (المجادلة: ۱۹)

> **قانون:** ہر واؤ و یاء کہ واقع شود بعد از الف فاعِلٌ و در اصل سلامت نمانده باشد یا اصل او نباشد آن واؤ و یاء را بہ ہمزہ بدل کنند وجوباً۔

---

[1] **سوال** آپ نے کہا کہ: بین الساکنین مانع ازتعلیل ہے ہم آپ کو چند مثالیں دکھاتے ہیں کہ بین الساکنین ہونے کے باوجود حکم قانون جاری ہوا ہے۔ جیسے: "اِقْوَامٌ، اِسْتِقْوَامٌ"؟!!

جواب یہ دونوں "مصدر" ہیں اور قانون ہے کہ: "مصادر" تعلیل میں فعل کے تابع ہوتے ہیں، یہاں "اَقَامَ، اِسْتَقَامَ" میں تعلیل ہوئی ہے، اس لیے مصدر میں بھی تعلیل ہوگی۔

سوال "یُقْلَنَ، تُقْلَنَ" اصل میں "یُقْوَلْنَ، تُقْوَلْنَ" تھے۔ یہ تو "مصدر" نہیں اس کے باوجود بین الساکنین کے حکم قانون جاری ہوا؟!!

جواب اِن میں سکون "لام" کا عارضی ہے، تو گویا "لام" کلمہ حقیقت میں متحرک ہے۔

تشریح

اِس "قانون" کا نام ہے "قَائِلٌ، بَائِعٌ" کا قانون، اِس کے لیے ایک حکم اور تین (۳) شرطیں ہیں۔

حکم: یہ ہے کہ: "واوٌ" اور "یاء" کو "ہمزہ" سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: "واوٌ" اور "یاء" الف کے بعد ہوں۔ اِحترازی مثال: "قَوْلٌ، بَیْعٌ"۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: "واوٌ" اور "یاء" الف فَاعِلٌ کے بعد ہوں۔

اِحترازی مثال: "مَقَاوِلُ، مَبَایِعُ" یہاں "واوٌ، یاءٌ" الف مَفَاعِلُ کے بعد ہیں۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ: "واوٌ" اور "یاء" اصل میں سلامت نہ ہوں یا بالکل اصل اُن کا نہ ہو۔

اِحترازی مثال: "عَاوِرٌ، صَایِدٌ" کہ اِن کے اصل "عَوِرَ، صَیِدَ" ہیں "واوٌ" اور "یاء" سالم ہے۔

اِتفاقی مثال: "قَاوِلٌ، بَایِعٌ" سے "قَائِلٌ، بَائِعٌ"، اِس کا اصل "قَالَ، بَاعَ" ہے، جن میں "واوٌ" اور "یاء" سالم نہیں اور جس کا اصل (فعل) نہ ہو اُس کی مثال "غَاوِطٌ، سَایِفٌ" سے "غَائِطٌ" (زمین پست) "سَائِفٌ" (صاحبِ شمشیر والا) اِن دونوں کی ماضی یا دیگر اَفعال کی گردان نہیں آتی۔

فَائِدَہ: کبھی کبھی حرفِ علت کو حذف کر کے "ھَارٌ" پڑھتے ہیں اصل میں "ھَایِرٌ" تھا۔

> **قانون:** ہر واوٌ کہ واقع شود در مقابلہ عین کلمہ مصدر یا جمع و در فعل و واحد سلامت نماندہ باشد یا در واحد ساکن و در جمع قبل الف باشد ما قبلش مکسور آن واوٌ را بیاء بدل کنند وجوباً بشرطیکہ لام کلمہ وے معلل نباشد۔

تشریح

اِس "قانون" کا نام ہے "قِیَامٌ، قِیَالٌ، حِیَاضٌ" کا قانون، اِس کے لیے ایک حکم اور شرطوں کی تین (۳) جماعتیں ہیں، پہلی دو جماعتوں کے لیے چار، چار شرطیں ہیں، تیسری جماعت کے لیے چھ (۶) شرطیں ہیں۔

حکم: یہ ہے کہ: "واوٌ" کو "یاء" سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

پہلی جماعت: پہلی شرط: یہ ہے کہ: "واوٌ" مقابلہ "عین" کلمہ کے ہو۔

اِحترازی مثال: "وَعْدٌ" یہاں "فاء" کلمہ کے مقابلہ میں ہے۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: صیغہ مصدر[1] کا ہو۔ اِحترازی مثال: "قِوَالٌ" یہ جمع مکسر ہے۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ: وہ "واوٌ" فعل میں سالم نہ ہو۔

---

[1] صیغہ مصدر خواہ "فِعْلٌ" کی وزن پر ہو یا "فِعَالٌ" یا "اِنْفِعَالٌ" کے وزن پر ہو۔

اِحترازی مثال: "قِوَامٌ" یہ مصدر ہے بابِ مُفَاعَلَه کا اور فعل اِس کا "قَاوَمَ، یُقَاوِمُ" ہے، جس میں "وَاوْ" سالم ہے۔

چوتھی شرط: یہ ہے کہ: اُس "وَاوْ" کا ماقبل مکسور ہو۔ **اِحترازی مثال:** "سُوَالٌ" یہاں ماقبل مضموم ہے۔

اِتفاقی مثال: "قِوَامٌ" سے "قِيَامٌ" یہ مصدر ہے، باب "قَامَ، يَقُوْمُ" مجرد کا اُس کے "عَيْن" کلمہ میں "وَاوْ" سالم نہیں ہے۔

دوسری جماعت: پہلی شرط: یہ ہے کہ: "وَاوْ" مقابلہ "عَيْن" کلمہ کے ہو۔

اِحترازی مثال: "وَعُدٌ" یہاں "فَاء" کلمہ کے مقابلہ میں ہے۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: صیغہ جمع کا ہو۔ **اِحترازی مثال:** "قِوَامٌ" یہ مصدر ہے بابِ مُفَاعَلَه کا۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ: وہ "وَاوْ" واحد میں سالم نہ ہو۔

اِحترازی مثال: "عِوَارٌ" اِس کا مفرد ہے "عَاوِرٌ" جس میں "وَاوْ" سالم ہے۔

چوتھی شرط: یہ ہے کہ: اِس "وَاوْ" کا ماقبل مکسور ہو۔ **اِحترازی مثال:** "قَوَلَةٌ" یہاں ماقبل مفتوح ہے۔

اِتفاقی مثال: "قِوَالٌ" سے "قِيَالٌ" اِس کا واحد "قَائِلٌ" اصل میں "قَاوِلٌ" تھا، "وَاوْ" کو "ہمزہ" سے تبدیل کیا تو "قَائِلٌ" ہوا۔

تیسری جماعت: پہلی شرط: یہ ہے کہ: "وَاوْ" مقابلہ "عَيْن" کلمہ کے ہو۔

اِحترازی مثال: "وَعُدٌ" یہاں "فَاء" کلمہ کے مقابلہ میں ہے۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: صیغہ جمع کا ہو۔ **اِحترازی مثال:** "قِوَامٌ" یہ مصدر ہے۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ: وہ "وَاوْ" واحد میں ساکن ہو۔

اِحترازی مثال: "طِوَالٌ" اِس کا مفرد "طَوِيْلٌ" ہے جس میں "وَاوْ" ساکن نہیں ہے۔

چوتھی شرط: یہ ہے کہ: وہ "وَاوْ" جمع میں "اَلِف" سے پہلے ہو۔

اِحترازی مثال: "كِوَزَةٌ" اِس کا مفرد "كُوْزَةٌ" ہے۔ یہاں "وَاوْ"، "زَاء" سے پہلے ہے "اَلِف" سے پہلے نہیں۔

پانچویں شرط: "وَاوْ" کا ماقبل مکسور ہو۔ **اِحترازی مثال:** "اَقْوَالٌ" یہ جمع ہے "قَوْلٌ" کی یہاں "وَاوْ" کا ماقبل مفتوح ہے۔

چھٹی شرط: یہ ہے کہ: "لَام" کلمہ میں قانون جاری نہ ہوا ہو۔

اِحترازی مثال: "رِوَاءٌ" اصل میں "رِوَايٌ" تھا، اِس کا مفرد "رَيَّانٌ" کہ اصل میں "رَوْيَانٌ" بسکون "وَاوْ" ہے۔ (اِس کا معنی سیراب ہے۔)

اِتفاقی مثال: "حِوَاضٌ، رِوَاضٌ" سے "حِيَاضٌ، رِيَاضٌ"۔ اِن کا مفرد "حَوْضَةٌ، رَوْضَةٌ" ہے۔

ملحوظہ: اِس قانون کا تعلق مصدر اور جمع کے صیغوں سے ہے، اگر کوئی صیغہ نہ مصدر ہے نہ جمع تو اُس میں یہ قانون جاری نہ ہوگا۔

جیسے: "سِوَارٌ" (کنگن)، "سِوَاكٌ" (مسواک)۔

قانون: ہر واؤ و یاء کہ جمع شوند در یک کلمہ یا حکم وے سوائے کلمہ اسم بروزن اَفْعَلُ اوّل ایشان ساکن لازم غیر بدل باشد آن واؤ را یاء کردہ در یا اِدغام می کنند وجوباً سوائے واؤ عین کلمہ بعد از یائے تصغیر در مکبر سلامت باشد چرا کہ آن واؤ را بیا بدل کردہ شود جوازا۔

تشریح

اِس قانون کا نام ہے"قُوَیِّلٌ، قُوَیِّلَۃٌ" کا قانون، اِس کے لیے دو (۲) حکم ہیں، ہر حکم کے لیے سات، سات شرطیں ہیں، پہلے حکم کے لیے چار (۴) شرطیں وجودی اور تین (۳) عدمی ہیں۔

پہلا حکم: یہ ہے کہ: "واؤ" کو "یاء" کرکے "یاء" کو "یاء" میں اِدغام کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: "واؤ، یاء" جمع ہوں۔ اِحترازی مثال: "وَشْیٌ" یہاں درمیان میں حرف شین ہے۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: "واؤ، یاء" ایک کلمہ میں ہوں حقیقتاً یا حکماً۔ ❶

اِحترازی مثال: "اَبُوْ یَعْقُوْب، اَبِیْ وَلِیْدٍ" یہاں جدا جدا کلمہ میں ہیں۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ: "واؤ" اور "یاء" میں سے جو اوّل ہو وہ ساکن ہو۔ اِحترازی مثال: "قُوَیْلی" یہاں دوسرا ساکن ہے۔

چوتھی شرط: یہ ہے کہ: اُس کا سکون بھی لازمی ہو۔

اِحترازی مثال: "قَوْیَ" اصل میں "قَوِیَ" تھا، یہاں "واؤ" کا سکون عارضی ہے، بقانون حلقی العین جوازاً۔

پانچویں شرط: یہ ہے کہ: یہ صیغہ اسم میں "اَفْعَلُ" کے وزن پر نہ ہو۔

اِحترازی مثال: "اَیْوَمُ" یہ اسم میں "اَفْعَلُ" کے وزن پر ہے۔ عربی کا محاورہ ہے: "ھٰذَا یَوْمٌ اَیْوَمُ" یہ بہت سخت دن ہے۔

چھٹی شرط: یہ ہے کہ: "واؤ" اور "یاء" میں سے جو پہلا ہے وہ کسی اور حرف سے تبدیل شدہ نہ ہو۔ ❷

اِحترازی مثال: "بُوْیِعَ" اصل میں "بَایَعَ" تھا، "واؤ، الف" سے بدل شدہ ہے بقانون "ضُوْرِب، مَضَارِیْبُ"۔

ساتویں شرط: یہ ہے کہ: اِن تین (۳) صفتوں والی "واؤ" بھی نہ ہو:

---

❶ حکماً ایک کلمہ کی مثال "مُسْلِمِیَّ" اصل میں "مُسْلِمُوْنَ" تھا یاءِ متکلم کی طرف اِضافت کی وجہ سے "نون" گر گیا تو "مُسْلِمُوْیَ" ہوا۔ یہ کلمہ واحد کے حکم میں ہے، اِس وجہ سے کہ ضمیر مجرور شدّتِ اِفتقار کی وجہ سے بمنزل جزء ہے، تو اِسی قانون سے "مُسْلِمِیَّ" ہوا۔ بعدہ بقانون "دِعِیٌّ" ثانی "مُسْلِمِیَّ" ہوا۔ "نَاصِرُوْیَ" سے "نَاصِرِیَّ" کہ اصل میں "نَاصِرُوْنَ" پھر "نون" کو اِضافت کی صورت میں حذف کرکے "یاء" سے ملایا جو حکماً ایک کلمہ ہے۔

❷ "بُوْیِعَ" (ماضی مجہول) میں "واؤ" جو ہے "بَایَعَ" (ماضی معلوم) کے "الف" سے بدل شدہ ہے، اگر اِس میں تعلیل کرتے ہیں تو بابِ تَفْعِیْل کے ماضی مجہول (بُیِّعَ) سے ملتبس ہو جائے گا۔

فائدہ: "مَدَاعِیُوْ" (اسم مفعول) والی "واؤ" کو "یُدْعٰی" کے قانون سے "یاء" کریں گے بعدہ متجانسین والے قانون سے "یاء" کو "یاء" میں اِدغام کرکے "مَدَاعِیٌّ" پڑھیں گے۔ "مَدَاعِیُوْ، مُدَیْعِیُوْ" اسم آلہ میں "یاء، الف" سے بدلی ہوئی ہے، اِس کا واحد "مِدْعَاءٌ" ہے اِس میں بھی "واؤ" کو "یُدْعٰی" والے قانون سے "یاء" کریں گے پھر "یاء" کو "یاء" میں ادغام کریں گے۔

① "واوْ" مقابلہ "عینْ" کلمہ۔ ② بعد از یاءِ تصغیر۔ ③ ایسا "واوْ" کہ اپنے مکبر میں سالم ہو۔

اِحترازی مثال: "مُقَیْوِلٌ ، مُقَیْوِلَةٌ" یہاں "واوْ" مقابلہ "عینْ" کلمہ کے ہے بعد از یاءِ تصغیر مکبر میں سالم ہے، کیونکہ اِن کا مکبر آتا ہے "مِقْوَلٌ ، مِقْوَلَةٌ"۔

اِتفاق مثال: "قُوَیْوِلٌ ، قُوَیْوِلَةٌ" سے "قُوَیِّلٌ ، قُوَیِّلَةٌ" اِن کا مکبر "قَائِلٌ ، قَائِلَةٌ" ہے یہاں "واوْ" سالم نہیں۔ یہ حکم "اسم فاعل، اسم مفعول، اسم ظرف" کے تصغیروں میں جاری ہوتا ہے۔

دوسرا حکم: یہ ہے کہ: "واوْ" کو "یاءْ" کرنا جائز، "یاءْ" کو "یاءْ" میں اِدغام کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: "واوْ، یاءْ" جمع ہوں۔ اِحترازی مثال: "وَشْیٌ"۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: "واوْ، یاءْ" ایک کلمہ میں ہوں۔ اِحترازی مثال: "اَبُوْ یَعْقُوْب"۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ: اِن دونوں میں سے پہلا ساکن ہو۔ اِحترازی مثال: "قُوَیْلِی"۔

چوتھی شرط: یہ ہے کہ: پہلے کا سکون بھی لازمی ہو عارضی نہ ہو۔ اِحترازی مثال: "قَوِیَ"۔

پانچویں شرط: یہ ہے کہ: اِن تین (۳) صفتوں والی "واوْ" ہو:

① مقابلہ "عینْ" کلمہ۔ ② بعد یاءِ تصغیر۔ ③ یہ "واوْ" اپنے مکبر میں سالم ہو۔

اِحترازی مثال: "قُوَیْوِلٌ ، مُقَیْوِلٌ" یہ تصغیر ہے "مَقَالٌ" اسم ظرف کی اور "قَائِلٌ" اسم فاعل کی جہاں "واوْ" سالم نہیں۔

چھٹی شرط: یہ ہے کہ: یہ صیغہ اسم میں "اَفْعَلُ" کے وزن پر نہ ہو۔ اِحترازی مثال: "اَیْوَمُ"۔

ساتویں شرط: یہ ہے کہ: "واوْ، یاءْ" کسی سے تبدیل شدہ نہ ہوں۔ اِحترازی مثال: "بُوْیِعَ"۔

اِتفاقی مثال: "مُقَیْوِلٌ" سے "مُقَیِّلٌ" پڑھنا جائز ہے یہ تصغیر ہے "مِقْوَلٌ" اسم آلہ کی [1] اور اپنی اصلی حالت پر "مُقَیْوِلٌ" پڑھنا بھی جائز ہے۔

فَائِدَہ: اِمام فراء رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "الایام واللیالی" میں فرماتے ہیں کہ: "قُوَیِّلٌ" والا قاعدہ کلیہ ہے، مگر تین (۳) لفظ نادر ہیں:

① اوّل "ضَیْوَنٌ" بمعنی "گربۂ نر"۔ ② دوم "حَیْوَةٌ" بمعنی "نامِ شخصی"۔ ③ سوم "حَیْوَانٌ" عرب کے ایک قبیلہ کا نام ہے۔

قانون: ہر حرف علت کہ بباعث بیفتد بوقت دور شدن آن باز آید وجوباً۔

---

[1] **فَائِدَہ: "اَجوف" کی "صفت مشبہ":** اجوف کے "فَعَلَ" سے آنے والی "صفت مشبہ" عام ابواب کی طرح "فَعِیْلٌ" کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے: "طَالَ" (جو اصل میں "طَوُلَ" بروزن "فَعُلَ" تھا) کی صفت مشبہ "طَوِیْلٌ" آتی ہے۔ لیکن! اجوف واوی، یائی میں "فَعَلَ" کے باب سے اگر صفت مشبہ آئے تو اُس میں قلب کا قاعدہ جاری کرتے ہوئے "فَعِیْلٌ" کی عین کو کسرہ سمیت "یاءْ" کی جگہ اور "یاءْ" کو سکون سمیت "عینْ" کی جگہ منتقل کر دیتے ہیں۔ جس سے "فَعِیْلٌ" کا صیغہ "فَیْعِلٌ" بن جاتا ہے، چنانچہ "سَادَ، یَسُوْدُ" سے "سَیْوِدٌ" پھر "واوْ" کو "یاءْ" کر کے "یاءْ" کو "یاءْ" میں اِدغام کیا تو "سَیِّدٌ" ہوا، "مَاتَ، یَمُوْتُ" سے "مَیْوِتٌ" پھر "مَیِّتٌ"۔ "لَانَ، یَلِیْنُ، لَیْوِنٌ" سے "لَیِّنٌ"۔ (ہدایۃ الصرف)

تشریح

اِس قانون کا نام ہے"قُوْلَنَّ" کا قانون، اِس کے لیے ایک حکم اور دو (۲) شرطیں ہیں۔

حکم: یہ ہے کہ: محذوف شدہ حرفِ علت کا واپس لانا واجب ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: حرفِ علت کسی وجہ سے گر گیا ہو۔

اِحترازی مثال: "قَالَ" یہاں حرفِ علت نہیں گرا بلکہ "الف" سے تبدیل ہوا ہے۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: حرفِ علت کے گرنے کا سبب دور ہو جائے۔

اِحترازی مثال: "قُلْنَ" یہاں گرنے کا سبب دور نہیں ہوا ہے۔

اِتفاقی مثال: "قُلْ" یہاں "وَاوْ" اِلتقائے ساکنین کی وجہ سے حذف ہوا ہے جب اُس کے آخر میں "نون" ثقیلہ لاحق ہوا تو "لام" متحرک ہوا۔ سببِ حذفیت ختم ہوا تو وہ "وَاوْ" واپس آیا "قُوْلَنَّ" ہوا، اِسی طرح "قُلْ" سے "قُوْلَا، قُوْلُوْا۔۔۔ الخ"[1]۔ "لَمْ يَقُلْ" سے "لَمْ يَقُوْلَا"، "لَمْ يَقَلْ" سے "لَمْ يُقَالَا"۔ "خَفْ" سے "خَافَا"۔ "بِعْ" سے "بِيْعَا"۔۔۔ الخ۔

فائدہ: یہ قانون وہاں جاری ہوگا جہاں حرفِ علت حالتِ جزم میں بوجہ اِلتقائے ساکنین حذف ہو گیا ہو۔

---

[1] **اِنتباہ:** باب "كَانَ" کے مضارع میں "نون" اَصلی (لام کلمہ) اور "واو" اصلی (عین کلمہ) کو حذف کرنا جائز ہے، بشرطیکہ وہ سکون سے مجزوم ہو رہا ہو اور اُس کے بعد ضمیر منصوب متصل یا حرف ساکن نہ آ رہا ہو۔ جیسے: "وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً"۔ اِس باب میں اِہلِ عرب نے دو (۲) کام خلافِ ضابطہ کیے ہیں:

① "لام" کلمہ کا حذف کرنا جب کہ وہ حرف صحیح ہے۔

② اور اُس کے بعد "عین" کلمہ میں آنے والی "واو" کو حذف کرنا جب کہ "نون" کے حذف ہونے کے بعد اِلتقاء ساکنین بھی ختم ہو چکا ہے۔

خلاف القیاس حذف "لام وعین" کلمہ یہ عمل جوازی ہے وجوبی نہیں چار (۴) شرائط کے ساتھ:

① **پہلی شرط یہ کہ:** مجزوم ہو۔ احتراز کیا "مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ" سے کہ یہاں مرفوع ہے۔

② **دوسری شرط یہ کہ:** وہ سکون کے ساتھ مجزوم ہو۔ اِحتراز کیا "وَتَكُوْنُوْا مِنْ بَعْدِهٖ قَوْمًا صَالِحِيْنَ" سے کہ یہاں جزم باسقاط نون اَعرابی سے ہے۔

③ **تیسری شرط یہ کہ:** اِس کے بعد ضمیر منصوب متصل نہ آ رہی ہو۔ اِحتراز کیا "اِنْ يَّكُنْهُ فَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْهِ" سے کہ یہاں فعل کے بعد ضمیر منصوب متصل آ رہی ہے۔

④ **چوتھی شرط یہ کہ:** فعل کے بعد حرف ساکن نہ آ رہا ہو۔ اِس سے "لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا" جیسے افعال خارج ہو گئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قوانین ناقص

قانون: ہر واؤ و یاء کہ واقع شود بعد از الف زائدہ بر طرف یا در حکم آن را بہ ہمزہ بدل می کنند وجوباً۔

تشریح

اِس "قانون" کا نام ہے "دُعَاءٌ" کا قانون، اِس کے لیے ایک حکم اور تین (۳) شرطیں ہیں۔

حکم: یہ ہے کہ: "واؤ" اور "یاء" کو "ہمزہ" سے بدلنا واجب ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: "واؤ، یاء" الف کے بعد واقع ہوں۔

اِحترازی مثال: "وَاعِدٌ، یَاسِرٌ"۔ یہاں "واؤ، یاء" الف سے پہلے ہیں۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: "الف" زائدہ ہو۔

اِحترازی مثال: "ثَایٌ، رَایٌ" یہاں "واؤ، یاء" سے قبل "الف" اصلی ہے۔"ثَوَیٌ" (بمعنی مکان گوسفندان) "رَوَیٌ" (بمعنی نیزہ) تھے، اِن دونوں میں "عین" کلمہ خلافِ قیاس "الف" ہو گیا ہے۔ اِس لیے کہ قیاس کا تقاضاء یہ ہے کہ "لام" کلمہ میں تعلیل ہو جو محل تغیر ہے۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ: "واؤ، یاء" آخر میں ہوں حقیقتاً یا حکماً۔

اِحترازی مثال: "شِقَاوَةٌ ھِدَایَةٌ" یہاں "واؤ، یاء" نہ حقیقتاً [1] آخر میں ہیں نہ حکماً۔

اِتفاقی مثال: حقیقتاً کی "دُعَاوٌ، مِرْمَایٌ" سے "دُعَاءٌ، مِرْمَاءٌ"۔ حکماً کی "مِدْعَاوَانِ، مِرْمَایَانِ" سے "مِدْعَائَانِ، مِرْمَائَانِ"۔

قانون: ہر واؤ کہ واقع شود مقابلہ لام کلمہ ماقبل او مکسور باشد آن را بیاء بدل کنند وجوباً۔

تشریح

اِس "قانون" کا نام ہے "دُعِیَ" کا قانون۔ اِس کے لیے ایک حکم اور دو (۲) شرطیں ہیں۔

حکم: یہ ہے کہ: "واؤ" کو "یاء" سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

---

[1] حقیقتاً کا مطلب یہ ہے کہ: "واؤ، یاء" بالکل آخر میں ہوں اُن کے بعد اور کوئی حرف نہ ہو۔ جیسے: "دُعَاوٌ، رُوَایٌ"۔ حکماً کا مطلب یہ ہے کہ: "واؤ، یاء" کے بعد ایسے حروف ہوں کہ کلمہ کی بنا اُن کے بغیر درست رہے یعنی کلمہ اُن کے بغیر بھی مستعمل ہوتا ہو۔ تثنیہ کا "الف" اور جمع مذکر کا "واؤ" اِسی قبیلہ سے ہیں، اور جمع کی زیادتی اِسی حکم میں ہے۔ پس! اِس قید سے "شِقَایَةٌ، ھِدَایَةٌ، عَدَاوَةٌ" جیسے کلمات خارج ہو گئے، اِس لیے اُن میں تاء لازمہ ہے اور کلمہ اُس کے بغیر مستعمل نہیں ہے تو یہ "واؤ، یاء" نہ بر طرف میں ہیں نہ بر طرف کے حکم میں ہیں۔

فَائِدَہ: یہ قانون "مصدر، جامد، مشتق" سب میں جاری ہوگا۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: "واؤ" مقابلہ "لام" کے ہو۔ اِحترازی مثال: "وُعِدَ، عُوِرَ"۔ یہاں "لام" کلمہ کے مقابلہ میں نہیں۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: اُس "واؤ" کا ماقبل مکسور ہو۔ اِحترازی مثال: "دَعوَ، یَدعُوُ" یہاں ماقبل مکسور نہیں۔

اِتفاقی مثال: "دُعِوَ" سے "دُعِیَ"۔ "دَاعِوَانِ" سے "دَاعِیَانِ"۔

قانون: ہر یاء کہ واقع شود در آخر فعل فتح غیر اعرابی و ماقبلش مکسور باشد کسرہ ماقبلش را بفتح بدل کردہ جواز اًپس! یاء را بہ الف بدل کنند وجوباً بکلیہ قال برلغۃ بنی طی۔

تشریح

اِس قانون کا نام ہے "دُعٰی" کا قانون، اِس کے لیے ایک حکم اور پانچ (۵) شرطیں ہیں۔

حکم: یہ ہے کہ: "یاء" کے ماقبل کی کسرہ کو فتح سے تبدیل کرنا جائز ہے، پھر "یاء" کو "قَالَ" کے قانون سے "الف" سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: "یاء" آخر میں ہو۔ اِحترازی مثال: "بَیِعَ، یَسَرَ"۔ یہاں آخر میں نہیں۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: صیغہ فعل کا ہو۔ **اِحترازی مثال:** "دَاعِیَۃٌ" یہ اسم ہے۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ: اُس "یاء" پر حرکت فتح کی ہو۔ اِحترازی مثال: "یَرْمِیُ" یہاں مضموم ہے۔

چوتھی شرط: یہ ہے کہ: فتح اِعرابی نہ ہو یعنی کسی عامل کی وجہ سے نہ ہو۔

اِحترازی مثال: "لَنْ یَرْمِیَ" یہاں عامل ناصب نے فتح دیا ہے۔

پانچویں شرط: یہ ہے کہ: اُس "یاء" کا ماقبل مکسور ہو۔ اِحترازی مثال: "رَمَیَ" یہاں مفتوح ہے۔

اِتفاقی مثال: "دُعِیَ" سے "دُعَیَ" پڑھنا جائز ہے، پھر "دُعٰی" پڑھنا واجب ہے۔

ملحوظ: بعض حضرات اِس قانون میں تعمیم کر کے اِسموں میں بھی جاری کرتے ہیں۔ جیسے: "دَاعِیَۃٌ" سے "دَاعَیَۃٌ" پھر "دُعَاۃٌ"، "مَهَابِیُ" سے "مَهَابَیُ" پھر "مَهَابَا"، "اَوْدِیَۃٌ" سے "اَوْدَیَۃٌ" پھر "اَوْدَاتٌ"۔ (بهتر ال)

قانون: ہر واؤ و یاء مضموم یا مکسور کہ واقع شود مقابلہ لام کلمہ بعد از ضمہ و کسرہ حرکت آن را حذف می کنند وجوباً بشرطیکہ درمیان کسرہ و واؤ و ضمہ و یاء نباشد آن واؤ و یاء بدل از ہمزہ با بدال جوازی و حرکتش منقول از ہمزہ نباشد۔

تشریح

اِس قانون کا نام ہے "یَدْعُوُ، یَرْمِیُ" کا قانون۔ اِس کے لیے ایک حکم اور چھ (۶) شرطیں ہیں، تین (۳) شرطیں وجودی اور

تین (۳) شرطیں عدمی۔ **حکم:** یہ ہے کہ: "وَاوْ" "یَاء" کی حرکت کو حذف کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط: "وَاوْ" اور "یَاء" مضموم یا مکسور ہوں۔ اِحترازی مثال: "لَنْ یَّدْعُوَ، لَنْ یَّرْمِیَ"۔ یہاں مفتوح ہیں۔

دوسری شرط: "لَام" کلمہ کے مقابلہ میں ہوں۔ اِحترازی مثال: "یَقُوْلُ، یَبِیْعُ" یہاں "عَین" کلمہ کے مقابلہ میں ہیں۔

تیسری شرط: "وَاوْ" اور "یَاء" کا ماقبل بھی مضموم یا مکسور ہو۔ اِحترازی مثال: "یُدْعَوُ، یُرْمَیُ" یہاں مفتوح ہے۔

چوتھی شرط: "وَاوْ" ضمہ اور "یَاء" کے درمیان اور "یَاء" کسرہ اور "وَاوْ" کے درمیان نہ ہوں۔ [1]

اِحترازی مثال: "تَدْعُوِیْنَ، رَامِیُوْنَ" یہاں "وَاوْ" ضمہ اور "یَاء" کے درمیان ہے، "یَاء" کسرہ اور "وَاوْ" کے درمیان ہے۔

پانچویں شرط: "وَاوْ، یَاء، ہَمْزَہ" سے جوازی [2] قانون کے ساتھ تبدیل شدہ نہ ہوں۔

اِحترازی مثال: "کُفُوٌ، مُسْتَهْزِیُوْنَ" اصل میں "کُفُؤٌ، مُسْتَهْزِءُوْنَ" تھے۔ یہاں "وَاوْ، یَاء، ہَمْزَہ" سے جوازی قانون کے ساتھ تبدیل شدہ ہیں۔

چھٹی شرط: "وَاوْ" اور "یَاء" کی حرکت "ہَمْزَہ" سے تبدیل شدہ نہ ہو۔

اِحترازی مثال: "یَسُوُ، یَحْیِیُ" اصل میں "یَسُوْءُ، یَحْیِئُ" تھے۔

اِتفاقی مثال: "یَدْعُوْ، یَرْمِیْ" سے "یَدْعُوُ، یَرْمِیُ"۔ "دَاعِوٌ" سے "دَاعٍ"۔ "رَامِیٌ" سے "رَامٍ" پڑھنا واجب ہے۔

بعض حضرات نے دو (۲) اور شرطوں کا اضافہ کیا ہے۔

ساتویں شرط: یہ ہے کہ: "یَاء" کے "الف" سے بدلنے کا کوئی سبب موجود نہ ہو۔

اِحترازی مثال: "رَخَایَا" ("رَخِیَّةٌ" کی جمع اَقصیٰ جب بنائی تو "شَرَائِفُ" کے قانون سے "یَاء" زائدہ کو وجوباً "ہَمْزَہ" سے

---

[1] اگر یہ دونوں شرطیں مفقود ہوں تو اُس وقت حرکت ضمہ اور کسرہ کو بغیر نقل کے حذف کردیں گے اور اُس کی چھ (٦) صورتیں ہیں:

① "وَاوْ" مضموم ماقبل بھی مضموم اُس "وَاوْ" کے بعد اور "وَاوْ" مدّہ نہ ہو۔ جیسے: "یَدْعُوُ" سے "یَدْعُوْ"۔

② "وَاوْ" مضموم ماقبل بھی مضموم اُس واو کے بعد اور "وَاوْ" مدّہ ہو۔ جیسے: "یَدْعُوُوْنَ" سے "یَدْعُوْوْنَ" پھر التقائے ساکنین جیسے: "یَدْعُوْنَ"۔

③ "یَاء" مضموم ماقبل مکسور اُس "یَاء" کے بعد اور "یَاء" مدّہ نہ ہو۔ جیسے: "یَرْمِیُ" سے "یَرْمِیْ"۔

④ "یَاء" مکسور ماقبل بھی مکسور اُس "یَاء" کے بعد اور "یَاء" مدّہ ہو۔ جیسے: "تَرْمِیِیْنَ" سے "تَرْمِیْیْنَ"، پھر التقائے ساکنین سے "تَرْمِیْنَ"۔

⑤ "یَاء" مکسور ماقبل بھی مکسور، لیکن! اِس "یَاء" کے بعد مدّہ نہ ہو۔ جیسے: "بِرَامِیٍ" سے "بِرَامٍ" بعد از حذف اِلتقائے ساکنین۔

⑥ "وَاوْ" اور "یَاء" مکسور ماقبل مضموم، لیکن! اُن کے بعد "یَاء" نہ ہو، اِس کی مثال اَجوف میں تو ملتی ہے، لیکن! ناقص میں مجھے نہیں ملی ہے۔ جیسے: "قُوِلَ" سے "قُوْلَ"، "بُیِعَ" سے "بُیْعَ" پھر "بُوْعَ" بقانون "یُوْسَرُ"۔

[2] اگر "وَاوْ" اور "یَاء" ہَمْزَہ سے وجوبی قانون سے تبدیل شدہ ہیں تو زیر بحث قانون جاری ہوجائے گا۔ جیسے: "جَاءٍ" اصل میں "جَایِیٌ" تھا، پھر "قَائِلٌ" کے قانون سے "یَاء" کو "ہَمْزَہ" سے بدلا "جَاءِیٌ" ہوا، پھر "ہَمْزَہ" ثانی کو "یَاء" سے تبدیل کیا تو "جَائِیٌ" ہوا۔ بعدہ بقانون زیر بحث "جَائِیْنْ" ہوا، التقائے ساکنین ہوا درمیان "یَاء" و "نون" تنوین کے "یَاء" کو حذف کیا تو "جَاءٍ" ہوا۔

تبدیل کیا تو "رَخَائِیُ" بن گیا، پھر "رَخَایَا" کے قانون سے "ہمزہ" کو "یاء" مفتوحہ سے وجوباً تبدیل کیا تو "رَخَایَیُ" بن گیا پھر "قَالَ" کے قانون سے "رَخَایَا") یہاں "یاء" کے "الف" سے بدلنے کا سبب موجود ہے۔

آٹھویں شرط: "یاء" کے حذف ہونے کا سبب موجود نہ ہو۔

احترازی مثال: "رُخَیِّیُ" یہاں "یاء، لام" کلمہ میں ہے، مضموم بھی ہے، کسرہ کے بعد واقع ہوئی ہے پھر بھی یہ قانون اس پر جاری نہیں ہو رہا ہے کیونکہ "رُخَیٌّ" کے قانون کے تحت اِس "یاء" کا حذف کرنا واجب ہے۔

فَائِدَہ: "ہذیل" لغت میں جس "یاء" کا ماقبل مکسور ہو اُس "یاء" کو حذف کرنا جائز ہے بشرطیکہ کسرہ ماقبل باقی ہو تاکہ حذفیتِ "یاء" پر دلالت کرے۔ جیسے: "اَلدَّاعِ اَهَانَنِ" اصل میں "اَلدَّاعِیُ اَهَانَنِیْ" تھے۔

قانون: ہر واؤ کہ واقع شود سیوم جا چون صاعد شود آن را بہ یاء بدل کنند وجوباً بشرطیکہ ماقبلش مضموم و واؤ ساکن نباشد۔

تشریح

اِس "قانون" کا نام ہے "یُدْعٰی" کا قانون، [1] اِس کے لیے ایک حکم اور چار (۴) شرطیں ہیں۔

حکم: یہ ہے کہ: "واؤ" کو "یاء" کے ساتھ تبدیل کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: "واؤ" اصل میں تیسری جگہ پر ہو۔

احترازی مثال: "اِسْتَوْفٰی" اصل سے مراد "ثلاثی مجرد" ماضی کا پہلا صیغہ ہے، اس کا اصل "وَفٰی" ہے، یہاں "واؤ" پہلی جگہ پر ہے۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: تیسری جگہ سے ترقی کرے۔ اِحترازی مثال: "دَعَوْنَ" یہاں تیسری جگہ پر ہے ترقی نہیں کی ہے۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ: "واؤ" کا ماقبل مضموم نہ ہو۔ اِحترازی مثال: "یَدْعُوْ" یہاں ماقبل مضموم ہے۔

چوتھی شرط: یہ ہے کہ: "واؤ" کا ماقبل اور "واؤ" ساکن نہ ہو۔

احترازی مثال: "مَدْعُوْوٌ" یہاں "واؤ" کا ماقبل اور "واؤ" ساکن ہے۔

اِتفاقی مثال: [2] "یُدْعَوُ" سے "یُدْعَیُ"، پھر "قَالَ" کے قانون سے "یُدْعٰی"۔

قانون: ہر جمع مکسر ناقص کہ بروزن فَعَلَةٌ باشد فاء کلمہ وے را حرکتِ ضمہ می دہند وجوباً۔

---

[1] **فَائِدَہ:** بعض علماء کہتے ہیں کہ: اس قانون کی ضرورت نہیں، "واؤ" پر "قَالَ" کا قانون جاری کیا جائے پس بس۔ لیکن! جمہور محققین فرماتے ہیں کہ: پہلے "یُدْعٰی" کا قانون جاری کر کے بعدہ "قَالَ" کا قانون جاری کریں کیونکہ ابطال سے اِعمال بہتر ہے۔

[2] مثال پنجم جگہ کی: "اِدَّعَوَ" سے "اِدَّعَیَ"۔ مثال ششم جگہ کی: "اِسْتَدْعَوَ" سے "اِسْتَدْعَیَ" پھر بقانون قَالَ "اِدَّعٰی، اِسْتَدْعٰی"۔ مثال ہفتم جگہ کی: "اِسْتِدْعَاوٌ" سے "اِسْتِدْعَایٌ" پھر بقانون دُعَاءٌ "اِسْتِدْعَاءٌ" ہوا۔

تشریح

اِس "قانون" کا نام ہے"دُعَاۃٌ" کا۔اِس کے لیے ایک حکم اور تین (۳) شرطیں ہیں۔

حکم: یہ ہے کہ:"فَاءْ" کلمہ کو حرکتِ ضمہ دینا واجب ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ:"جمع مکسر" کا صیغہ ہو۔ اِحترازی مثال:"دَاعُوْنَ" کہ جمع سالم ہے۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: ناقص ہو۔ اِحترازی مثال:"قَالَۃٌ" کہ یہ اجوف ہے۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ:"فَعَلَۃٌ" کے وزن پر ہو۔ اِحترازی مثال:"دُعَاءٌ" کہ اصل میں"دُعَاوٌ" تھا۔

اِتفاقی مثال:"دَعَوَۃٌ، رَمَیَۃٌ، نَحَوَۃٌ" سے"دَعَاۃٌ، رَمَاۃٌ، نَحَاۃٌ"۔پھر اِسی قانون سے""دُعَاۃٌ، رُمَاۃٌ، نُحَاۃٌ" تا کہ مفرد کے صیغوں کے ساتھ اِلتباس نہ ہو۔

قانون: ہر واؤ لازم غیر بدل از ہمزہ کہ واقع شود در آخر اسم متمکن ما قبلش مضموم باشد یا واؤ مدّہ زائدہ باشد در جمع آن را بیاء بدل کنند و جو باً و در مفرد مانع از وجوب اِعلال است آن واؤ مدّہ زائدہ مگر وقتیکہ ما قبلش دیگر واؤ متحرک باشد۔

تشریح

اِس "قانون" کا نام ہے"اَدْلٍ، تَبَنٍّ" کا پہلا قانون۔اِس کے لیے دو (۲) حکم ہیں، پہلے حکم کے لیے شرطوں کی تین (۳) جماعتیں ہیں، پہلی جماعت کے لیے سات (۷) شرطیں، دوسری جماعت کے لیے آٹھ (۸) شرطیں ہیں، تیسری جماعت کے لیے نو (۹) شرطیں ہیں۔دوسرے حکم کے لیے نو (۹) شرطیں ہیں۔

پہلا حکم: یہ ہے کہ:"وَاوْ" کو"یَاءْ" کے ساتھ تبدیل کرنا واجب ہے۔

پہلی جماعت: پہلی شرط: یہ ہے کہ:"وَاوْ" ہو۔ اِحترازی مثال:"رَامِیٌ" یہاں"یَاءْ" ہے۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ:"وَاوْ" لازمی ہو۔

اِحترازی مثال:"ضَارِبُوْ" اصل میں"ضَارِبٌ" تھا۔یہاں"وَاوْ" عارضی ہے بقانون جوازی"وَاوْ" نون تنوین سے بدل ہے۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ: وہ"وَاوْ" ہمزہ سے بدل شدہ نہ ہو۔

اِحترازی مثال:"کُفُوٌ" اصل میں"کُفُؤٌ" تھا۔یہاں"وَاوْ" ہمزہ سے بدل شدہ ہے۔

چوتھی شرط: یہ ہے کہ: وہ"وَاوْ" آخر کلمہ میں ہو۔ اِحترازی مثال:"وَعْدٌ، قَوْلٌ" یہاں اِبتدا اور درمیان میں ہے۔

پانچویں شرط: یہ ہے کہ: وہ"وَاوْ" اسم کے آخر میں ہو۔ اِحترازی مثال:"یَدْعُوْ" یہاں فعل کے آخر میں ہے۔

چھٹی شرط: "اسم متمکن" کے آخر میں ہو (یعنی اسم معرب)۔ **اِحترازی مثال:** "ھُوَ" اسم غیر متمکن ہے۔

ساتویں شرط: اِس "وَاوْ" کا ماقبل مضموم ہو۔ **اِحترازی مثال:** "دَاعِوٌ، مَدْعَوٌ" یہاں "وَاوْ" کا ماقبل مفتوح ومکسور ہے۔

اِتفاقی مثال: "اَدْلُوٌ، تَبَنُّوٌ" سے "اَدْلُیٌ، تَبَنُّیٌ" بعدہ بقانون دِعِیٌ "اَدْلِیٌ، تَبَنِّیٌ" بقانون یَدْعُوْ "اَدْلِیْنٌ، تَبَنِّیْنٌ" بقانون التقائے ساکنین "اَدْلٍ، تَبَنٍّ"۔

دوسری جماعت: پہلی شرط: یہ ہے کہ: "وَاوْ" ہو۔ **اِحترازی مثال:** "رَامِیٌ"۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: "وَاوْ" لازمی ہو۔ **اِحترازی مثال:** "ضَارِبُوْ"۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ: وہ "وَاوْ" ہمزہ سے بدل شدہ نہ ہو۔ **اِحترازی مثال:** "کُفُوٌ"۔

چوتھی شرط: یہ ہے کہ: وہ "وَاوْ" آخر کلمہ میں ہو۔ **اِحترازی مثال:** "وَعْدٌ، قَوْلٌ"۔

پانچویں شرط: یہ ہے کہ: وہ "وَاوْ" اسم کے آخر میں ہو۔ **اِحترازی مثال:** "یَدْعُوْ"۔

چھٹی شرط: یہ ہے کہ: "اسم متمکن" کے آخر میں ہو۔ **اِحترازی مثال:** "ھُوَ"۔

ساتویں شرط: یہ ہے کہ: اُس "وَاوْ" کا ماقبل اور "وَاوْ" مدّہ زائدہ ہو۔

اِحترازی مثال: "حُوْوٌ" (بروزن فُعْلٌ) یہاں "وَاوْ" کا ماقبل مدّہ تو ہے لیکن زائدہ نہیں۔

آٹھویں شرط: یہ ہے کہ: وہ "وَاوْ" جمع میں ہو۔ اِحترازی مثال: "مَدْعُوْوٌ" یہاں "وَاوْ" کا ماقبل مدّہ زائدہ مفرد میں ہے۔

اِتفاقی مثال: "دُعُوْوٌ" یہ "دَاعٍ" کی جمع ہے، دوسری "وَاوْ" کو "یَاء" سے تبدیل کیا تو "دُعُوْیٌ" ہوا بقانون قُوَیْلٌ "دُعُیٌّ" بقانون اَدْلٍ ثانی "دُعِیٌّ" وجوباً "دِعِیٌّ" جوازاً۔

تیسری جماعت: پہلی شرط: یہ ہے کہ: "وَاوْ" ہو۔ اِحترازی مثال: "رَامِیٌ"۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: "وَاوْ" لازمی ہو۔ اِحترازی مثال: "ضَارِبُوْ"۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ: وہ "وَاوْ" ہمزہ سے بدل شدہ نہ ہو۔ اِحترازی مثال: "کُفُوٌ"۔

چوتھی شرط: یہ ہے کہ: وہ "وَاوْ" آخر کلمہ میں ہو۔ اِحترازی مثال: "قَوْلٌ"۔

پانچویں شرط: یہ ہے کہ: وہ "وَاوْ" اسم کے آخر میں ہو۔ اِحترازی مثال: "یَدْعُوْ"۔

چھٹی شرط: یہ ہے کہ: "اسم متمکن" کے آخر میں ہو۔ اِحترازی مثال: "ھُوَ"۔

ساتویں شرط: یہ ہے کہ: اُس "وَاوْ" کا ماقبل اور "وَاوْ" مدّہ زائدہ ہو۔ اِحترازی مثال: "حُوْوٌ" بروزن "فُعْلٌ"۔

آٹھویں شرط: یہ ہے کہ: وہ "وَاوْ" مفرد کے صیغہ میں ہو۔ اِحترازی مثال: "دُعُوْوٌ" یہ جمع کا صیغہ ہے۔

نویں شرط: یہ ہے کہ: مدّہ زائدہ والی "وَاوْ" سے پہلے بھی اور "وَاوْ" متحرک ہو۔

اِحترازی مثال: "مَدۡعُوۡوٌ" یہاں "وَاو" مدّہ زائدہ سے پہلے "عین" ہے "وَاو" نہیں۔

اِتفاقی مثال: "مَقۡوُوۡوٌ" آخری "وَاو" کو "یَاء" سے تبدیل کیا تو "مَقۡوُوۡیٌ" ہوا، پھر بقانون قُوَیِّل "مَقۡوُیٌّ" ہوا، پھر بقانون اَدۡلٍ ثانی "مَقۡوِیٌّ" ہوا۔

دوسرا حکم: یہ ہے کہ: "وَاو" کو "یَاء" سے تبدیل کرنا جائز ہے۔ ①

پہلی شرط: یہ ہے کہ: "وَاو" ہو۔ اِحترازی مثال: "رَامِیٌ"۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: "وَاو" لازمی ہو۔ اِحترازی مثال: "ضَارِبُوۡ" اصل میں "ضَارِبٌ" تھا۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ: وہ "وَاو" ہمزہ سے بدل شدہ نہ ہو۔ اِحترازی مثال: "کُفُوٌ"۔

چوتھی شرط: یہ ہے کہ: وہ "وَاو" آخر میں ہو۔ اِحترازی مثال: "قَوۡلٌ"۔

پانچویں شرط: یہ ہے کہ: وہ "وَاو" اسم کے آخر میں ہو۔ اِحترازی مثال: "یَدۡعُوۡ"۔

چھٹی شرط: یہ ہے کہ: "اسم معرب" کے آخر میں ہو۔ اِحترازی مثال: "هُوَ"۔

ساتویں شرط: یہ ہے کہ: اُس "وَاو" کا ماقبل اور "وَاو" مدّہ زائدہ ہو۔ اِحترازی مثال: "حُوۡوٌ"۔

آٹھویں شرط: یہ ہے کہ: مفرد کا صیغہ ہو۔ اِحترازی مثال: "دُعُوۡوٌ"۔

نویں شرط: یہ ہے کہ: وہ "وَاو" مدّہ زائدہ کا ماقبل اور "وَاو" متحرک نہ ہو۔

اِحترازی مثال: "مَقۡوُوۡوٌ" یہاں "وَاو" مدّہ زائدہ کا ماقبل اور "وَاو" متحرک ہے۔

اِتفاقی مثال: "مَدۡعُوۡوٌ" اِس آخری "وَاو" کو "یَاء" سے تبدیل کیا جوازاً تو "مَدۡعُوۡیٌ" ہوا، بقانون قُوَیِّل "مَدۡعُیٌّ" بقانون اَدۡلٍ ثانی "مَدۡعِیٌّ" ہوا۔

فائدہ: ہر وہ "مصدر ناقص واوی" جو "فُعُوۡلٌ" کے وزن پر ہو اُس میں "اَدۡلٍ" کا پہلا قانون جاری کرنا جائز ہے اور جاری نہ کرنا اَولیٰ ہے۔ جیسے کلام مجید میں ہے: "عَتَوۡا عُتُوًّا کَبِیۡرًا"۔ (الفرقان، آیت ۲۱) یا جیسے: "قَدۡ بَلَغۡتُ مِنَ الۡکِبَرِ عِتِیًّا"۔ (مریم، آیت ۸)

قانون: ہر یاء مشدّد یا مخفف کہ واقع شود در آخر اسم متمکن ماقبلش اگر یک حرف مضموم باشد ضمہ آن را بکسرہ بدل کنند وجوباً واگر دو باشند چون دُعُیٌّ ضمہ متصل را وجوباً غیر متصل را جوازاً۔

تشریح

اِس "قانون" کا نام ہے "دِعِیٌّ" اور "اَدۡلٍ، تَبَنٍّ" کا دوسرا قانون، اِس کے لیے دو (۲) حکم ہیں اور ہر حکم کے لیے پانچ، پانچ شرطیں ہیں۔

---

① جو "وَاو" مقابلہ "لَام" کلمہ "اسم مفعول" کے ہو اور اُس باب کا ماضی مکسور العین ہو (جیسے: "رَضِیَ") تو اُس "وَاو" کو "یَاء" سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ جیسے: "مَرۡضُوۡوٌ" سے "مَرۡضُوۡیٌ" پڑھنا واجب ہے۔

پہلا حکم: یہ ہے کہ: "یاء" کے ماقبل والے ضمہ کو کسرہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: "یاء" مشدد یا مخفف ہو۔ اِحترازی مثال: "وَعْدٌ" یہاں "یاء" نہیں۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: "یاء" آخر میں ہو۔[1] اِحترازی مثال: "بَيْعٌ" یہاں "یاء" درمیان میں ہے۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ: "یاء" اسم کے آخر میں ہو۔ اِحترازی مثال: "رَمٰی" یہ فعل کے آخر میں ہے۔

چوتھی شرط: یہ ہے کہ: "یاء" اسم متمکن کے آخر میں ہو۔ اِحترازی مثال: "هِيَ" یہ اسم غیر متمکن ہے۔

پانچویں شرط: یہ ہے کہ: "یاء" کے ماقبل میں صرف ایک حرف مضموم ہو۔

اِحترازی مثال: "دُعُوٌّ"۔ یہاں "یاء" کے ماقبل میں دو (۲) حرف مضموم ہیں۔

اِتفاقی مثال: "یاء" مخفف کی: "اَدْلُيٌ، تَبَنُّيٌ" سے "اَدْلِيٌ، تَبَنِّيٌ"۔ "یاء" مشدد کی: "مَرْمُيٌّ" سے "مَرْمِيٌّ" پڑھنا واجب ہے۔

دوسرا حکم: یہ ہے کہ: "یاء" کے متصل والے ضمہ کو کسرہ سے تبدیل کرنا واجب ہے، غیر متصل کو جائز ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: "یاء" (مشدّد یا مخفف) ہو۔ اِحترازی مثال: "وَعْدٌ"۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: "یاء" آخر میں ہو۔ اِحترازی مثال: "يُسْرٌ، بَيْعٌ"۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ: "یاء" اسم کے آخر میں ہو۔ اِحترازی مثال: "رَمٰی"۔

چوتھی شرط: یہ ہے کہ: "یاء" اسم متمکن (معرب) کے آخر میں ہو۔ اِحترازی مثال: "مُيَ، حُيَّ" یہ اسم غیر متمکن ہیں۔

پانچویں شرط: یہ ہے کہ: "یاء" سے پہلے دو (۲) حرف مضموم ہوں۔

اِحترازی مثال: "اَدْلُيٌ، تَبَنُّيٌ" یہاں "یاء" سے پہلے ایک حرف مضموم ہے۔

اِتفاقی مثال: "یاء" مشدد کی: "دُعُوٌّ" سے "دُعِيٌّ" وجوباً اور "دِعِيٌّ" جوازاً۔ "یاء" مخفف کی مثال: "رُخُيٌ" سے "رُخِيٌ" وجوباً "رِخِيٌ" جوازاً، پھر "يَدْعُوْ، يَرْمِيْ" کے قانون سے "رِخِيْنٌ" پھر التقاءِ ساکنین سے "رِخٍ"۔

فائدہ: "دَوَاعٍ" میں علماءِ اہل صرف کے دو (۲) گروہ ہیں:

① ایک گروہ پہلے "غیر منصرف" کا اِعتبار کرتا ہے، پھر تعلیل کا اِعتبار کرتا ہے۔

② دوسرا گروہ پہلے تعلیل کا اِعتبار کرتا ہے، پھر منصرف وغیر منصرف کا اِعتبار کرتا ہے۔

پہلے گروہ کی دلیل: "دَوَاعٍ" اصل میں "دَوَاعِوُ" تھا بروزن "مَفَاعِلُ"، "واو" کو "یاء" سے تبدیل کیا تو "دَوَاعِيُ" ہوا۔ "یاء" کو مع حرکت کے حذف کیا اور "یائے" محذوفہ کے عوض اِس کے آخر میں تنوین عوض کا لائے (جو کہ غیر منصرف کے ممنوعات میں سے نہیں) تو "دَوَاعٍ" ہوا۔

---

[1] "یاء" آخر میں حقیقتاً ہو یا حکماً ہو۔ حقیقتاً کا مطلب یہ ہے کہ: "یاء" کے بعد بالکل اور کوئی حرف نہ ہو۔ جیسے: "اَدْلُيٌ"۔ حکماً کا مطلب یہ ہے کہ: "یاء" مقابلہ "لام" کلمہ کے ہو، لیکن! اُس "یاء" کے بعد "الف ونون" تثنیہ یا "واو ونون" جمع کا ہوں۔ جیسے: "طُيَانٌ" سے "طِيَانٌ"۔

دوسرے گروہ کی دلیل: "دَوَاعِوُ" میں پہلے تعلیل کریں گے، تعلیل ذاتِ کلمہ سے متعلق ہوتی ہے اور غیر منصرف صفت کلمہ سے متعلق ہوتی ہے۔ "دَوَاعٍ" اصل میں "دَوَاعِوُ" تھا "وَاو" کو "یَاء" سے تبدیل کر دیا تو "دَوَاعِيٌ" ہوا، پھر "یَاء" کی حرکت کو حذف کر دیا بعد از حذف حرکت اِجتماع ساکنین ہوا درمیان "یَاء و نون" ساکن مقدرہ کے پھر "یَاء" اجتماع ساکنین کی وجہ سے حذف ہوگئی، تو صیغہ "دَوَاعٍ" بروز "سَلَامٍ" ہوگیا۔ اور یہ صیغہ منتہی الجموع کے وزن پر جو کہ غیر منصرف ہونے میں مؤثر ہے اُس وزن پر نہ رہا، لہٰذا! بعد از تعلیل یہ منصرف رہے گا اِس کی تنوین، تنوین صرف ہوگی۔ "بُهْتَرَال، فَاغْتَنِمْ"۔

> **قانون:** ہر حرفِ علت کہ واقع شود در آخر فعل مضارع غیر بدل از ہمزہ وقت دخول جوازم و بناء کردن اَمر حاضر معلوم حذف کردہ می شود وجوباً۔

تشریح

اِس قانون کا نام ہے "لَمْ یَدْعُ، اُدْعُ" کا قانون، اِس کے لیے ایک حکم اور پانچ (۵) شرطیں ہیں۔

حکم: یہ ہے کہ: حرفِ علت کو حذف کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: حرفِ علت آخر میں ہو۔ اِحترازی مثال: "یَقُوْلُ" یہاں درمیان میں ہے۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ فعل کے آخر میں ہو۔ اِحترازی مثال: "دَاعِوٌ، رَامِيٌ"۔ یہاں اسم کے آخر میں ہے۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ: آخر فعل مضارع کا ہو۔

اِحترازی مثال: "دَعٰی، رَمٰی" اصل میں "دَعَوَ، رَمَیَ" تھے۔ یہاں فعل ماضی کے آخر میں ہیں۔

چوتھی شرط: یہ ہے کہ: حرفِ علت "ہمزہ" سے تبدیل شدہ نہ ہو۔

اِحترازی مثال: "یَهْنِیُ، یَجْزُوُ" اصل میں "یَهْنِئُ، یَجْزُؤُ" تھے۔

پانچویں شرط: یہ ہے کہ: صیغہ پر حرفِ[1] جازم داخل ہو یا اُس سے اَمر حاضر معلوم بناء کریں۔

اِحترازی مثال: "یَدْعُوْ، یَرْمِیْ"۔ یہاں نہ حرفِ جوازم داخل ہے نہ اَمر حاضر معلوم کے بناء کا اِرادہ ہے۔

اِتفاقی مثال: "یَدْعُوْ، یَرْمِیْ، تَدْعُوْ" سے "لَمْ یَدْعُ، لَمْ یَرْمِ، اُدْعُ"۔

> **قانون:** در التقائے ساکنین علی غیر حدہ اگر ساکن اوّل غیر مدہ وَاو جمع باشد آن را حرکت ضمہ می دہند وجوباً و اگر ساکن اوّل غیر مدہ یائے واحدہ باشد آن را حرکت کسرہ می دہند وجوباً۔

---

[1] جو حرفِ علت "لَام" کلمہ میں وقتِ دخول حرفِ جازم جیسے: "لَمْ، اِنْ" شرطیہ یا وقتِ بنا اَمر حاضر معلوم حذف ہوا وقت اِتصال ضمیر فاعل جیسے: "الف، وَاو، یَاء، نون" جمع مؤنث یا اِتصال نون ثقیلہ اور خفیفہ حرفِ علت واپس آئے گا۔ جیسے: "اُدْعُ" مفرد مذکر سے "اُدْعُوَا، اُدْعُوْا، اُدْعُوِیْ، اُدْعُوَنَّ، اُدْعُوَنْ" لیکن! "اُدْعُوْ، اُدْعِیْ" میں دوسرے قاعدہ کے پائے جانے کی وجہ سے "وَاو" حذف ہوگیا ہے۔

تشریح

اِس قانون کا نام ہے"لَتُدْعَوُنَّ ،لَتُدْعِيِنَّ" کا قانون،اِس کے لیے دو(۲) حکم ہیں اور ہر حکم کے لیے تین،تین شرطیں ہیں۔

پہلا حکم: یہ ہے کہ:"وَاوْ" جمع کوضمہ کی حرکت دیناواجب ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ:التقائے ساکنین علی غیرحدہٖ ہو۔ اِحترازی مثال:"اِحْمَارَّ ،اُحْمُوْرَّ" یہ علی حدہٖ ہیں۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ:پہلاساکن غیرمدّہ ہو۔

اِحترازی مثال:"اِضْرِبُنَّ" اصل میں"اِضْرِبُوْ" تھا جب اِس کے ساتھ نون ثقیلہ متصل ہوا تو"اِضْرِبُوْنَّ" ہوگیا۔ یہاں پہلا ساکن مدّہ ہے۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ:پہلاساکن"وَاوْ" جمع کی ہو۔

اِحترازی مثال:"لَوِاسْتَطَعْنَا" اصل میں"لَوْاِسْتَطَعْنَا" تھا، یہاں"وَاوْ" جمع کی نہیں۔

اِتفاقی مثال:"لَتُدْعَوُنَّ" اصل میں"لَتُدْعَوْ" تھا، جب اِس کے ساتھ"نون" ثقیلہ متصل ہوا تو"لَتُدْعَوْنَّ" ہوگیا، پھر اِسی قانون سے"لَتُدْعَوُنَّ" ہوگیا۔

دوسرا حکم: یہ ہے کہ"یَاءْ" واحدہ کوحرکت کسرہ کی دیناواجب ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ:التقائے ساکنین علی غیرحدہٖ ہو۔ اِحترازی مثال:"اِحْمَارَّ ،اُحْمُوْرَّ"۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ:ساکن اوّل غیرمدّہ ہو۔

اِحترازی مثال:"اِضْرِبُنَّ" اصل میں"اِضْرِبُوْنَ" تھا یہاں ساکن اوّل مدّہ ہے۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ:ساکن اوّل"یَاء" واحدہ ہو۔

اِحترازی مثال:"ضَارِبِیِ الْقَوْمِ" اصل میں"ضَارِبِیْنِ" تھا(وقتِ اِضافت نون تثنیہ حذف ہوا)۔ یہاں یاء تثنیہ کا ہے۔

اِتفاقی مثال:"لَتُدْعِيِنَّ" اصل میں"لَتُدْعَیْ" تھا جب اِس کے ساتھ"نون" ثقیلہ متصل ہوا"یَاء" کوحرکت کسرہ کی دی تو "لَتُدْعِيِنَّ" ہوا۔

> **قانون:** ہر وَاو لَام کلمہ فُعْلٰی اِسمی یَاء می شود وجوبًا و یَاء لَام کلمہ فَعْلٰی اِسمی وَاو می شود وجوبًا۔

تشریح

اِس قانون کا نام ہے"دُعْیٰ ،فَتْوٰی" کا قانون،اِس کے لیے دو(۲) حکم ہیں،ہر حکم کے لیے تین،تین شرطیں ہیں۔

پہلا حکم: یہ ہے کہ:"وَاوْ" کو"یَاء" سے تبدیل کرناواجب ہے۔

پہلی شرط: "وَاوْ" مقابلہ "لَام" کلمہ کے ہو۔ اِحترازی مثال: "قُوْلِي ،وُعْدَى" یہاں "وَاوْ،لَام" کلمہ کے مقابلہ میں نہیں۔

دوسری شرط: "فُعْلٰی" کے وزن پر ہو۔ اِحترازی مثال: "دَعْوٰی" یہ "فَعْلٰی" کے وزن پر ہے۔

تیسری شرط: "فُعْلٰی" "اسمی ہو۔ [1] اِحترازی مثال: "غُزْوٰی" (بمعنی جنگ کرنے والی عورت۔) یہ "فُعْلٰی" "صفتی ہے۔

اِتفاقی مثال: "دُعْوٰی، دُنْوٰی" سے "دُعْیٰ، دُنْیَا" کر کے پڑھنا واجب ہے۔

دوسرا حکم: یہ ہے کہ: "یَاء" کو "وَاوْ" سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط: "یَاء" مقابلہ "لَام" کلمہ کے ہو۔ اِحترازی مثال: "بَیْضَاءُ" یہاں "عین" کلمہ کے مقابلہ میں ہے۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: "فَعْلٰی" کے وزن پر ہو۔ اِحترازی مثال: "رُمْیٰ" یہ "فُعْلٰی" کے وزن پر ہے۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ: "فَعْلٰی" "اسمی ہو۔ [2] اِحترازی مثال: "صَدْیَا" (بمعنی پیاسی عورت) یہ "فَعْلٰی" "صفتی ہے۔

اِتفاق مثال: "فَتْیٰ، تَقْیٰ" سے "فَتْوٰی، تَقْوٰی" پڑھنا واجب ہے۔

---

[1] **فائدہ:** "فُعْلٰی" دو (۲) قسم پر ہے: ① "فُعْلٰی" "اسمی۔ ② "فُعْلٰی" "صفتی۔

① "فُعْلٰی" "اسمی خفیف ہوتا ہے چونکہ صرف ذات پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے: "دُنْوٰی"۔

② "فُعْلٰی" "صفتی میں ثقل ہوتا ہے چونکہ ذات مع الوصف پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے: "غُزْوٰی" "لڑنے والی عورت۔

پھر ہر ایک کی دو، دو صورتیں ہیں: ① "فُعْلٰی" "اسمی میں "لام" کلمہ کے مقابلہ میں اگر "وَاوْ" واقع ہو تو اُس "وَاوْ" کو "یَاء" کرنا واجب ہے تا کہ کلمہ اِعتدال پر آجائے۔ جیسے: "دُنْوٰی" سے "دُنْیَا" شروع میں ضمہ ثقیل ہے اور آخر میں "وَاوْ" بھی ثقیل ہے تو آخر سے "وَاوْ" کو "یَاء" سے تبدیل کیا تا کہ کلمہ میں خفت پیدا ہو۔ "فُعْلٰی" "تفضیلی کا بھی یہی حکم ہے۔ جیسے: "دُعْوٰی" سے "دُعْیَا"۔

② اگر "لَام" کلمہ کے مقابلہ میں "یَاء" ہے تو یا اپنی جگہ سلامت رہے گا کیونکہ یہ کلمہ پہلے سے اِعتدال پر ہے، شروع میں ضمہ ثقیل حرکت ہے تو آخر میں "یَاء" خفیف ہے۔ جیسے: "فُتْیَا" یہ مؤنث ہے "اَفْتٰی" کی۔

① "فُعْلٰی" "صفتی اگر "لَام" کلمہ کے مقابلہ میں "وَاوْ" واقع ہو تو "وَاوْ" اپنی جگہ پر سلامت رہے گا۔ جیسے: "غُزْوٰی" تا کہ "فُعْلٰی" "اسمی اور "فُعْلٰی" "صفتی میں فرق ہو جائے، برعکس نہیں کیا کیونکہ اسم اسبق ہے صفت سے وجوداً تو تعلیلاً بھی اُس کو مقدم رکھا گیا۔

② اگر "لَام" کلمہ کے مقابلہ میں "یَاء" واقع ہو تو "یَاء" اپنی جگہ پر سلامت رہے گا کیونکہ کلمہ پہلے سے اِعتدال پر ہے۔ جیسے: "قُصْیَا" شروع میں ضمہ ثقیل ہے تو آخر میں "یَاء" خفیف ہے۔

[2] **فائدہ:** "فَعْلٰی" بھی دو (۲) قسم پر ہے: ① "فَعْلٰی" "اسمی۔ ② "فَعْلٰی" "صفتی۔ پھر ہر ایک کی دو (۲) صورتیں ہیں:

① "فَعْلٰی" "اسمی "لَام" کلمہ کے مقابلہ میں "وَاوْ" ہے تو وہ اپنی حالت پر برقرار رہے گا۔ جیسے: "دَعْوٰی" شروع میں فتح خفیف ہے تو آخر میں "وَاوْ" ثقیل ہے اِس لیے کلمہ خود اِعتدال پر ہے "وَاوْ" کو "یَاء" کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

② "فَعْلٰی" "اسمی کے "لَام" کلمہ کے مقابلہ میں اگر "یَاء" ہے تو "وَاوْ" سے بدلنا واجب ہے۔ جیسے: "تَقْیَا" سے "تَقْوٰی" شروع میں فتح خفیف ہے آخر سے "یَاء" کو (خفیف) "وَاوْ" (ثقیل) سے بدلا، تا کہ کلمہ اِعتدال پر آجائے۔

① "فَعْلٰی" "صفتی "لَام" کلمہ کے مقابلہ میں "وَاوْ" ہے تو اپنے حال پر رہے گا۔ جیسے: "شَهْوٰی" کیونکہ پہلے سے اِعتدال پر ہے، شروع میں فتح خفیف ہے تو آخر میں "وَاوْ" ثقیل ہے۔

② "لَام" کلمہ کے مقابلہ میں اگر "یَاء" ہے تو اُس کو اپنی حالت پر برقرار رکھا جائے گا۔ جیسے: "صَدْیَا" (یعنی پیاسی عورت) تا کہ "فَعْلٰی" "اسمی اور "فَعْلٰی" "صفتی میں فرق ہو جائے کیونکہ اِسمی مقدم ہے صفتی سے وجوداً تو تعلیلاً بھی اُس کو مقدم رکھا گیا۔

کتابتِ "الف" کا ضابطہ

"قرآن مجید" کا اپنا رسم الخط ہے جو نہ کسی دوسرے خط پر قیاس کیا جا سکتا ہے نہ اُس پر کسی خط کو قیاس کیا جا سکتا ہے۔

جمہور علماء کرام کا اِتفاق ہے کہ: اب اُسی رسم الخط کی پیروی واجب ہے جو آج تک حضرت زید بن ثابت کاتبِ وحی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، جس کو سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے جمع قرآن مجید کے وقت اِختیار فرمایا تھا۔

فَائِدَہ: قرآن حکیم میں ہر "جمع مذکر" اور "اَمر" کے آخر میں "وَاوْ" کے بعد "الف" زائدہ لکھا ہوا ہے، لیکن! صرف "سُوْرَۃُ التَّطْفِيف" کی آیت نمبر "۲" میں "کَالُوْھُمْ" اور "اَوْوَزَنُوْھُمْ" میں "وَاوْ" کے بعد "الف" نہیں اور بہت سے مفرد کے صیغوں میں "وَاوْ" کے بعد "الف" لکھا ہوا ہے جو قرآن مجید کے خواص میں سے ہے۔ "وَقَدْ تُسْقِطُ (الْاَلِفُ) فِيْ مَوَاضِعَ لِلتَّنْبِيْهِ عَلٰى اِضْمِحْلَالِ الْفَصْلِ نَحْوُ: سَعَوْفِيْٓ اٰيٰتِنَا"۔

فَائِدَہ: "اسم" اور "فعل" کے آخر میں جو "الف، وَاوْ" سے بدل کر آیا ہو اور تیسری جگہ پر واقع ہو تو اُسے "الف" کی صورت میں جیسے: "دَعَا، غَزَا، شَکَا" اور جو "یَاء" سے بدل کر آیا ہو اور تیسری جگہ پر واقع ہو تو اُسے بصورتِ "یَاء" لکھا جائے گا۔ جیسے: "رَمٰی، نَهٰی، دُعٰی"۔ اگر اُس کے بعد ضمیر منصوب متصل ہو تو اُس وقت "الف" کے ساتھ لکھا جائے گا۔ جیسے: "سَقَانَا، رَمَاکَ، نَهَاهُ"۔

فَائِدَہ: اگر "اسم و فعل" کے آخر میں جو "الف، وَاوْ" سے بدل کر آیا ہو پھر چوتھی جگہ پر واقع ہو (اَلْمُعْطٰی، اِعْطٰی) یا پانچویں جگہ پر (اَلْمُرْتَضٰی، اِرْتَضٰی) یا چھٹی جگہ پر (اَلْمُسْتَدْعٰی، اِسْتَدْعٰی) یا "یَاء" سے بدل کر آیا ہو پھر چوتھی جگہ پر واقع ہو (اَلْمَرْمٰی، اِرْمٰی) یا پانچوں جگہ پر (اَلْمُصْطَفٰی، اِصْطَفٰی" یا چھٹی جگہ (اَلْمُسْتَغْنٰی، اِسْتَغْنٰی) یا نہ "وَاوْ" سے بدل ہو نہ "یَاء" سے۔ جیسے: "حُبْلٰی، قَهْقَرٰی، قَبَعْثَرٰی"۔ اِن سب صورتوں میں اُسے "یَاء" کی صورت میں لکھا جائے گا۔

فَائِدَہ: اگر "یَاء" رابع یا زیادہ سے پہلے "یَاء" آ جائے تو پھر اُسے "الف" کی صورت لکھا جائے گا۔ جیسے: "صَدْیَا، اَحْیَا، خَطَایَا" جو کہ اصل میں "صَدْیَیَ، اَحْیَیَ، خَطَایَیَ" تھے، بشرطیکہ علم نہ ہو ورنہ بصورت "یَاء" لکھا جائے گا۔ جیسے: "یَحْیٰی"۔

فَائِدَہ: "یَاء" اگر "فعل مضارع" کے آخر میں ہو تو بصورتِ "الف" لکھا جائے گا۔ جیسے: "یَحْیَا"۔ باقی "یَحْیٰی" صیغہ فعل مضارع از بابِ "سَمِعَ" قرآن مجید میں تین (۳) مقامات پر آیا ہے:

① سورۃ الانفال آیت نمبر: "۴۲" میں "وَیَحْیٰی مَنْ حَیَّ عَنْۢ بَیِّنَۃٍ"۔

② سورۃ طٰہٰ آیت نمبر: "۷۴" میں "لَا یَمُوْتُ فِیْهَا وَلَا یَحْیٰی"۔

③ سورۃ الاعلٰی آیت نمبر: "۱۳" میں "ثُمَّ لَا یَمُوْتُ فِیْهَا وَلَا یَحْیٰی"۔ بصورت "یَاء" لکھا ہوا ہے جو قرآن مجید کے مخصوص عجائبات سے ہے جو تا قیامت باقی رہے گی۔

قانون: ہر ہمزہ کہ واقع شود بعد از الفؔ مَفاعِل قبل از یآء و در مفرد قبل از یآ نہ بود آن را بہ "یآء" مفتوحہ بدل می کنند وجوباً، مگر واؔو کہ واقع شدہ بود در مفردش بعد الفؔ چہارم جا چرا کہ آن ہمزؔہ را در جمع بواؔو مفتوحہ بدل کنند وجوباً۔

تشریح

اِس قانون کا نام ہے "رَخایَا، اَداوا" کا قانون، اِس کے دو (۲) حکم ہیں، پہلے حکم کے لیے چار (۴) شرطیں ہیں اور دوسرے حکم کے لیے پانچ (۵) شرطیں ہیں۔

پہلا حکم: یہ ہے کہ: "ہمزؔہ" کو "یآء" سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: "ہمزؔہ، الفؔ" کے بعد واقع ہو۔ اِحترازی مثال: "سَئَلَ" یہاں "ہمزؔہ، سینؔ" کے بعد واقع ہے۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: "ہمزؔہ، مَفاعِلُ" والے "الفؔ" کے بعد واقع ہو۔

اِحترازی مثال: "قَائِلٌ" یہاں "ہمزؔہ، فَاعِلٌ" والے "الفؔ" کے بعد واقع ہے۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ: "ہمزؔہ" کے بعد "یآء" ہو۔ اِحترازی مثال: "شَرَائِفُ" یہاں "ہمزؔہ" کے بعد "فآء" ہے "یآء" نہیں۔

چوتھی شرط: یہ ہے کہ: "ہمزؔہ" مفرد میں "یآء" سے پہلے نہ ہو۔

اِحترازی مثال: "جَوَائِئُ" اِس کا مفرد "جَائِیَةٌ" ہے۔ یہاں صیغہ مفرد میں "ہمزؔہ، یآء" سے پہلے ہے۔

اِتفاقی مثال: "رَخَائِیُ" سے [1] (اِس کا مفرد "رَخِیوَةٌ" ہے جہاں "ہمزؔہ" بالکل نہیں) "رَخَایَیُ" بقانون قَالَ "رَخَایَا" ہوا۔

دوسرا حکم: یہ ہے کہ: "ہمزؔہ" کو "جمع اَقصیٰ" میں "واؔو" مفتوح سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: "ہمزؔہ، الفؔ" کے بعد واقع ہو۔ اِحترازی مثال: "سَئَلَ"۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: "ہمزؔہ، الفؔ" مَفَاعِل کے بعد واقع ہو۔ اِحترازی مثال: "قَائِلٌ"۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ: "ہمزؔہ" کے بعد "یآء" ہو۔ اِحترازی مثال: "شَرَائِفُ"۔

چوتھی شرط: یہ ہے کہ: "ہمزؔہ" مفرد میں "یآء" سے پہلے نہ ہو۔ اِحترازی مثال: "جَوَائِئُ" اِس کا مفرد "جَائِیَةٌ" ہے۔

پانچویں شرط: یہ ہے کہ: (ان چار "۴" شرطوں والا "ہمزؔہ" ایسے جمع میں ہو جس کے) مفرد میں "واؔو" چوتھی جگہ پر "الفؔ" کے بعد ہو۔

اِحترازی مثال: "رَخَائِیُ" اِس کا مفرد "رَخِیوَةٌ" ہے یہاں "واؔو" چوتھی جگہ پر "یآء" کے بعد ہے "الفؔ" کے بعد نہیں۔

اِتفاقی مثال: "اَدَائِیُ" سے "اَدَاوِیُ" پھر "قَالَ" کے قانون سے "اَدَاوٰی"۔

---

[1] "خَطَایِئُ" (اِس کا مفرد "خَطِیْئَةٌ" ہے جہاں "ہمزؔہ، یآء" سے پہلے نہیں بلکہ "یآء" کے بعد ہے) سے "خَطَایَئُ" بعدہ بقانون قَالَ "خَطَایَا" ہوا۔

وضات: "اَدَائِوُ" (اِس کا مفرد "اَدَاوَةٌ" ہے بمعنی سورج، جہاں "وَاوْ، الف" کے بعد چوتھی جگہ پر ہے) بقانون دُعِیَ "اَدَائِیُ" پھر اِس قانون سے "اَدَاوِیُ" بعدہ بقانون قَالَ "اَدَاوی" ہوا۔

فائدۃ: "رَخَایَا" اصل میں "رَخَایِوُ" تھا، پھر "شَرَائِفُ" کے قانون سے "رَخَائِوُ" ہوا، پھر "دُعِیَ" کے قانون سے "رَخَائِیُ" ہوا، پھر اِس قانون سے "رَخَایِیُ" ہوگیا، پھر "قَالَ" کے قانون سے "رَخَایَا" ہوگیا۔

قانون: ہر جا کہ سہ یا در یک کلمہ جمع شوند باین طور کہ اوّل مدغم در ثانی و ثالث مقابلہ لام کلمہ آن ثالث را حذف کنند نسیا منسیاً بشرطیکہ در تصغیر باشد ہم چنین اگر دو یاء (۱) جمع شوند حذف یکے جائز است چون سَیِّدٌ کہ او را سَیْدٌ خواندن جائز است۔

تشریح

اِس "قانون" کا نام ہے "رُخَیٌّ، رُخَیَّةٌ" کا قانون، اِس کے لیے ایک حکم اور چھ (۶) شرطیں ہیں۔

حکم: یہ ہے کہ: تیسری "یاء" کو نسیا منسیا حذف کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: تین (۳) "یاء" ہوں۔ اِحترازی مثال: "حَیَّ" یہاں دو (۲) "یاء" ہیں، اصل میں "حَیِیَ" تھا۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: تینوں "یاء" ایک کلمہ میں ہوں۔

اِحترازی مثال: "حَیَّ یَعْقُوْب" یہاں تینوں "یاء" ایک کلمہ میں نہیں۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ: تینوں "یاء" جمع ہوں یعنی درمیان میں اور حرف نہ ہو۔

اِحترازی مثال: "یُؤَیِّدُ" یہاں تینوں "یاؤں" کے درمیان "ہمزہ" ہے۔

چوتھی شرط: یہ ہے کہ: پہلی یا دوسری "یاء" میں اِدغام کیا ہوا ہو۔

اِحترازی مثال: "ظَبَیِیٌّ" یہاں دوسری "یاء" کو تیسری "یاء" میں اِدغام کیا گیا ہے۔

پانچویں شرط: یہ ہے کہ: تیسری "یاء"، لام کلمہ کے مقابلہ میں ہو۔

اِحترازی مثال: "مُقَیِّیْلٌ" یہاں تیسری "یاء" مقابلہ "لام" کلمہ کے نہیں بلکہ زائدہ ہے۔

چھٹی شرط: یہ ہے کہ صیغہ تصغیر کا ہو۔ اِحترازی مثال: "حَیِّیَ، مُحَیِّیٌّ" یہ فعل اور جاری مجری فعل کے صیغے ہیں۔

اِتفاقی مثال: "رُخَیِّوٌ، رُخَیِّوَةٌ" بقانون دُعِیَ "رُخَیِّیٌ، رُخَیِّیَةٌ" ہوئے۔ اب تیسری "یاء" کو حذف کر کے "رُخَیٌّ، رُخَیَّةٌ" پڑھنا واجب ہے۔

---

(۱) **فائدۃ:** جہاں دو (۲) "یاء" مقابلہ "عین" کلمہ کے جمع ہوں وہاں ایک "یاء" کا حذف جائز ہے برائے تخفیف کلمہ۔ جیسے: "سَیِّدٌ" کو "سَیْدٌ"، "مَیِّتٌ" کو "مَیْتٌ" پڑھنا جائز ہے۔ لیکن! منسوب کرتے وقت اِس کا حذف واجب ہے۔ جیسے: "سَیِّدِیٌّ، مَیِّتِیٌّ" یہاں "یاء" پر تشدید پڑھنا جائز نہیں۔

فائدہ: اسم مکبر "رُخیٌّ، رُخیَّۃٌ" میں دو(۲) "یائیں" (مدغم اور مدغم فیہ) پہلے سے موجود ہیں۔ اُن پر جب "یاء" تصغیر کا اضافہ تیسری جگہ پر کیا تو "رُخَیِّيٌ، رُخَیِّیَۃٌ" بن گئے، ان میں سے آخری "یاء" کو جو "لام" کلمہ ہے حذف کرنا واجب ہے۔

قانون: ہر واؤ و یاء کہ واقع شود قبل تاء تانیث یا زیادۃ فَعُلَان ماقبلش واؤ مضموم باشد ضمہ ما قبلش را بکسرہ بدل کنند وجوباً واگر غیر واؤ باشد آن "یا" را بواؤ بدل کنند و واؤ بر حال خود باشد۔

تشریح

اس "قانون" کا نام ہے "قَوِیَۃٌ، قَوِیَانِ" کا قانون، اس کے لیے دو(۲) حکم ہیں۔ ہر حکم کے لیے تین، تین شرطیں ہیں۔

پہلا حکم: یہ ہے کہ: "واؤ" اور "یاء" کے ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: "واؤ" اور "یاء" ہوں۔ اِحترازی مثال: "ضَرَبَۃٌ، سَمِعَۃٌ"۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: "واؤ، یاء" تاء تانیث سے پہلے واقع ہوں یا زیادتی "فَعُلَان"[1] سے پہلے واقع ہوں۔

اِحترازی مثال: "رَخُوَ، نَھُيَ" یہاں "واؤ" اور "یاء" کے بعد نہ تاء تانیث ہے نہ "الف ونون مزیدتاں" ہے۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ: "واؤ، یاء" کا ماقبل اور "واؤ" مضموم ہو۔

اِحترازی مثال: "رَخْوَۃٌ، نَھْیَۃٌ، رَخْوَانِ، نَھْیَانِ" یہاں "واؤ" اور "یاء" کا ماقبل اور "واؤ" نہیں۔

اِتفاقی مثال: "واؤ" کی "قُوُوَۃٌ، قُوُوَانِ" سے "قُوِوَۃٌ، قُوِوَانِ" بعدہٗ بقانون دُعِیَ "قُوِیَۃٌ، قُوِیَانِ"۔ "یاء" کی "طَوُیَۃٌ، طَوُیَانِ" "طَوِیَۃٌ، طَوِیَانِ" ہوئے۔

دوسرا حکم: یہ ہے کہ: "یاء" کو "واؤ" سے تبدیل کرنا اور "واؤ" کو اپنے حال پر چھوڑنا واجب ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: "واؤ" اور "یاء" ہوں۔ **اِحترازی مثال:** "ضَرَبَۃٌ، سَمِعَۃٌ"۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: "واؤ" اور "یاء" تاء تانیث یا زیادتی "فَعُلَان" سے پہلے واقع ہوں۔ **اِحترازی مثال:** "رَخُوَ، نَھُيَ"۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ: "واؤ" اور "یاء" کا ماقبل اور "واؤ" مضموم نہ ہو۔ **اِحترازی مثال:** "قُوُوَۃٌ، قُوُوَانِ، طَوُیَۃٌ، طَوُیَانِ"۔

اِتفاقی مثال: "رَخُوَۃٌ، رَخُوَانِ"۔ اِس کو اسی طرح پڑھیں گے اور "نَھُیَۃٌ، نَھُیَانِ" میں "یاء" کو "واؤ" سے تبدیل کر کے "نَھُوَۃٌ، نَھُوَانِ" پڑھنا واجب ہے۔

قانون: ہر یاء کہ واقع شود در آخر فعل ماقبل او مضموم باشد واؤ شود وجوباً۔

---

[1] "فَعُلَانِ" سے مراد وہ کلمہ ہے جس کے آخر میں "الف ونون مزیدتان" ہیں اس کے "لام" کلمہ میں "واؤ" اور "یاء" ہوں۔

تشریح

اِس ''قانون'' کا نام ہے ''رَمُوَ'' کا قانون، اُس کے لیے ایک حکم اور تین (۳) شرطیں ہیں۔

حکم: یہ ہے کہ: ''یَاء'' کو ''وَاوْ'' سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: ''یَاء'' مقابلہ ''لَام'' کے واقع ہو۔ اِحترازی مثال: ''بُیِعَ'' یہاں ''عین'' کلمہ کے مقابلہ میں ہے۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ فعل میں ہو۔ اِحترازی مثال: ''نَهْيٌ'' یہ اسم ہے۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ: ''یَاء'' کا ماقبل مضموم ہو۔ اِحترازی مثال: ''رَمَى'' یہاں ''یَاء'' کا ماقبل مفتوح ہے۔

اِتفاقی مثال: ''رَمُیَ'' سے ''رَمُوَ'' پڑھنا واجب ہے۔

فَائِدَة: ''نَهُوَ، يَنْهُوْ، كَنُى، يَكْنُوْ'' اصل میں ''نَهُيَ، يَنْهُيُ، كَنُى، يَكْنُيُ'' تھے بقانون رَمُوَ ''نَهُوَ، يَنْهُوْ، كَنُى، يَكْنُوْ'' ہوئے پھر ''يَدْعُوْ'' کے قانون سے ''يَنْهُوْ، يَكْنُوْ'' ہوئے۔ اگر ''يَدْعُوْ'' کا قانون ''رَمُوَ'' کے قانون سے پہلے جاری کریں تو پھر ''يَنْهُيْ، يُكْنُيْ'' ہوں گے، بعدہٗ بقانون يُوْسَرُ ''يَنْهُوْ، يَكْنُوْ'' ہوں گے۔

سوال اِن دونوں تعلیلوں میں سے اَولیٰ کون سی تعلیل ہے؟!!

جواب تبدیلی دو (۲) قسم کی ہوتی ہے: ① ذاتی۔ ② صفتی۔

ذاتی تبدیلی زیادہ اَولیٰ ہے کہ پہلے ''رَمُوَ'' کا قانون جاری کریں، پھر ''يَدْعُوْ'' کا ورنہ ''صفت'' کا ''ذات'' پر مقدم ہونا لازم آئے گا اور یہ جائز نہیں۔ ''كَذَا فِي الشَّافِيَة'' ویسے تبدیلی بھی حذفِ حرکت سے اَولیٰ ہے۔

فَائِدَة: ''ناقص'' اور ''لفیف'' کے ابواب میں بابِ تَفْعِيْل کا مصدر وجوباً ''تَفْعِلَةٌ'' کے وزن پر آتا ہے، جب کہ ''مہموز اللام'' کے ابواب میں جوازاً۔ ناقص کی مثال: ''تَزْكِيَةٌ، تَنْقِيَةٌ''۔ مہموز اللام کی مثال: ''تَخْطِئَةٌ، تَخْطِيْءٌ''۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قوانین مہموز

قانون: ہر ہمزہ ساکن مظہر کہ ماقبلش متحرک باشد ہمزہ در دیگر کلمہ ماسوائے ہمزہ مطلقاً آن ہمزہ ساکن را بوفق حرکت ماقبل بحرفِ علت بدل کنند جوازاً بشرطیکہ باعث تحریکش موجود نباشد۔

تشریح

اِس "قانون" کا نام ہے "یَامَنُ، یُؤْمِنُ" کا قانون۔ اِس کے لیے ایک حکم اور پانچ (۵) شرطیں ہیں۔

حکم: یہ ہے کہ: "ہمزہ" کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرفِ علت سے تبدیل کرنا جائز ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: "ہمزہ" ساکن ہو۔ اِحترازی مثال: "سَئَلَ، سُئِلَ" یہاں "ہمزہ" متحرک ہے۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: "ہمزہ" مظہر ہو۔ اِحترازی مثال: "سَئَّلَ" یہاں مدغم ہے۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ: "ہمزہ" کا ماقبل متحرک ہو۔

اِحترازی مثال: "اِذْهَبْ أُؤْمُرْ" یہاں "ہمزہ" کا ماقبل ساکن ہے جب "ہمزہ وصلی" کو حذف کریں۔

چوتھی شرط: یہ ہے کہ: "ہمزہ" کے متحرک ہونے کا سبب موجود نہ ہو۔

اِحترازی مثال: "یَئْمُمُ" اِدغام کی صورت میں "ہمزہ" متحرک ہوکر "یَئُمُّ" [1] ہو جائے گا یہاں "ہمزہ" کے متحرک ہونے کا سبب موجود ہے۔

پانچویں شرط: یہ ہے کہ: "ہمزہ" کا ماقبل اگر "ہمزہ" ہے تو جدا جدا کلمہ میں ہوں اگر ماقبل "ہمزہ" نہیں تو پھر مطلقاً یعنی "ہمزہ" اور اُس کا ماقبل ایک کلمہ میں ہوں یا جدا جدا کلمہ میں ہوں۔ اِحترازی مثال: "أَأْمَنَ" یہاں "ہمزہ" کا ماقبل "ہمزہ" ایک کلمہ میں ہیں۔

اِتفاقی مثال: "یَأْمَنُ" سے "یَامَنُ" [2] پڑھنا جائز ہے۔ "یُؤْمِنُ" سے "یُوْمِنُ"، "مِئْمَنُ" سے "مِیْمَنٌ" پڑھنا جائز ہے۔

---

[1] "یَئْمُمُ" کو "یَامُمُ" پڑھنا منع ہے "یَئُمُّ" پڑھنا واجب ہے کیونکہ "ہمزہ" کا "الف" سے تبدیل کرنا جائز ہے اور "میم" کو "میم" میں اِدغام کرنا واجب ہے۔ پس! وجوب کی رعایت اَولیٰ ہے۔ اِسی طرح "یَئْؤُسُ" سے "یَئُوْسُ" جہاں تعلیل اور تخفیف متقابل ہوں تو تعلیل کو ترجیح دی جاتی ہے۔

[2] اِس قانون کی اَمثلہ اِتفاقی تین (۳) قسم کی ہیں:

① "ہمزہ" ساکن کا ماقبل "ہمزہ" دوسرے کلمہ میں ہوں۔ جیسے: "یَقْرَءُ اِءْزِرْ، لَنْ یَقْرَءَ اِءْزِرْ، بِقَارِءِ اِءْزِرْ" ہمزہ وصلی درج کلام میں گر گیا۔ بعدہٗ ہمزہ ساکن کو موافق حرکت ماقبل کے حرفِ علت سے تبدیل کر کے "یَقْرَءُوْزِرْ، لَنْ یَقْرَءَ ازِرْ بِقَارِءِ یْزِرْ" پڑھنا جائز ہے۔

② "ہمزہ" ساکن کا ماقبل غیر "ہمزہ" دوسرے کلمہ میں ہو۔ جیسے: "یَقُوْلُ إِءْذَنْ لِيْ، إِلَی الْهُدَی اِءْتِنَا، وَالَّذِ أُؤْتُمِنَ" ہمزہ وصلی درج کلام میں گر جانے کے بعد "یَقُوْلُوْذَنْ لِيْ، إِلَی الْهُدَی تِنَا، وَالَّذِیْتُمِنَ" پڑھنا جائز ہے۔

③ "ہمزہ" ساکن کا ماقبل "ہمزہ" نہ ہو اور ایک کلمہ میں ہوں۔ جیسے: "یَأْخُذُ، یُؤْخَذُ، مِأْخَذٌ" سے "یَاْخُذُ، یُوْخَذُ، مِیْخَذٌ" پڑھنا جائز ہے۔

قانون: ہر ہمزہ ساکن مظہر کہ ماقبلش دیگر ہمزہ متحرک باشد از آن کلمہ آن ہمزہ ساکن را بوفق حرکت ماقبل بحرف علت بدل کنند وجوباً بشرطیکہ باعث تحریکش موجود نباشد اگر ہمزہ اوّل وصلی باشد در درج کلام می افتد و ہمزۂ ثانی بصورت خود عود می کند وجوباً مگر کُلْ، خُذْ، مُرْ شاذ اند۔ (۱)

تشریح

اِس ”قانون“ کا نام ہے ”اٰمَنَ، اُوْمِنَ“ کا قانون۔ اِس کے لیے دو (۲) حکم ہیں، پہلے حکم کے لیے پانچ (۵) شرطیں ہیں۔ دوسرے حکم کے لیے سات (۷) شرطیں ہیں۔

پہلا حکم: یہ ہے کہ: ”ہمزہ“ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرفِ علت سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: ”ہمزہ“ ساکن ہو۔ اِحترازی مثال: ”سَئَلَ“ یہاں ”ہمزہ“ مفتوح ہے۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ ”ہمزہ“ مظہر ہو۔ اِحترازی مثال: ”سَئَّلَ“ یہاں مدغم ہے۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ: ”ہمزہ“ ساکن سے پہلے ایک اور ”ہمزہ“ متحرک ہو۔

اِحترازی مثال: ”اِقْرَءْ، اُتْئُمِرَ“ ”ہمزہ وصلی گر گیا تو دونوں ہمزے ساکن ہو گئے۔

چوتھی شرط: یہ ہے کہ: دونوں ہمزے ایک کلمہ میں ہوں۔

اِحترازی مثال: ”یَقْرَءُ ءْزِرُ“ یہاں ”ہمزہ“ ساکن کا ماقبل اور ”ہمزہ“ متحرک ایک کلمہ میں نہیں۔

پانچویں شرط: یہ ہے کہ: ”ہمزہ“ کے متحرک ہونے کا سبب موجود نہ ہو۔

---

(۱) **سوال** ”کُلْ، خُذْ، مُرْ“ امر حاضر معلوم کے یہ تینوں صیغے اَصل میں ”اُءْکُلْ، اُءْمُرْ اور اُءْخُذْ“ تھے، پس! مذکورہ قانون کے مطابق واجب تھا کہ دوسرے ”ہمزہ“ کو ”واؤ“ سے بدل لیتے حالانکہ اِستعمال میں دونوں ”ہمزہ“ کو حذف کرتے ہیں؟!!

جواب **قول اوّل:** اِن تینوں میں دوسرے ”ہمزہ“ کو کثرتِ اِستعمال کی وجہ سے خلافِ قیاس حذف کیا گیا ہے۔ رہا پہلا ”ہمزہ“ تو چونکہ دوسرے ”ہمزہ“ کے حذف کے بعد مابعد متحرک ہوا تو اب اِس کی ضرورت نہیں رہی، لہٰذا! وہ بھی گر گیا۔ البتہ! ”مُرْ“ میں اہل زبان نے یہ شاذ صیغہ بھی اِستعمال کیا گیا ہے اور گاہے گاہے اصل صیغہ ”اُوْمُرْ“ بھی اِستعمال کیا گیا ہے دونوں کا اِستعمال درست ہے قرآن کریم میں وارد ہے: ”وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ“۔ حدیث پاک میں ہے: ”مُرُوْا صِبْيَانَكُمْ بِالصَّلٰوةِ“ اور دونوں فصیح کلام ہیں۔

قول ثانی: اِن تین (۳) شاذ صیغوں کے بارے میں علمائے صرف کا ایک گروہ اِس بات کا قائل ہے کہ یہ شاذ نہیں بلکہ قانون قلب کے تحت بنائے گئے صیغے ہیں ”اُءْکُلْ۔ اُءْمُرْ، اُءْخُذْ“ کا ”ہمزہ“ ”فاء“ کلمہ سے اُٹھا کر ”عین“ کلمہ بنا دیا گیا اور ”عین“ کلمہ کو اُن کی جگہ لے آئے تو صیغہ ”اُکْءُلْ، اُمْءُرْ، اُخْءُذْ“ بن گیا۔ پھر ”یَسَلُ“ کا قانون وجوباً جاری ہوا تو صیغے ”کُلْ، مُرْ، خُذْ“ بن گئے۔ ”ہمزہ“ وصلی مابعد کے متحرک ہونے کی وجہ سے لفظاً حذف ہو گیا۔

یاد رہے کہ: ”یَسَلُ“ کا قانون بنیادی طور پر جوازی ہے، مگر قلب کے بعد اُس کا اِطلاق مقلوب صیغے میں واجب ہو جاتا ہے۔ ”کُلْ، خُذْ“ میں قلب وجوبی ہے، اِس لیے وہ تو قلب کے بعد ”یَسَلُ“ کے قانون سے ”کُلْ، خُذْ“ دائمی طور پر بن گئے۔ لیکن! ”مُرْ“ میں قلب واجب نہیں بلکہ جائز ہے، لہٰذا! جب قلب کریں گے تو وجوباً ”مُرْ“ کہیں گے اور جب قلب نہیں کریں گے تو اُس کا اَصل صیغہ ”وَأْمُرْ“ لوٹ آئے گا۔ (بداية الصرف)

اِحترازی مثال: "أَئُمٌّ" اصل میں "اَءْمُمٌ" تھا، ادغام کی صورت میں "ہمزہ" متحرک ہوجائے گا۔

اِتفاق مثال: "أَءْمَنَ، أُءْمِنَ، إِءْمَانٌ" سے "آمَنَ، أُوْمِنَ، اِيْمَانًا" پڑھنا واجب ہے۔

دوسرا حکم: یہ ہے کہ: "ہمزہ" وصلی کو گرا کر "ہمزہ" ثانیہ کو اپنی اصلی حالت پر لانا واجب ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: "ہمزہ" ساکن ہو۔ **اِحترازی مثال:** "سَئَلَ"۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: مظہر ہو۔ اِحترازی مثال: "سَئَّلَ"۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ: "ہمزہ" ساکن کا ماقبل اور "ہمزہ" متحرک ہو۔ اِحترازی مثال: "اِقْرَءْ، أُئْتُمِرَ"۔

چوتھی شرط: یہ ہے کہ: دونوں "ہمزہ" ایک کلمہ میں ہوں۔ اِحترازی مثال: "يَقْرَءُ اءْزِرْ"۔

پانچویں شرط: یہ ہے کہ: "ہمزہ" کے متحرک ہونے کا سبب موجود نہ ہو۔ اِحترازی مثال: "اَءُمٌّ"۔

چھٹی شرط: یہ ہے کہ: پہلا "ہمزہ" وصلی ہو۔ اِحترازی مثال: "اَءْمَنَ" یہاں پہلا "ہمزہ" قطعی ہے۔

ساتویں شرط: یہ ہے کہ: "ہمزہ" وصلی درمیان کلام میں واقع ہو۔

اِحترازی مثال: "اُءْتُمِنَ" یہاں "ہمزہ" وصلی درج کلام میں واقع نہیں۔

اِتفاقی مثال: "خَالِدُ اءْتُمِنَ"۔ اِس قانون کے "حکم اوّل" سے "ہمزہ" ساکن حرفِ علت سے تبدیل ہوا تو "خَالِدُ اُوْتُمِنَ" ہوگیا تو اب "خَالِدُ اُوْتُمِنَ" میں "ہمزہ" وصلی ساقط ہوگیا اور دوسرے "ہمزہ" (جو "ہمزہ" وصلی کی وجہ سے مثال اوّل میں "واؤ" سے وجوباً تبدیل ہوچکا تھا) پھر سے اپنی اصلی شکل میں واپس آگیا، تو اب "خَالِدُ ئْتُمِنَ" اِسی حکم کے تحت پڑھنا واجب ہے۔

قانون: ہر ہمزہ مفتوحہ کہ ماقبلش مضموم یا مکسور باشد یا ہمزہ در دیگر کلمہ باشد و ماسوائے ہمزہ مطلقاً ہمزہ مفتوحہ را بوفق حرکت ماقبل بحرف علت بدل کنند جوازاً۔

تشریح

اِس "قانون" کا نام ہے "مِیرٌ، غُلَامُ، وَحْمَدُ" کا قانون، اِس قانون کے لیے ایک حکم اور تین (۳) شرطیں ہیں۔

حکم: یہ ہے کہ: "ہمزہ" مفتوحہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرفِ علت سے تبدیل کرنا جائز ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: "ہمزہ" مفتوحہ ہو۔ اِحترازی مثال: "سُئِلَ" یہاں "ہمزہ" مکسور ہے۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: ماقبل اُس "ہمزہ" کا مضموم یا مکسور ہو۔ اِحترازی مثال: "سَئَلَ" یہاں "ہمزہ" کا ماقبل مفتوح ہے۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ: "ہمزہ" کا ماقبل اگر "ہمزہ" ہے تو پھر جدا جدا کلمہ میں ہوں۔

اِحترازی مثال: ''اُئْیِدِمُ'' یہاں دونوں ''ہمزہ'' ایک کلمہ میں ہیں۔

اِتفاقی مثال: (۱) ''مِئَرٌ'' سے ''مِیَرٌ'' بمعنی ''کینہ و دشمنی''۔ ''جُئَنٌ'' سے ''جُوَنٌ'' بمعنی ''ظرفے از ظروف عطار کہ دران خوشبو دارند''۔ ''سُؤَالٌ'' سے ''سُوَالٌ''۔

قانون: ہر جا کہ دو (۲) ہمزہ متحرک جمع شوند در یک کلمہ اگر یکے از ایشان مکسور باشد ثانی را بہ یاء بدل کنند وجوبًا سوائے اَئِمَّۃٌ (۲) کہ درین جا جائز است و اگر ہیچ یکے ایشان مکسور نباشد ثانی را بواؤ مفتوحہ بدل کنند وجوبًا مگر اُکْرِمُ شاذ است۔

تشریح

اس ''قانون'' کا نام ہے ''اُوَیْدِمُ، جَاءٍ، شَاءٍ'' کا قانون، اس کے لیے دو (۲) حکم ہیں، ہر حکم کے لیے چار، چار شرطیں ہیں۔

پہلا حکم: یہ ہے کہ: ثانی ''ہمزہ'' کو ''یاء'' سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: ''ہمزہ'' دو (۲) ہوں۔ اِحترازی مثال: ''سَئَلَ'' یہاں ایک ''ہمزہ'' ہے۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: دونوں ''ہمزے'' متحرک ہوں۔ اِحترازی مثال: ''اِءْمَنْ'' یہاں ایک متحرک ہے۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ: دونوں ''ہمزے'' ایک کلمہ میں جمع ہوں۔ اِحترازی مثال: ''یَقْرَئُ اَبُوْكَ''۔ یہاں ایک کلمہ میں نہیں۔

چوتھی شرط: یہ ہے کہ: دونوں ''ہمزوں'' میں سے ایک مکسور ہو۔ اِحترازی مثال: ''اُئْیِدِمُ'' یہاں کوئی بھی مکسور نہیں۔

اِتفاقی مثال: ''جَائِئٌ، شَائِئٌ'' سے ''جَائِیٌ، شَائِیٌ'' ہوئے (اصل میں ''جَایِئٌ'' تھا ''قَائِلٌ'' کے قانون کے تحت ''یاء'' کو وجوبًا

---

(۱) ''ہمزہ'' کا ماقبل ''ہمزہ'' ہے تو جدا جدا کلمہ میں ہوں۔ جیسے: ''یَجِیْئُ اَحْمَدُ'' سے ''یَجِیْئُ وَحْمَدُ''، ''بِقَارِءِ اَبِیْكَ'' سے ''بِقَارِءِ یَبِیْكَ''۔ اگر ''ہمزہ'' کا ماقبل ''ہمزہ'' نہیں تو پھر مطلقًا یعنی ''ہمزہ'' اور اِس کا ماقبل ایک کلمہ میں ہوں۔ جیسے: ''مِئَرٌ، جُئَنٌ'' سے ''مِیَرٌ، جُوَنٌ'' یا جدا جدا کلمہ میں ہوں۔ جیسے: ''یَضْرِبُ أَبُوْكَ'' سے ''یَضْرِبُ وَبُوْكَ''، ''بِضَارِبِ أَبِیْكَ'' سے ''بِضَارِبِ یَبِیْكَ'' پڑھنا جائز ہے۔

(۲) ''اَئِمَّۃٌ'' اصل میں ''اَئْمِمَۃٌ'' تھا یہ ''اِمَامٌ'' کی جمع ہے، پہلی ''میم'' کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی اور ''میم'' کو ''میم'' میں ادغام کیا تو ''اَئِمَّۃٌ'' ہو گیا۔

سوال (برحکم اوّل) ''اَئِمَّۃٌ'' میں جمیع شرائط کے باوجود حکم قانون کیوں جاری نہیں کیا گیا؟!!

جواب (۱) قرآن مجید میں جہاں بھی یہ ''ہمزہ'' ہے تو مذکور ہے۔ جیسے ''کلام مجید'' میں ہے: ''اَئِمَّۃً یَّدْعُوْنَ إِلَی النَّارِ''۔ (القصص، آیت ۴۱) حدیث شریف میں ہے: ''اَلْأَئِمَّۃُ مِنْ قُرَیْشٍ''۔

(۲) ''ہمزہ'' ثانی کی حرکت عارضی ہے اس لیے قانون وجوبًا جاری نہیں ہوتا۔

سوال (برحکم ثانی) ''أُکْرِمُ'' میں جمیع شرائط موجود ہونے کے باوجود حکم قانون جاری کیوں نہیں کیا گیا؟!!

جواب (۱) ''ہمزہ'' ثانی کو خلافِ قیاس حذف کیا گیا ''لِکَثْرَۃِ الْاِسْتِعْمَالِ'' تو ''ہمزہ'' ایک ہی رہ گیا اور قانون میں دو (۲) ''ہمزوں'' کا ہونا شرط ہے۔

(۲) ''ہمزہ'' ثانیہ کو ''واؤ'' سے تبدیل کرنا واجب ہے جہاں ''ہمزہ'' دوم اَصلی ہو یہاں دونوں ''ہمزے'' زائد ہیں۔

فائدہ: ''أُکْرِمُ'' سے مراد ہر صیغہ واحد متکلم مضارع معلوم از بابِ اِفْعَال۔

"ہمزہ" سے بدلا تو "جَائِئُ" ہوگیا، پھر زیرِ بحث قانون کے تحت دوسرے "ہمزہ" کو وجوباً "یاء" سے تبدیل کیا تو "جَائِيٌ" ہوگیا، جو حقیقت میں "ہمزہ" تھا وہ "یاء" بن گیا اور جو حقیقت میں "یاء" تھا وہ "ہمزہ" بن گیا، پھر)بقانون يَدْعُوْ يَرْمِيْ "جَائِـيْنٌ، شَائِـيْنٌ" ہوئے پھر التقائے ساکنین سے "جَاءٍ، شَاءٍ" ہوئے۔

دوسرا حکم: یہ ہے کہ: "ہمزہ" ثانیہ کو "واو" سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: دو (۲) ہمزہ ہوں۔ اِحترازی مثال: "سَئَلَ"۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: دونوں "ہمزے" متحرک ہوں۔ اِحترازی مثال: "أَأْمَنَ"۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ: دونوں "ہمزے" جمع ہوں ایک کلمہ میں۔ اِحترازی مثال: "يَقْرَءُ اَبُوْكَ"۔

چوتھی شرط: یہ ہے کہ دونوں "ہمزوں" میں سے کوئی بھی مکسور نہ ہو۔ اِحترازی مثال: "جَاءِءٌ" یہاں ایک مکسور ہے۔

اِتفاقی مثال: "اَءَادِمُ، أُءَيْدِمٌ" ہمزہ ثانی کو "واو" سے تبدیل کرکے "أَوَادِمُ، أُوَيْدِمٌ" پڑھنا واجب ہے۔

قانون: ہر ہمزہ متحرک کہ ماقبلش ساکن مظہر قابل حرکت باشد سوائے یاء تصغیر ونون اِنْفِعَال وواو و یاء مدّہ زائدہ در یک کلمہ حرکت آن ہمزہ را نقل کردہ ماقبل دادہ جواز اً ہمزہ را حذف کنند وجوباً مگر مَرْأَةٌ شاذ است۔

تشریح

اِس "قانون" کا نام ہے "يَسَلُ" کا قانون۔ اِس کے لیے ایک حکم اور سات (۷) شرطیں ہیں، چار (۴) وجودی تین (۳) عدمی ہیں۔

حکم: یہ ہے کہ: "ہمزہ" کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دینا جائز ہے پھر "ہمزہ" کو حذف کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: "ہمزہ" متحرک ہو۔ اِحترازی مثال: "يَأْمَنُ" یہاں "ہمزہ" ساکن ہے۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: "ہمزہ" کا ماقبل ساکن ہو۔ اِحترازی مثال: "سَئَلَ" یہاں "ہمزہ" کا ماقبل متحرک ہے۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ: "ہمزہ" مظہر ہو۔ اِحترازی مثال: "سَئَّلَ، يُسَئِّلُ" یہاں "ہمزہ" مدغم ہے۔

چوتھی شرط: یہ ہے کہ: "ہمزہ" کا ماقبل قابل حرکت ہو۔

اِحترازی مثال: "سَائَلَ، تَسَاءُلًا" یہاں "ہمزہ" کا ماقبل "الف" ہے جو کہ قابلِ حرکت نہیں۔

پانچویں شرط: یہ ہے کہ: "ہمزہ" کا ماقبل "یائے" تصغیر نہ ہو۔[1]

[1] یہاں صرف "یائے" تصغیر کی نفی ہے اگر "ہمزہ" کے ماقبل میں "یاء" ہے لیکن اِتصغیر کی نہیں تو قانون جاری ہوجائے گا۔ جیسے: "شَيْءٌ" سے "شَيٌ"۔

اِحترازی مثال: "سُوَيْئِلٌ، اُفَيْئِسٌ" یہاں ماقبل "ہمزہ" یاءِ تصغیر کی ہے۔

چھٹی شرط: یہ ہے کہ: "ہمزہ" کا ماقبل "نون" بابِ اِنْفِعَال کا نہ ہو۔

اِحترازی مثال: "اِنْئَطَرَ" یہاں "ہمزہ" کا ماقبل "نون" بابِ اِنْفِعَال کا ہے۔

ساتویں شرط: یہ ہے کہ: "ہمزہ" کا قبل "واؤ" یا "یاء" مدّہ (۱) زائدہ ایک کلمہ میں نہ ہو۔ (۲)

اِحترازی مثال: "خَطِيْئَةٌ، مَقْرُوْءَةٌ" یہاں "ہمزہ" کا ماقبل "واؤ، یاء" مدّہ زائدہ ایک کلمہ میں ہے۔

اِتفاقی مثال: "يَسْئَلُ" سے "يَسَلُ"۔

فائدہ: ① "مَرْأَةٌ" شاذ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ: "مَرْأَةٌ" میں مذکورہ قانون سے "ہمزہ" کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی جائے گی، پھر قانون کے مطابق "ہمزہ" کا حذف کرنا واجب ہو جاتا ہے، لیکن! اہلِ عرب اِس "ہمزہ" کو جوازاً بھی حذف کرنے کے لیے تیار نہیں بلکہ یہاں حذف کے بجائے اِس "ہمزہ" کا فتحہ نقل کر کے ماقبل کو دیتے ہیں اور اُس کو "الف" سے بدل کر "مَرَاةٌ" پڑھتے ہیں تاکہ "مَرَّةٌ" (بِتَشْدِيْدِ الرَّاء) کے ساتھ اِلتباس نہ آئے۔

فائدہ: ② "مادہ "رُؤْيَةٌ" کے مجرد مزید فیہ کے جمیع اَفعال میں نقلِ حرکت اور حذفِ ہمزہ دونوں واجب ہیں اور اَسمائے مشتقہ میں نقلِ حرکت قانون کے مطابق جائز ہے، پھر حذفِ ہمزہ واجب ہے۔ چنانچہ بابِ اِفْعَال کے "اسم فاعل" میں آپ "مُرْءٍ" بھی پڑھ سکتے ہیں اور "مُرٍ" بھی پڑھ سکتے ہیں۔

فائدہ: ③ "مَلَكٌ" (فرشہ) اصل میں "مَأْلَكٌ" تھا ("اَلِكَ" کے باب سے) اِس میں قاعدۂ قلب جاری کیا تو "فاء" کلمہ کو "عین" کلمہ کی جگہ اور "عین" کلمہ کو "فاء" کلمہ کی جگہ لاکر "مَلْئَكٌ" بنا دیا گیا، پھر "يَسَلُ" والے قانون کے تحت "ہمزہ" کی حرکت نقل کر کے "ہمزہ" کو حذف کیا تو "مَلَكٌ" بن گیا، اِس لیے اِس کی جمع مذکر "مَلَائِكَةٌ" آتی ہے ورنہ تو "مَلَكٌ" کی جمع "اَمْلَاكٌ" یا "مُلُوْكٌ" کے وزن پر آنی چاہیے تھی۔

---

① "ہمزہ" کے ماقبل میں "واؤ" یا "یاء" مدّہ اَصلی ہوں تو بھی قانون جاری ہو جائے گا۔ جیسے: "سُوْءٌ، سِيْئَتُ" سے "سُوٌ، سِيَتُ" اگر "ہمزہ" کے ماقبل میں "واؤ" یا "یاء" زائدہ برائے اِلحاق ہیں تب بھی قانون جاری ہو جائے گا۔ جیسے: "جَيْئَلَ" (کفتار) "جَوْءَب" (فراخ چشم) سے "جَيَلَ، جَوَبَ"۔ "هٰذَا مَا ظَهَرَ لِيْ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ"۔

② اگر "واؤ" یا "یاء" مدّہ زائدہ اور "ہمزہ" جدا جدا کلمہ میں ہیں تو وہاں قانون جاری ہو جائے گا۔ جیسے: "بَاعُوْا أَمْوَالَهُمْ" کو "بَاعُوَمْوَالَهُمْ" پڑھنا جائز ہے۔

سوال "ہمزہ" قطعی والے قانون کا تقاضا ہے کہ "قَدْ اَفْلَحَ" والا "ہمزہ" باقی رہے اِس قانون کا تقاضا ہے کہ حذف ہو جائے۔ یہاں دونوں قوانین میں تضاد معلوم ہوتا ہے۔

جواب "ہمزہ" قطعی کے قانون میں "ہمزہ" کو باقی رکھنے کی شرط ہے کہ بغیر نقل حرکت کے اور اِس قانون میں "ہمزہ" کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دینا بعدہ "ہمزہ" کو حذف کرنا واجب ہے۔ تضاد تب ہوتا کہ جہت واحد ہوتی "ہمزہ" قطعی میں "ہمزہ" کو باقی رکھنے کی جہت اور ہے یہاں پر "ہمزہ" کو حذف کرنے کی جہت اور ہے، لہٰذا! اِن دونوں قوانین میں کوئی تضاد نہیں۔

قانون: ہر ہمزَہ کہ واقع شود بعد از یاء تصغیر و واوَ و یائے مدّہ زائدہ و در یک کلمہ آن ہمزَہ را جنس ما قبل کردہ جوازًا اِدغام می کنند وجوبًا۔

تشریح

اِس "قانون" کا نام ہے "اُفَیْس، خَطِیَّۃٌ، مَقْرُوَّۃٌ" کا قانون۔ اِس کے لیے ایک حکم اور دو (۲) شرطیں کامل ہیں۔

حکم: یہ ہے کہ: "ہمزَہ" کو ما قبل کی جنس کرنا جائز اور جنس کو جنس میں اِدغام کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: "ہمزَہ" یائے تصغیر کے بعد ہو۔ اِحترازی مثال: "اِنْئَطَرَ" یہاں "ہمزَہ" نونِ اِنْفِعَال کے بعد ہے۔

اِتفاقی مثال: "اُفَيْئِسٌ" سے "اُفَيِّيسٌ" کرنا جائز ہے، پھر "اُفَيِّسٌ" پڑھنا واجب ہے۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: "ہمزَہ" کا ما قبل "واوَ، یا" یاء" مدّہ زائدہ ایک کلمہ میں ہوں۔

اِحترازی مثال: "بَاعُوْاأَمْوَالَهُمْ، اِضْرِبِيْ أَحْمَدَ"۔ یہاں "ہمزَہ" جدا کلمہ میں ہے اور اِس کا ما قبل "واوَ" مدّہ زائدہ جدا کلمہ میں ہے۔

اِتفاقی مثال: "مَقْرُوْئَۃٌ، خَطِیْئَۃٌ" کو "مَقْرُوْوَۃٌ، خَطِیْیَۃٌ" پڑھنا جائز ہے، پھر جنس کو جنس میں اِدغام کر کے "مَقْرُوَّۃٌ، خَطِیَّۃٌ" پڑھنا واجب ہے۔

قانون: ہر دو ہمزَہ کہ جمع شوند در کلمہ غیر موضوع علی التضعیف اوّل ساکن ثانی متحرک باشد آن را بیاء بدل کنند وجوبًا۔

تشریح

اِس قانون نام ہے "قِرَءْیٌ" کا قانون۔ اِس کے لیے ایک حکم اور تین (۳) شرطیں ہیں۔

حکم: یہ ہے کہ: "ہمزَہ" ثانی کو "یاء" سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: دو (۲) "ہمزے" جمع ہوں۔ اِحترازی مثال: "اِقْرَءْ" یہاں جمع نہیں۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: کلمہ موضوع علی التضعیف میں نہ ہوں۔ [1]

اِحترازی مثال: "سَئَّلَ، تَسَئَّلَ" یہاں کلمہ موضوع علی التضعیف میں ہے۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ: پہلا "ہمزَہ" ساکن ثانی متحرک ہو۔ اِحترازی مثال: "اٰءَمَنَ" یہاں پہلا متحرک دوسرا ساکن ہے۔

اِتفاقی مثال: "قِرَءْءٌ" "ہمزَہ ثانی کو "یاء" سے تبدیل کر کے "قِرَءْیٌ" پڑھنا واجب ہے پھر "یُؤْمِنُ" والے قانون سے "قِرَایٌ" پڑھنا جائز ہے۔

---

[1] "موضوع علی التضعیف" میں نہ ہو یعنی باب تَفْعِيْل اور تَفَعُّل کے "عین" کلمہ میں نہ ہوں کیونکہ اِدغام اُس سے کبھی بھی جدا نہیں ہوتا ہے۔

قانون: ہر "ہمزہ" متحرکہ منفردہ را کہ ماقبلش نیز متحرک باشد بآن حرکت بوفق حرکت ماقبل بحرف علت بدل کنند جواز اًنزد بعض۔

تشریح

اِس "قانون" کا نام ہے "سَالَ" کا قانون۔ اِس کے لیے ایک حکم اور چار (۴) شرطیں ہیں۔

حکم: یہ ہے کہ: "ہمزہ" کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرفِ علت سے تبدیل کرنا جائز ہے نزد اخفش علیہ الرحمۃ۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: "ہمزہ" متحرکہ ہو۔ اِحترازی مثال: "یَأْمَنُ" یہاں ساکن ہے۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: "ہمزہ" منفردہ یعنی اَکیلا ہو۔ اِحترازی مثال: "أُئَجِدمُ" یہاں دو (۲) "ہمزے" ہیں۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ: "ہمزہ" کا ماقبل متحرک ہو۔ اِحترازی مثال: "یَسْئَلُ" یہاں "ہمزہ" کا ماقبل ساکن ہے۔

چوتھی شرط: یہ ہے کہ: "ہمزہ" پر جو حرکت ہے ماقبل پر بھی وہی حرکت ہو۔

اِحترازی مثال: "سُئِلَ"۔ یہاں "ہمزہ" مکسور ہے ماقبل اُس کا مضموم ہے۔

اِتفاقی مثال: "سَئَلَ" سے "سَالَ"، "کُفُؤٌ" سے "کُفُوٌ"، "مُسْتَهْزِئِيْنَ" سے "مُسْتَهْزِيِيْنَ"۔

قانون: ہر ہمزہ منفردہ مکسورہ کہ ماقبلش حرکت مضموم باشد و مضموم بعد از کسرہ بواؤ و یاء بدل شود جواز اًنزد اخفش۔

تشریح

اِس "قانون" کا نام ہے "سُوِلَ، مُسْتَهْزِيُوْنَ" کا قانون۔ اِس کے لیے دو (۲) حکم ہیں، ہر حکم کے لیے تین، تین شرطیں ہیں۔

پہلا حکم: یہ ہے کہ: "ہمزہ" کو "واؤ" سے تبدیل کرنا جائز ہے نزد اخفش علیہ الرحمۃ۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: "ہمزہ" منفردہ ہو۔ اِحترازی مثال: "أُئَجِدمُ"۔ یہاں دو (۲) "ہمزے" ہیں۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: "ہمزہ" مکسورہ ہو۔ اِحترازی مثال: "سَئَلَ" یہاں "ہمزہ" مفتوحہ ہے۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ: اُس "ہمزہ" کا ماقبل مضموم ہو۔ اِحترازی مثال: "سَئِمَ" یہاں "ہمزہ" کا ماقبل مفتوح ہے۔

اِتفاقی مثال: "سُئِلَ" سے "سُوِلَ"، "غُلَامُ إِبْرَاهِيْمَ" سے "غُلَامُ وِبْرَاهِيْمَ" پڑھنا جائز ہے۔

دوسرا حکم: یہ ہے کہ: "ہمزہ" کو "یاء" سے تبدیل کرنا جائز ہے نزد اخفش علیہ الرحمۃ۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: "ہمزہ" منفردہ ہو۔ اِحترازی مثال: "أُئَجِدمُ" یہاں دو (۲) "ہمزے" ہیں۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: "ہمزہ" مضموم ہو۔ اِحترازی مثال: "سُئِلَ" یہاں "ہمزہ" مکسور ہے۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ: اُس "ہمزہ" کا ماقبل مکسور ہو۔ اِحترازی مثال: "یَذْرَءُ" یہاں "ہمزہ" کا ماقبل مفتوح ہے۔

اِتفاقی مثال: "مُسْتَهْزِءُوْنَ" سے "مُستَهْزِیُوْنَ"، "بِجَبَلِ أُحُدٍ" سے "بِجَبَلِ یُحُدٍ" پڑھنا جائز ہے۔

قانون: ہر ہمزہ وصلیہ مفتوحہ کہ داخل شود بر آن ہمزہ اِستفہام آن ہمزہ را با لف بدل کردہ شود وجوباً بمع باقی داشتن التقاءِ ساکنین۔

تشریح

اِس قانون کا نام ہے "آلْحَسَنَ، آلْئٰنَ" کا قانون۔ اِس کے لیے ایک حکم اور تین (۳) شرطیں ہیں۔

حکم: یہ ہے کہ: "ہمزہ" وصلی کو "الف" سے تبدیل کر کے التقاءِ ساکنین کو باقی رکھنا واجب ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: "ہمزہ" وصلی ہو۔ اِحترازی مثال: "ءَاَنْذَرْتَهُمْ" یہاں "ہمزہ" قطعی ہے۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: "ہمزہ" مفتوح ہو۔ اِحترازی مثال: "اِکْتَسَبَ" یہاں مکسور ہے۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ: "ہمزہ" وصلی پر "ہمزہ" اِستفہام کا داخل ہو۔

اِحترازی مثال: "جَاءَ الْحَسَنُ" یہاں "ہمزہ" اِستفہام کا داخل نہیں ہوا ہے۔

اِتفاقی مثال: "ءَالْحَسَنَ" سے "آلْحَسَنَ"، "ءَالْاٰنَ" سے "آلْئٰنَ" پڑھنا واجب ہے۔

فائدہ: "ہمزہ" اسم جلالہ پر جب "ہمزہ" اِستفہامِ قسمیہ داخل ہو تو "ہمزہ" وصلی کو (دفع اِلتباس کے لیے) "الف" سے بدلنا واجب ہے اور التقاءِ ساکنین کو برقرار رکھنا بھی واجب ہے۔ جیسے: "آللّٰهُ لَتَرْجِعَنَّ قَبْلَ الْمَغْرِبِ؟"

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قانون مضاعف
یعنی متجانسین کا قانون

قانون: ہرگاہ کہ دو حرف متجانسین اگر جمع شوند دَر اوّل کلمہ ثلاثی مجرد یا رباعی اِدغام ممتنع است و دَر اوّل کلمہ ثلاثی مزید فیہ جائز است در ماضی مطلقاً سوائے مضارع چرا کہ در مضارع وقتے جائز است کہ حاجت بہمزہ وصلی نیفتد و اگر ہر دو متجانسین دَر اوّل کلمہ نباشد و اوّل ساکن ثانی متحرک باشد اِدغام واجب است بوجود پنج شرائط۔ **اَوّل:** اینکہ آن متجانسین دو ہمزہ در کلمہ غیر موضوع علی التضعیف نباشد چون قِرَءِیٌ کہ دراصل قِرَءْءٌ بود۔ **دوم:** اینکہ اوّل متجانسین ہاء وقف نباشد چون اَغزَہْ ھِلاَلٌ۔ **سوم:** اینکہ اوّل متجانسین مدّہ مبدل با بدال جائز نباشد چون رِیْیا کہ دراصل رِءْیا بود۔ چہارم: اینکہ اوّل متجانسین مدّہ در آخر کلمہ نباشد چنانکہ فِیْ یَوْمٍ۔ **پنجم:** اینکہ اِدغام باعث اِلتباس یک وزن قیاسی بدیگر وزن قیاسی نباشد چنانچہ قُوْوِلَ تُقُوْوِلَ کہ ملتبس می شود بقُوِّلَ و تُقُوِّلَ و اگر آن متجانسین ہر دو متحرک باشد اِدغام واجب است بوجود نہ شرائط۔ **اَوّل:** اینکہ اوّل متجانسین مدغم فیہ نباشد چنانچہ حَبَّبَ۔ **دوم:** اینکہ یکے از متجانسین زائدہ برائے اِلحاق نباشد چنانچہ جَلْبَبَ، شَمْلَلَ۔ **سوم:** اینکہ اوّل متجانسین تاء اِفتِعال نباشد، چنانچہ اِقتَتَلَ۔ چہارم: اینکہ آن متجانسین دو واؤ در باب اِفْعِلاَل نباشد۔ چنانچہ اِرْعَوىٰ کہ دراصل اِرْعَوَوَ بود۔ **پنجم:** اینکہ ہیچ یکے از متجانسین مقتضی اِعلال نباشد چنانچہ قَوِیَ کہ دراصل قَوِوَ بود۔ **ششم:** اینکہ حرکت ثانی عارضی نباشد چون اُرْدُدِ الْقَوْمَ۔ **ہفتم:** اینکہ آن متجانسین در دو کلمہ نباشد چون مَكَّنَنِيْ و اگر در دو کلمہ باشد پس اگر ماقبل متحرک یا لین غیر مدغم باشد اِدغام جائز ورنہ ممتنع۔ **ہشتم:** اینکہ آن متجانسین دو یا نباشد چون حَیِیَ، رُمَیِّیَانِ۔ **نہم:** اینکہ آن متجانسین در اسم بر یک ازین پنج اَوزان نباشد چون فَعَلٌ (سَبَبٌ) فِعَلٌ (رِدَدٌ) فُعُلٌ (سُرُرٌ) فِعِلٌ (عِلَلٌ) فُعَلٌ (دُرَدٌ) سوائے مصدر حرف مدغمش را بیاء بدل کنند و جوباً چون دِیْنَارٌ، شِیْرَازٌ کہ دراصل دِنَّارٌ، شِرَّازٌ بودند۔

تشریح

اِس قانون کا نام ہے"مضاعف یعنی متجانسین" کا قانون، اِس کے لیے دو (۲) حکم ہیں پہلے حکم کے لیے تین (۳) شرطیں ہیں، دوسرے حکم کے لیے شرطوں کی دو (۲) جماعتیں ہیں، پہلی جماعت کے لیے سات (۷) شرطیں ہیں اور دوسری جماعت کے لیے گیارہ (۱۱) شرطیں ہیں۔

پہلا حکم: یہ ہے کہ: "متجانسین" حروف کا اِدغام کرنا جائز ہے۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ: دونوں متجانسین اوّل کلمہ میں جمع ہوں۔ اِحترازی مثال: "مَدَدَ، یَمْدُدُ" یہاں آخر کلمہ میں جمع ہیں۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: ثلاثی مجرد، رباعی کے اوّل میں نہ ہو۔

اِحترازی مثال: "دَدَنٌ، ضَضْرَبَ" کیونکہ ثلاثی مجرد، رباعی کے اوّل میں اِدغام کرنا منع ہے۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ: اگر کلمہ ثلاثی مزید فیہ کے اوّل میں ہیں مضارع کے علاوہ میں مطلقاً [۱] اور مضارع میں اِس شرط کے ساتھ کہ "ہمزہ" وصلی کی ضرورت نہ پڑے۔

اِحترازی مثال: "تَتَضَارَبُ، تَتَصَرَّفُ" یہاں اِدغام کی صورت میں "اِتَّضَارَبُ، اِتَّصَرَّفُ" ہوں گے۔

اِتفاقی مثال: "تَتَرَكَ" سے "اِتَّرَكَ"۔ "فَتَتَرَكَ" سے "فَتَّرَكَ"۔ **مضارع کی مثال:** "فَتَتَضَارَبُ، فَتَتَصَرَّفُ" سے "فَتَّضَارَبُ، فَتَّصَرَّفُ" پڑھنا جائز ہے۔

دوسرا حکم: یہ ہے کہ: متجانسین حروف کا اِدغام کرنا واجب ہے۔

جماعت اوّل: پہلی شرط: یہ ہے کہ: متجانسین اوّل کلمہ میں نہ ہوں۔ اِحترازی مثال: "تَتَرَكَ" یہاں اوّل کلمہ میں ہیں۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: متجانسین میں سے پہلا ساکن ثانی متحرک ہو۔

اِحترازی مثال: "اِمْتَدَدَ" یہاں پہلا متحرک ثانی ساکن ہے۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ: وہ متجانسین دو (۲) "ہمزے" کلمہ غیر موضوع علی التضعیف کے اَندر نہ ہوں۔

اِحترازی مثال: "قِرَءْءٌ" یہاں دونوں "ہمزے" کلمہ غیر موضوع علی التضعیف کے اندر ہیں۔

چوتھی شرط: یہ ہے کہ: پہلا متجانسین "ھآء" وقف کی نہ ہو۔ [۲] اِحترازی مثال: "اَغْزَهْ هِلَالٌ"۔

---

[۱] اجتماع متجانسین اوّل کلمہ ماضی میں عام ہے بصورت اِدغام "ہمزہ" وصلی کی ضرورت ہو یا نہ۔ جیسے: "تَتَارَكَ، تَتَرَكَ" سے "اِتَّارَكَ، اِتَّرَكَ یا فَتَتَارَكَ، فَتَتَرَكَ" سے "فَتَّارَكَ، فَتَّرَكَ" پڑھنا جائز ہے۔ باقی مضارع کے لیے شرط یہ ہے کہ: "تآء" مضارعۃ سے پہلے "ہمزہ" وصلی کی ضرورت نہ پڑے۔ جیسے: "فَتَتَنَزَّلُ" سے "فَتَّنَزَّلُ"، "قَالُوْا تَتَنَزَّلُ" سے "قَالُوْتَّنَزَّلُ"۔

[۲] "ھآئے" وقف میں وجہ عدم تعلیل یہ ہے کہ "ھآ" اِنفصال کو چاہتا ہے، اگر اِدغام کریں تو "ھآ" کا فائدہ جو کہ اِنفصال ہے وہ باقی نہیں رہتا ہے۔

پانچویں شرط: پہلا متجانسین مدّہ جوازی قانون سے تبدیل شدہ نہ ہو۔ **اِحترازی مثال:** "رِئِیًا" کہ اصل میں "رِئْیًا" تھا۔

چھٹی شرط: یہ ہے کہ: پہلا متجانسین مدّہ آخر کلمہ میں نہ ہو۔ ①

اِحترازی مثال: "فِيْ يَوْمٍ قَالُوْا وَمَالَنَا"۔ یہاں متجانسین "یاء" اور "واوٗ" مدّہ آخر کلمہ میں ہیں۔

ساتویں شرط: یہ ہے کہ: اِدغام باعثِ اِلتباس نہ ہو یعنی اگر اِدغام کرتے ہیں تو ایک وزن قیاسی کا اِلتباس دوسرے قیاسی وزن سے ہوجاتا ہے۔

اِحترازی مثال: "قُوْوِلَ، تُقُوْوِلَ" (بابِ مُفَاعَلَة وبابِ تَفَاعُل) کا اِلتباس بصورتِ اِدغام "قُوِّلَ، تُقُوِّلَ" بابِ تَفْعِيْل وبابِ تَفَعُّل سے ہوتا ہے۔

اِتفاقی مثال: "اِضْرِبْ بِعَصَاكَ الْحَجَرَ" سے "اِضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ"۔ "مِنْ نَا، عَنْ نَا" سے "مِنَّا عَنَّا" پڑھنا واجب ہے۔

جماعت دوم: پہلی شرط: متجانسین اوّل کلمہ میں نہ ہوں۔ اِحترازی مثال: "تَتَرَكَ" یہاں متجانسین اوّل کلمہ میں ہیں۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ: دونوں متجانسین متحرک ہوں۔ اِحترازی مثال: "اِمْتَدِدْ" یہاں دوسرا ساکن ہے۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ: پہلا حرف متجانسین کا مدغم فیہ نہ ہو۔ اِحترازی مثال: "حَبَّبَ" یہاں پہلا مدغم فیہ ہے۔

چوتھی شرط: یہ ہے کہ: کوئی متجانسین زائدہ الحاق کے لیے نہ ہوں۔ ② اِحترازی مثال: "جَلْبَبَ، شَمْلَلَ"۔

پانچویں شرط: یہ ہے کہ: کوئی متجانسین "تاء" اِفْتِعَال کی نہ ہو۔

اِحترازی مثال: "اِقْتَتَلَ" یہاں "تاء" بابِ اِفْتِعَال کی ہے اگر اوّل متجانسین "تاء" اِفْتِعَال ہو تو اِدغام کرنا جائز ہے واجب نہیں۔

چھٹی شرط: یہ ہے کہ: متجانسین دو (۲) "واوٗ" ③ بابِ اِفْعِلَال کے اندر نہ ہوں۔

اِحترازی مثال: "اِرْعَوٰی" اصل میں "اِرْعَوَوَ" تھا۔

ساتویں شرط: یہ ہے کہ: کوئی متجانسین مقتضیٔ اِعلال نہ ہو۔

اِحترازی مثال: "قَوِيَ" کہ اصل میں "قَوِوَ" تھا۔ یہاں "واوٗ" ثانی مقتضیٔ اِعلال ہے۔

---

① اوّل متجانسین اگر مدّہ نہیں تو قانون جاری ہوجائے گا۔ جیسے: "اٰوَوْا نَصَرُوْا" اصل میں "اٰوَوْ وَنَصَرُوْا" تھا۔ اگر اوّل متجانسین مدّہ آخر کلمہ میں نہیں تو اِدغام واجب ہے۔ جیسے: "مَدْعُوٌّ" اصل میں "مَدْعُوْوٌ" تھا۔

② جہاں تکرار حرف اِلحاق کے لیے ہو تو وہاں بھی اِدغام جائز نہیں۔ جیسے: "شَمْلَلَ" میں "لام" ثانی "دَحْرَجَ" کی ہموزن کرنے کی خاطر لائی گئی ہے۔ اِلحاق کہتے ہیں ثلاثی میں ایک حرف کا اضافہ کرکے رباعی کے ہم وزن بنایا جائے یا رباعی میں ایک حرف کا اِضافہ کرکے خماسی کا ہموزن بنایا جائے تاکہ جو معاملہ ملحق کے ساتھ کیا جاتا ہے وہی معاملہ ملحق بہ کے ساتھ کیا جائے۔

③ **سوال** "اِرْعَوٰی" اصل میں "اِرْعَوَوَ" تھا، تمام شرائط موجود ہونے کے باوجود اِدغام کیوں نہیں کیا گیا ہے؟!!

جواب جہاں اِدغام و اِعلال کا تعارض ہو وہاں اِعلال کو مقدّم رکھا جاتا ہے کیونکہ اِعلال میں خفت زیادہ ہے تو "اِرْعَوٰی" میں بھی خفت زیادہ حاصل ہونے کی وجہ سے قَالَ کا قانون جاری کرکے اِعلال کو مقدّم رکھا گیا ہے۔

آٹھویں شرط: یہ ہے کہ دوسرے متجانسین کی حرکت عارضی نہ ہو۔ [1]

اِحترازی مثال: "اُرْدُدِ الْقَوْمَ" اصل میں "اُرْدُدْ الْقَوْمَ" تھا۔ یہاں "دال" ثانی کی حرکت بوجہ التقائے ساکنین کے عارضی ہے۔

نویں شرط: یہ ہے کہ: وہ متجانسین ایک کلمہ میں ہوں۔ [2]

اِحترازی مثال: "مَكَّنَنِيْ" ایک کلمہ میں نہیں کیونکہ یہاں "نون" ثانی وقایہ کی ہے یہ دو (۲) کلمہ میں ہیں۔

دسویں شرط: یہ ہے کہ: وہ متجانسین دو (۲) یا نہ ہوں۔

اِحترازی مثال: "حَيِیَ، رُمَيِّيَانِ" یہاں متجانسین دو (۲) "یاء" ہیں، اِس میں اِدغام واجب نہیں، ہاں! البتہ دیکھا جائے گا کہ "یاء" ثانی کی حرکت کسی عامل ناصب کی وجہ سے آئی ہے۔ جیسے: "لَنْ یُحْیِیَ" تو اِدغام ممتنع ہے، اسی طرح اگر "یاء" ثانی کی حرکت "تاء" تانیث یا "الف، نون زائدتان" کی وجہ سے آئی ہے تب بھی اِدغام ممتنع ہے جیسے: "مُحْیِیَةٌ، مُحْیِیَانِ، رُمَیِّیَانِ" ورنہ اِدغام صرف جائز ہوگا۔

گیارہویں شرط: یہ ہے کہ: متجانسین اسم میں اُن پانچ (۵) اوزانوں "فَعَلٌ، فِعِلٌ، فُعُلٌ، فِعَلٌ، فُعَلٌ" میں سے نہ ہوں۔

اِحترازی مثال: "سَبَبٌ، رِدِدٌ، سُرُرٌ، عِلَلٌ، دُرَرٌ"۔

اِتفاقی مثال: "مَدَدَ، فَرَرَ" سے "مَدَّ، فَرَّ"۔ "یَمْدُدُ" سے "یَمُدُّ" پڑھنا واجب ہے۔

فَائِدَہ: متجانسین جب متحرک ہو اور ماقبل اُن کا ساکن ماسواء الف کے ہو تو اوّل متجانسین کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیتے ہیں۔ جیسے: "یَمْدُدُ" سے "یَمُدُّ"۔ اگر متجانسین کے ماقبل الف ہو تو صرف اِدغام کرتے ہیں۔ جیسے: "حَاجِجٌ" سے "حَاجٌّ"۔ اگر متجانسین کا ماقبل متحرک ہو تو نقل حرکت اور حذفِ حرکت دونوں جائز ہے۔ جیسے: "فُرِرَ" سے "فَرَّ، فُرَّ"۔ اگر متجانسین کا ماقبل لین ہو تو حذف حرکت متعین ہے نقل حرکت جائز نہیں۔ جیسے: "ثَوْب بَشَرَ" سے "ثَوْبَّشَرَ" پڑھیں گے۔

---

[1] حرکت عارضی نہ ہو کیونکہ حرکت عارضی سکون کے حکم میں ہے یہ شرط صرف اہل حجاز کے نزدیک ہے بنو تمیم والے اِدغام کرتے ہیں۔

[2] اگر دو متجانسین دو (۲) کلموں میں ہوں تو اِدغام کرنا واجب تو نہیں مگر جواز کی دو صورتیں ہیں:

① متجانسین کا ماقبل متحرک ہو۔ جیسے: "لَا تَأْمَنُنَا" سے "لَا تَأْمَنَّا مَكَّنَنِيْ" سے "مَكَّنِّيْ" اگر متجانسین کا ماقبل میں پہلا متحرک نہیں تو اِدغام ممتنع ہے۔ جیسے: "قَوْمُ مَالِكٍ"۔ یا متجانسین دو (۲) ہمزہ متعدد کلمہ میں ہیں تو بھی اِدغام ممتنع ہے۔ جیسے: "قَرَءَ اَبُوْكَ"۔

② متجانسین دو (۲) کلمہ میں ہوں اور ماقبل لین غیر مدغم ہو تو اس صورت میں بھی اِدغام جائز ہے۔ جیسے: "ثَوْب بَشَرٍ" سے "ثَوْبَّشَرٍ" پڑھنا جائز ہے۔

اَحکام قلب

" قلب مکانی " ایک حرف کو دوسرے حرف سے مقدّم ومؤخر کرنے کو کہتے ہیں۔" قلب مکانی " کلام عرب میں بکثرت واقع ہوتی رہتی ہے تاکہ اِس تقدیم وتاخیر سے ثقل ختم ہو جائے۔ جب موزون میں قلب ہوا ہو تو وزن میں بھی قلب کیا جائے گا تاکہ حروفِ اَصلیہ کے ترتیب پر تنبیہ ہو جائے۔ جیسے:"آدُرٌ " بروزن"اَعْفَلُ " کہ اصل میں"اَدْءُرٌ " مہموز العین تھا۔ یہ قلب کا قانون صرف ایک کلمہ تک محدود نہیں بعض دفعہ دو (۲) کلمات میں بھی قلب کا قانون جاری کر دیا جاتا ہے۔ جیسے: آیتِ کریمہ:"فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ " میں کیا گیا ہے۔" قَابَ " کمان کے درمیان آنے والے ڈنڈے کو کہا جاتا ہے۔ یہاں مقصود یہ ہے کہ:" آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فاصلہ محض اِتنا تھا جتنا ایک کمان کے ڈنڈوں کی مسافت ہوتی ہے"۔تو اصل جملہ یوں بنتا تھا"فَكَانَ قَابَيْ قَوْسٍ "یعنی "قَابَ " کو تثنیہ اور"قَوْسٍ " کو واحد ہونا چاہیے تھا، مگر قلب کے قاعدے کے تحت تثنیہ کے حقدار"قَابَ " کو واحد اور واحد کے حقدار" قَوْسٍ " کو تثنیہ کر کے کلام میں ایک نیا حسن پیدا کیا گیا جو قرآن مجید کا اِعجاز ہے۔

قلب مکانی کی صورتیں

قلب مکانی کی تین (۳) صورتیں ہیں:

① "فَاء" کلمہ کو"عین" کلمہ کی جگہ اور"عین" کلمہ کو"فَاء" کلمہ کی جگہ میں رکھیں۔ جیسے:"آبَارٌ " (یہ جمع ہے"بِئْرٌ " کی بمعنی کنواں) اصل میں"اَبْئَارٌ " بروزن"اَفْعَالٌ " تھا، پھر"ہمزہ" کو"بَاء" کی جگہ میں اور"بَاء" کو"ہمزہ" کی جگہ میں لائے تو"اَءْبَارٌ " ہوا، پھر بقانون اٰمَنَ ،اُوْمِنَ"ہمزہ کو الف سے بدلا تو"آبَارٌ "،"آبَارٌ بروزن"اَعْفَالٌ " ہوا۔

② "عین" کلمہ کو"لَام" کلمہ کی جگہ میں اور"لَام" کلمہ کو"عین" کلمہ کی جگہ میں لے جائیں۔ جیسے:"قِسِيٌّ " (یہ جمع ہے"قَوْسٌ " کی بمعنی کماں) اصل میں"قُوُوْسٌ " بروزن"فُعُوْلٌ " تھا، پھر"وَاو" اوّل کو"سین" کی جگہ اور"سین" کو"وَاو" اوّل کی جگہ لے گئے تو کلمہ "قُسُوْوٌ " بروزن"فُلُوْعٌ " ہوا، پھر"اَدْلٍ " کے دونوں قانون جاری ہوئے تو"قِسِيٌّ " بنا۔

③ "لَام" کلمہ کو"فَاء" کلمہ کی جگہ اور"فَاء" کلمہ کو"عین" کلمہ کی جگہ اور"عین" کلمہ کو"لَام" کلمہ کی جگہ رکھ دیں۔ جیسے:"اَشْيَاءُ " (یہ جمع ہے"شَيْءٌ " کی بمعنی چیز) اصل میں"شَيْئَاءُ "، بروزن"فَعْلَاءُ " اَجوف یائی، مہموز اللام تھا پھر"لَام" کو"فَاء" کی جگہ اور"فَاء" کو"عین" کی جگہ اور"عین" کو"لَام" کی جگہ رکھا تو کلمہ"اَشْيَاءُ " بروزن"لَفْعَاءُ " ہو گیا نہ بروزن"اَفْعَالُ " کیونکہ"اَشْيَاءُ " کلام عرب میں غیر منصرف ہے"اَفْعَالُ " وزن نکالنے کی صورت میں کلمہ کا غیر منصرف ہونا بغیر کسی سبب کے لازم آتا ہے اور یہ ناجائز ہے کہ کلمہ غیر منصرف ہو، لیکن! غیر منصرف کا کوئی سبب اُس میں نہ پایا جاتا ہو۔ اِس لیے صرفی حضرات نے اِس میں قلب تسلیم کیا ہے تاکہ آخر میں ہمزہ ممدودہ (سبب غیر منصرف جو کہ اَثر میں دو"۲" کے برابر ہے) ہو تو بعد از قلب کلمہ"اَشْيَاءُ " بروزن"لَفْعَاءُ " ہو جائے گا، مثل "حَمْرَاءُ " کے۔

قلب مکانی کے پہچاننے کے چند طریقے ہیں

①**اصل سے:** جس کلمہ میں تغیر ہوا ہو وہ مصدر کے حروف کی ترتیب کے موافق نہ ہو۔ جیسے: "نَاءَ، يَنَاءُ" مصدر اُس کا "نَأْیٌ" مہموز العین اور ناقص یائی ہے، تو معلوم ہوا کہ: ماضی اور مضارع میں قلب ہوا ہے کہ اصل میں "نَيِءَ، يَنْيَءُ" اَجوف یائی، مہموز اللام تھے بروزن "فَلَعَ، يَفْلَعُ" پھر ان میں تعلیل کی گئی تو "نَاءَ، يَنَاءُ" ہو گئے۔

②**نظائر سے:** جس کلمہ میں تغیر ہوا ہو اُس مادّہ کے دوسرے کلموں میں حروفوں کی ترتیب مختلف ہو۔ جیسے: "جَاهٌ" اس کے نظائر ۔ جیسے: "وِجْهَةٌ، جِهَةٌ، مُوَاجِهَةٌ، تَوْجِيْهٌ" (سب مثال واوی ہیں) کی ترتیب مختلف ہے۔ تو معلوم ہوا کہ: "جَاهٌ" اصل میں "وَجْهٌ" تھا، پھر "فَآءَ" کلمہ کو "عینؔ" کلمہ کی جگہ اور "عینؔ" کلمہ کو "فَآءَ" کلمہ کی جگہ رکھا تو کلمہ "جَوْهٌ" ہو گیا۔ حروفوں کی تقدیم و تاخیر کی وجہ سے حرکتوں میں بھی تغیر لایا گیا تو کلمہ "جَوَهٌ" بروزن "عَفَلٌ" بنا، پھر بعد از تعلیل "جَاهٌ" ہو گیا۔

③**عدم تعلیل سے:** جہاں دو (۲) کلموں میں لفظاً اور معنیً اِشتراک ہو ماسواء تقدم و تاخر کے، لیکن! اُن میں سے ایک کلمہ میں باوجود شرائط موجود ہونے کے تعلیل نہ ہوئی ہو اور دوسرے کلمہ میں شرائط کے معدوم ہونے کی وجہ سے تعلیل نہ ہوئی ہو۔ جیسے: "اَيِسَ" میں "یَآء" متحرک ماقبل مفتوح ہونے کے باوجود تعلیل نہیں ہوئی ہے، تو اِس عدم تعلیل سے معلوم ہوا کہ: اِس میں قلب ہوا ہے اصل میں "يَئِسَ" تھا "فَآء" کلمہ کو "عینؔ" کلمہ کی جگہ اور "عینؔ" کلمہ کو "فَآء" کلمہ کی جگہ رکھا تو کلمہ "اَيِسَ" بروزن "عَفِلَ" ہو گیا۔

④**دو (۲) ہمزوں کا جمع ہونا:** قلب نہ ماننے کی صورت میں اِمام خلیل نحوی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دو (۲) ہمزوں کا جمع ہونا لازم آئے گا اور یہ ناپسندیدہ ہے۔ جیسے: "جَاءٍ" اصل میں "جَايِئٌ" اَجوف یائی، مہموز اللام تھا، قلب نہ کرنے کی صورت میں "جَاءِءٌ، بَائِعٌ" کی طرح ہوتا، لیکن! دو (۲) ہمزوں کے جمع ہونے کی کراہت سے بچنے کی خاطر قلب کیا "عینؔ" کلمہ کو "لَآم" کلمہ کی جگہ پر اور "لَآم" کلمہ کو "عینؔ" کلمہ کی جگہ پر رکھ دیا تو کلمہ "جَاءِیٌ" بروزن "فَالِعٌ" ہوا، پھر "دَاعٍ" کی طرح تعلیل کی تو "جَاءٍ" ہو گیا۔

⑤ **کلمہ کا غیر منصرف ہونا۔** قلب نہ کرنے کی صورت میں کلمہ کا بغیر کسی سبب کے غیر منصرف ہونا لازم آجائے اور یہ ناجائز ہے۔ جیسے: "اَشْيَاءُ"۔

مزید اس کی تفصیل بالا گزر چکی ہے۔

معین الطلاب
فی
خواص الابواب

ناشر

دارالعلوم خضدار، بلاک ای ”E“، ٹاؤن شپ خضدار، بلوچستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابواب ثلاثی مجرد اور غیر ثلاثی مجرد میں فرق

❁ "ثلاثی مجرد" کے مصادر ایسے "کَثِیْرُ الْاَوْزَان" ہیں کہ کسی وزن کو کسی باب سے اِختصاص نہیں اور "غیر ثلاثی مجرد" میں مصدر کے لیے عام طور پر ایک وزن خاص ہے۔

❁ "ثلاثی مجرد" میں مصدر سے تعیین باب کا ہونا اِلتباس کی وجہ سے متعذر ہے اور "غیر ثلاثی مجرد" میں اِلتباس کا کوئی محل نہیں اِس واسطے ابواب "ثلاثی مجرد" کے اِمتیاز کے لیے "ماضی" اور "مضارع" کے وزن کو مشترکاً (نام) دستور قرار دیا اور ابواب "غیر ثلاثی مجرد" کے امتیاز کے لیے مصدر کے وزن کو دستور (نام) قرار دیا۔

❁ "ثلاثی مجرد" کے ابواب کے لیے کوئی قاعدہ نہیں "سماع" پر موقوف ہیں۔ ماضی "ثلاثی مجرد" کے "عینؔ" کلمہ کی تین (۳) حرکتیں ہیں اور مضارع "ثلاثی مجرد" کے "عینؔ" کلمہ کی بھی تین (۳) حرکتیں ہیں، تو تین (۳) کو تین (۳) میں ضرب (X) دینے سے نو (۹) باب باعتبار قیاس کے ہو سکتے ہیں، مگر! اِن میں سے تین (۳) اَبواب یعنی "فَعُلَ، یَفْعِلُ" (بضم عینؔ ماضی وکسر عینؔ مضارع) اور "فَعُلَ، یَفْعَلُ" (بضم عینؔ ماضی وفتح عینؔ مضارع) اور "فَعِلَ، یَفْعُلُ" (بکسر عینؔ ماضی وضم عینؔ مضارع) غیر مستعمل ہیں، باقی چھ (٦) ابواب رہے جن میں سے تین (۳) ("فَعَلَ، یَفْعِلُ" "فَعَلَ، یَفْعُلُ" "فَعِلَ، یَفْعَلُ") اُصول ہیں اور تین (۳) جو ہیں ("فَعَلَ، یَفْعَلُ" "فَعِلَ، یَفْعِلُ" "فَعُلَ، یَفْعُلُ") فروغ ہیں۔ پس! اگر کسی مادۂ مجرد کی "ماضی" تم کو معلوم ہو، تا ہم "مضارع" کے "عینؔ" کلمہ کی حرکت میں لغت کی طرف رجوع کرو اپنے قیاس سے کسی حرکت کی تعیین مت کرو۔ "ماضی" "مضموم العینؔ" کے لیے متعین ہو چکا ہے کہ اِس کا "مضارع" "مضموم العینؔ" ہوگا۔ "علم صرف" والوں نے "ماضی" اور "مضارع" کے "عینؔ" کلمہ کی حرکت کے واسطے شناختیں (خاصیتیں) مقرر کی ہیں، مگر! یاد رکھیں کہ!!! لغت کو مدارِ شناخت بنانا بہتر اور اَولیٰ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خاصیت باب فَعَلَ، یَفْعِلُ

اِظہارِ مبالغہ: بابِ مُفَاعَلَة کے معنی مصدری میں جب دو(۲) فریق شریک ہوں پھر دونوں برابر رہیں گے یا ایک غالب ہوگا، لیکن! جب ایک فریق اُن میں سے غالب ہو اور متکلم اُس کے غلبہ کا اِظہار کرنا چاہے تو اُس وقت اُس غلبہ کو ظاہر کرنے کے لیے اُس فعل کو بابِ مُفَاعَلَة کے بعد "ضَرَبَ، یَضْرِبُ" کے وزن پر لایا جائے گا، بشرطیکہ مذکورہ فعل "ہفت اَقسام" میں سے "مثالِ واوی یا مثالِ یائی یا اَجوف یائی یا ناقص یائی" ہو۔ ہر ایک کی مثالیں ملاحظہ فرمائیں:

"مثال واوی" کی مثال: جیسے: "وَاعَدَنِي فَوَعَدْتُهُ" میرے اور اُس کے درمیان جب بھی وعدہ ہوا ہے پس! میں اِیفائے وعدہ میں اُس سے جیت گیا ہوں۔ یا جیسے: "يُوَاعِدُنِي فَاَعِدُهُ" میرے اور اُس کے درمیان جب بھی وعدہ ہوتا ہے تو میں اِیفائے وعدہ میں اُس سے جیت جاتا ہوں۔ "مثال یائی" کی مثال: جیسے: "يَاسَرَنِي فَيَسَرْتُهُ"۔ "اجوف یائی" کی مثال: جیسے: "بَايَعَنِي فَبِعْتُهُ"۔

اِن چار(۴) صورتوں کے ماسوا میں غلبہ بیان کرنے کے لیے باب "فَعَلَ، یَفْعُلُ" اِستعمال ہوگا۔

خاصیت باب فَعَلَ، یَفْعُلُ

اِظہارِ مبالغہ: جب دو(۲) فریق میں سے کسی ایک کا غلبہ بیان کرنا ہو اور بابِ مُفَاعَلَة کے بعد کسی فعل کو اِسی غرض کے لیے لانا ہو تو وہ فعل بابِ فَعَلَ، یَفْعُلُ سے آئے گا خواہ اَصل وضع میں کسی اور باب سے ہی مستعمل ہو۔ جیسے: "ضَارَبَنِي، فَضَرَبْتُهُ"۔ "مجھ میں اُس میں مار پٹائی ہوئی پس! میں نے اُس کو مارلیا یعنی میں غالب ہوگیا"۔ "يُضَارِبُنِي، فَاَضْرُبُهُ"۔ "مجھ میں اُس میں مار پٹائی ہوتی ہے تو میں اُس کو مارلیتا ہوں یعنی میں غالب ہوجاتا ہوں"۔ "ضَرَبَ" مضارع مکسور العین ہے مگر! یہاں "اَضْرُبُهُ" بضم الرّآء کہیں گے نہ کہ "اَضْرِبُهُ" بکسر الرّآء۔

بابِ مُفَاعَلَة کے بعد ایک فریق کا غلبہ ظاہر کرنا ہو تو اکثر بابِ فَعَلَ، یَفْعُلُ ہی آتا ہے بشرطیکہ ہفت اَقسام میں "مثالِ واوی، مثالِ یائی، اجوف یائی، ناقص یائی" نہ ہو کیونکہ اِن چار(۴) صورتوں میں غلبہ بیان کرنے کے لیے فعل کو باب "ضَرَبَ" سے لایا جائے گا۔

خاصیت باب فَعِلَ، یَفْعَلُ

یہ باب بیشتر لازم ہوا کرتا ہے وہ الفاظ جو رنج، اور خوشی، غم اور بیماری اور رنگ اور عیوب اور حلیہ جسمانی پر دلالت کرتے ہوں وہ اکثر اِسی باب سے آتے ہیں۔ جیسے: "حَزِنَ، یَحْزَنُ" (غمگین ہونا)۔ "فَرِحَ، یَفْرَحُ" (خوش ہونا)۔ "سَقِمَ، یَسْقَمُ" (بیمار ہونا)۔

"سَوِدَ، يَسْوَدُ" (کالا ہونا)۔"عَوِرَ، يَعْوَرُ" (کانا ہوتا)۔حلیہ جسمانی سے مراد وہ علامات ہیں جو اَعضاء ظاہری میں دیکھی جاتی ہوں۔ جیسے:"بَلِجَ، يَبْلَجُ" (کشادہ آبرو ہونا)۔

خاصیت باب فَعَلَ، یَفْعَلُ

جتنے اَلفاظ اِس باب سے آتے ہیں اُن کے "عینؔ" کلمہ یا "لامؔ" کلمہ کی جگہ پر حروفِ حلقیہ میں سے کسی ایک حرف کا ہونا ضروری ہے۔لیکن! یہ بات یادرکھنی چاہیے کہ "عینؔ" کلمہ یا "لامؔ" کلمہ کا حرف حلقی میں سے ہونا اِس کی دلیل نہیں کہ وہ لفظ اِسی باب سے ہے۔ جیسے:"وَعَدَ، يَعِدُ، نَزَعَ، يَنْزِعُ" عینؔ اور "لامؔ" کلمہ کے مقابلہ میں کلمہ حرفِ حلقی ہے،لیکن! بابِ فَتَحَ سے نہیں۔ مثال کے طور پر یوں سمجھیں کہ: ہر کتاب کے لیے کاغذ کا ہونا ضروری ہے،لیکن! ہر کاغذ کے لیے کتاب کا ہونا ضروری نہیں یعنی جہاں بھی فَتَحَ کا باب ہو گا اُس کے "عینؔ" یا "لامؔ" کلمہ کے مقابلہ میں حرفِ حلقی کا ہونا ضروری ہے،لیکن! یہ ضروری نہیں کہ جس کلمہ کے "عینؔ" کلمہ یا "لامؔ" کے مقابلہ میں حرفِ حلقی ہو وہ ضرور باب فَتَحَ سے ہو بلکہ دوسرے ابواب سے بھی ہوسکتا ہے۔اگر "عینؔ" کلمہ و "لامؔ" کلمہ دونوں ہم جنس ہوں تو وہ لفظ اِسی باب سے نہیں ہوسکتا۔ایسے الفاظ جن میں "عینؔ" کلمہ اور "لامؔ" کلمہ دونوں ہم جنس ہوں سوائے "لَبَّ" اور "حَبَّ" دونوں لفظوں کے اور نہیں سنے گئے۔

خاصیت باب فَعِلَ، یَفْعِلُ

صحیح میں سے اِس باب کے وزن پر صرف دو (۲) لفظ "حَسِبَ، يَحْسِبُ" اور "نَعِمَ، يَنْعِمُ" مستعمل ہیں،صحیح کے علاوہ جو الفاظ اِس باب سے مستعمل ہیں وہ بھی معدود ہیں۔ جیسے:"وَمِقَ، مِقَةً" (دوست رکھنا)۔"وَرِثَ، وَرْثًا" (وارث ہونا)۔"وَثِقَ، وُثُوْقًا" (اِعتماد کھانا)۔"وَفِقَ، وَفْقًا" (موافق ہونا)۔"وَرِعَ، وَرْعًا" (پرہیزگار رہونا)۔"وَرِمَ، وَرْمًا" (سوجنا)۔"وَرِيَ، وَرْيًا" (چقماق کا آگ نکالنا)۔"وَلِيَ، وَلْيًا" (قریب ہونا)۔"وَغِرَ، وَغْرًا" (کینہ رکھنا)۔"وَحِرَ، وَحْرًا" (بغض رکھنا)۔"وَلِهَ، وَلْهًا" (غمگین ہونا)۔ "وَهِلَ، وَهْلًا" (ایسی چیز کی طرف وہم جانا جس کا اِرادہ نہ ہو)۔"وَعِمَ، وَعْمًا" (کسی کے لیے نعمت کی دعا کرنا)۔"وَطِئَ، وَطْئًا" (روندنا)۔"يَئِسَ، يَأْسًا" (نااُمید ہونا)۔"يَبِسَ، يُبْسًا" (خشک ہوتا)۔

خاصیت باب فَعُلَ، یَفْعُلُ

یہ باب ہمیشہ لازم مستعمل ہوتا ہے اور صفاتِ خلقیہ کے لیے مخصوص ہے،صفاتِ خلقیہ کی دو (۲) صورتیں ہیں:

① **صفت خلقیہ حقیقیہ:** وہ صفت جو موصوف کے ساتھ پیدائشی ہو اُس میں کسب کا کوئی دخل نہ ہو۔ جیسے:"حَسُنَ، يَحْسُنُ، حَسَنًا" (حسین ہونا)۔"قَبُحَ، يَقْبُحُ، قَبَاحَةً" (بدصورت ہونا)۔حسن، بدصورتی صفات پیدائشی ہیں اِن میں کسب کا کوئی دخل نہیں۔

۲ **صفت خلقیہ حکمیہ:** وہ صفت جو موصوف کے ساتھ پیدائشی تو نہ ہو، لیکن! بار بار تجربہ اور مشق سے وہ موصوف کے ساتھ لازم ہوگئی ہو۔ جیسے: "فَقُهَ، يَفْقُهُ، فَقَاهَةً" (فقیہ ہونا)۔ تو فقاحت اگرچہ پیدائشی صفت تو نہیں، لیکن! بار بار کے تجربہ و مشق سے پیدائشی صفت کی طرح لازم ہوجاتی ہے اور جدا نہیں ہوتی۔

مجرد باب کو مزید باب بنانے سے ذیل فوائد حاصل ہوتے ہیں

۱ **تعدیہ:** "فعل لازم" کو متعدی کرنا۔ اگر فعل "مجرد" میں لازم ہوگا تو باب "مزید" میں وہ متعدی بیک مفعول ہوگا۔ جیسے: "جَلَسَ زَيْدٌ" مجرد باب سے لازم ہے یعنی بیٹھا زید۔ "مزید" کے باب میں لانے سے وہ متعدی بیک مفعول ہوگا۔ جیسے: "أَجْلَسْتُ زَيْدًا" میں نے "زید" کو بٹھایا۔ اگر فعل "مجرد" میں متعدی بیک مفعول ہے تو باب "مزید" میں لانے سے وہ متعدی بدو مفعول ہو جائے گا۔ جیسے: "حَفَرَ زَيْدٌ نَهْرًا"۔ زید نے نہر کھودی مزید کے باب میں لانے سے وہ متعدی بدو مفعول ہو جائے گا۔ جیسے: "اَحْفَرْتُ زَيْدًا نَهْرًا" میں نے زید سے نہر کھودوائی۔ اگر فعل "مجرد" میں متعدی بدو مفعول ہے تو "مزید" میں لانے سے وہ متعدی بسہ مفعول ہو جائے گا۔ جیسے: "عَلِمْتُ زَيْدًا فَاضِلًا" میں نے زید کو فاضل جانا مزید کے باب میں لانے سے وہ متعدی بسہ مفعول ہوگا۔ جیسے: "اَعْلَمْتُ عَمْرًا زَيْدًا فَاضِلًا" میں نے عمر کو بتلادیا کہ زید فاضل ہے۔

۲ **تصییر:** مفعول کو صاحبِ ماخذ بنا دینا۔ "ماخذ" وہ ہے جس سے فعل بنایا جائے چاہے وہ "مصدر" ہو یا "جامد"۔ جیسے: "أَشْرَكَ النَّعْلَ"۔ اُس نے تسمہ دار جوتا بنایا۔ ماخذ "شِرَاكٌ" بمعنی تسمہ۔

۳ **تعریض:** لغت میں "کنایہ" سے بات کرنا۔ اِصطلاح میں مفعول کو ماخذ کے محل اور موقع میں لے جانا۔ جیسے: "أَبَعْتُ الْحِمَارَ"۔ میں گدھے کو بیچنے کی جگہ (منڈی) لے گیا۔ اس کا ماخذ "بَيْعٌ" ہے، اِس جگہ ماخذ سے مراد وہ چیز ہے جس سے اس باب کے "مصدر" کو بنایا گیا ہو۔

۴ **وجدان:** "فاعل" کی کسی چیز کو ماخذ کے ساتھ متصف کرنا۔ جیسے: "اَبْخَلْتُهُ" میں نے اُسے بخیل پایا یعنی بخل والی صفت سے متصف پایا اِس میں ماخذ "بُخْلٌ" ہے۔

۵ **ابتداء:** کسی فعل کا اِبتداءً اُسی باب سے آنا بغیر اِس کے کہ وہ فعل "ثلاثی مجرد" سے آیا ہو۔ جیسے: "اَوْقَلَ" بمعنی جلدی کی یہ "مجرد" سے بالکل نہیں آتا، اور اگر وہ مادّہ مجرد سے آیا ہو تو وہاں وہ معنی نہ ہو جو معنی مزید میں ہے۔ جیسے: "اَشْفَقَ" وہ ڈرا۔ اِس کا مجرد شفقت بابِ سَمِعَ سے مستعمل ہے بمعنی مہربان ہونا۔

۶ **اتخاذ:** ۱ فاعل کا ماخذ کو بنانا۔ جیسے: "تَبَوَّبَ زَيْدٌ" زید نے دروازہ بنایا۔ ماخذ اس کا "بَابٌ" بمعنی دروازہ ہے۔

۲ یا فاعل کا کسی چیز کو ماخذ میں لینا۔ جیسے: "تَأَبَّطَ زَيْدُ الْكِتَابَ" زید نے کتاب کو بغل میں لیا۔ ماخذ "اِبْطٌ" ہے بمعنی بغل۔

⑥ یا فاعل کا کسی چیز کو ماخذ بنانا۔ جیسے: "تَوَسَّدَ زَیْدُ الْحَجَرَ" زید نے پتھر کو تکیہ بنایا۔ اِس کا ماخذ "وِسَادَۃٌ" بمعنی تکیہ ہے۔

⑦ **اشتراک:** دو (۲) شخصوں کا کسی کام میں شریک ہونا، اُن میں ہر ایک باعتبارِ معنی فاعل بھی ہوا اور مفعول بھی، لیکن! باعتبارِ لفظ ایک فاعل ہوگا دوسرا مفعول۔ جیسے: "ضَارَبَ زَیْدٌ عَمْرًوا" زید اور عمرو نے ایک دوسرے کو مارا۔ یہاں "زید" اور "عمرو" دونوں مارنے میں شریک ہیں یعنی زید نے عمرو کو مارا اور عمرو نے زید کو۔ پس!! معنی کے اِعتبار سے ہر ایک فاعل بھی ہے اور مفعول بھی، لیکن! لفظ کے اِعتبار سے صرف "زید" فاعل اور "عمرو" مفعول ہے۔

⑧ **اقتضاب:** کسی فعل کی اِبتداء اُسی باب سے ہونا اور "ثلاثی مجرد" مطلقاً کسی باب سے نہ آنا۔ جیسے: "تَبَخْتَرَ" معنی اَکڑ کر چلنا۔

⑨ **الباس ماخذ:** فاعل کا کسی چیز کو ماخذ پہنانا۔ جیسے: "جَلَّلَ الْفَرَسَ" اُس نے گھوڑے کو جھول یعنی زین پہنائی۔ ماخذ "جُلٌّ" ہے۔

⑩ **بلوغ:** فاعل کا ماخذ میں آنا یا ماخذ میں پہنچنا، برابر ہے کہ ماخذ زمان ہو یا مکان ہو یا مرتبہ ہو۔

زمان کی مثال: جیسے: "اَصْبَحَ زَیْدٌ" زید صبح کے وقت آیا۔ اس میں ماخذ "صُبْحٌ" ہے۔

مکان کی مثال: جیسے: "خَیَّمَ" وہ خیمے میں آیا اُس میں ماخذ "خیمہ" ہے۔

مرتبہ کی مثال: جیسے: "أَعْشَرَۃِ الدَّرَاھِمُ" دراہم دس (۱۰) کے (عدد) مرتبہ کو پہنچے، اِس میں "عَشْرَۃٌ" ماخذ ہے۔

⑪ **تحوّل:** فاعل کا عین ماخذ یا مثلِ ماخذ ہونا۔

مثال اوّل: جیسے: "تَنَصَّرَ رَجُلٌ" ایک جوان نصرانی ہوگیا۔ ماخذ "نَصْرَانِیٌّ"۔ فاعل "رَجُلٌ" ہے جو کہ عین ماخذ یعنی نصرانی ہوگیا۔

مثال دوئم: جیسے: "تَبَحَّرَ" وہ وسعتِ علم میں دریا کی مانند ہوگیا۔ ماخذ اِس کا "بَحْرٌ" ہے۔

⑫ **تجنب:** فاعل کا ماخذ سے پرہیز اور کنارہ کرنا۔ جیسے: "تَاَثَّمَ زَیْدٌ" زید نے گناہ سے پرہیز کیا۔ "زَیْدٌ" فاعل ہے اور ماخذ اس کا "اِثْمٌ" ہے بمعنی گناہ یعنی زید نے گناہ سے اپنے آپ کو بچالیا۔

⑬ **تحویل:** فاعل کا مفعول کو ماخذ یا مثلِ ماخذ بنا دینا۔

ماخذ بنانے کی مثال: جیسے: "نَصَّرَ رَجُلًا" اُس نے ایک جوان کو نصرانی بنا دیا۔ اِس کا ماخذ "نَصْرَانِیٌّ" ہے۔

مثلِ ماخذ بنانے کی مثال: جیسے: "خَیَّمْتُ الرِّدَاءَ" میں نے چادر کو (اوپر کھینچ کر) خیمہ کی مثال بنایا۔

⑭ **تخلیط:** فاعل کا مفعول کو ماخذ سے آراستہ کرنا۔ جیسے: "ذَھَّبْتُ الْإِنَاءَ" میں نے برتن کو سونے سے آراستہ کیا۔ ماخذ "ذَھَبٌ" ہے جس سے برتن کو مزین کیا گیا ہے۔

⑮ **تخییر:** فاعل کا کسی فعل کو اپنی ذات کے لیے کرنا۔ جیسے: "اِکْتَلْتُ الشَّعِیْرَ" میں نے "جَو" اپنے لیے تولا اور اِسی قبیل سے ہے قولِ باری تعالیٰ: "إِذَا اکْتَالُوْا عَلَی النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ"۔ (المطففین، آیت ۲)

⑯ **تخییل:** فاعل کا اپنی ذات میں ماخذ کا حصول دکھانا یا جتانا، جس سے صرف دکھاوا مقصود ہو حقیقت میں وہ حاصل نہ ہو،

فاعل کو اُس کا حصول مطلوب ہو۔ جیسے: "تَمَارَضَ" اُس نے اپنے آپ کو بیمار ظاہر کیا۔ "تَجَاهَلَ" اُس نے اپنے آپ کو جاہل ظاہر کیا۔ حقیقت میں جاہل نہیں تھا اِس کا ماخذ "جَهَالَت" ہے۔

⑰ **تدریج:** فاعل کا کسی کام کو آہستہ آہستہ بار بار کرنا۔ اور یہ دو (۲) قسم پر ہے:

① **اوّل:** یہ کہ اُس کام کا ایک دفعہ حاصل ہونا ممکن ہے۔ جیسے: "تَجَرَّعَ الْمَاءَ" اُس نے پانی کو گھونٹ گھونٹ کر پیا۔ ماخذ "جَرْعَةٌ" ہے بمعنی گھونٹ۔ اِنسان پانی ایک دفعہ پی سکتا ہے۔

② **دوم:** یہ ہے کہ اُس کا ایک دفعہ حاصل ہونا ناممکن ہو۔ جیسے: "تَحَفَّظَ الْقُرْاٰنَ" اُس نے قرآن شریف کو تھوڑا تھوڑا یاد کیا۔ ماخذ "حِفْظَ" ہے۔ قرآن کریم کو ایک دفعہ حفظ کرنا ناممکن ہے۔

⑱ **تصرّف:** فاعل کا ماخذ کے حصول میں کوشش کرنا۔ جیسے: "اِكْتَسَبَ الْفَضْلَ" اُس نے کوشش کر کے فضیلت حاصل کی۔ ماخذ: "كَسْبٌ" ہے۔

فَائِدَہ: "اِكْتِسَاب" اور "كَسَب" میں فرق یہ ہے کہ: "كَسَب" کسی شَیْ کا حاصل کرنا جس طور سے بھی وہ حاصل ہو بخلاف "اِكْتِسَاب" کے کہ وہ کسی شَیْ کا کوشش سے حاصل کرنا ہے۔

⑲ **تعمل:** فاعل کا ماخذ کو اُس کام میں لانا جس کام کے لیے وہ بنایا گیا ہے۔ پھر یہ تین (۳) قسم پر ہے:

① **اوّل:** یہ کہ ماخذ فاعل کے ساتھ اِس طرح ملا ہوا ہو کہ الگ بالکل محسوس ہی نہ ہو۔ جیسے: "تَدَهَّنَ" وہ تیل کو کام میں لایا یعنی جسم پر ملا۔ اِس کا ماخذ "دُهْنٌ" بمعنی تیل ہے۔

② **دوم:** یہ کہ ماخذ فاعل کے ساتھ ملا ہوا ہو، لیکن! الگ محسوس ہوتا ہو۔ جیسے: "تَتَرَّسَ" وہ ڈھال کو کام میں لایا یعنی ڈھال سے اپنے آپ کو چھپایا۔ ماخذ "تَرْسٌ" بمعنی ڈھال ہے۔ یہاں ڈھال بدن کے ساتھ متصل ہے لیکن الگ محسوس ہوتی ہے۔

③ **سوم:** یہ کہ ماخذ فاعل کے ساتھ متصل نہ ہو بلکہ قریب ہو۔ جیسے: "تَخَيَّمَ" اُس نے خیمہ کو کام میں لایا یعنی خیمہ کو نصب کیا۔ ماخذ "خَيْمَةٌ" ہے۔

⑳ **تکلف:** فاعل کا اپنے آپ کو ماخذ کے حصول میں بناوٹ یا تصنع ظاہر کرنا جو حقیقت میں اُس کو حاصل نہ ہو۔ جیسے: "تَشَجَّعَ زَيْدٌ" زید نے اپنے آپ کو بہادر ظاہر کیا۔ ماخذ اِس کا "شُجَاعَتٌ" ہے بمعنی بہادری یعنی زید حقیقت میں بہادر نہیں تھا، لیکن! بتکلف اپنے آپ کو بہادر ظاہر کیا۔

فَائِدَہ: "تکلف" اور "تخیّل" میں فرق یہ ہے کہ: "تکلف" میں حصول ماخذ فاعل کا مقصود ہوتا ہے یعنی فاعل اپنے اندر ماخذ کے حصول کی کوشش اور خواہش کرتا ہے۔ مگر! "تخیّل" میں فاعل کا ماخذ کو حاصل کرنا مقصود نہیں ہوتا بلکہ وہ کسی غرض کی وجہ سے اپنے آپ کو ظاہراً ماخذ کے ساتھ متصف کرتا ہے محض دکھاوا مطلوب ہوتا ہے۔

㉑ **حسبان:** فاعل کا کسی چیز کے متعلق یہ گمان کرنا کہ وہ ماخذ کے معنی کے ساتھ متصف ہے۔ جیسے: "اِسْتَحْسَنْتُ زَيْدًا" میں نے زید کو نیک گمان کیا۔ ماخذ "حُسْنٌ" ہے بمعنی نیک۔

فَائِدَة: "حسبان" اور "وجدان" میں فرق یہ ہے کہ: "وجدان" میں یقین پایا جاتا ہے اور "حسبان" میں گمان وشک۔

㉒ **حینونت:** (یہ "حِيْنٌ" سے مشتق ہے بمعنی وقت) فاعل کا ماخذ کے وقت میں واقع ہونا یا اُس وقت میں پہنچنا۔ جیسے: "اَحْصَدَ الزَّرْعُ" کھیتی کے کٹنے کا وقت آ گیا۔ ماخذ "حِصَادٌ" ہے۔

㉓ **سلب ماخذ:** فاعل کا کسی چیز (مفعول) سے ماخذ کو دُور کرنا، پس! اُس وقت فعل متعدی ہوگا۔ جیسے: لفظ "شَكَى زَيْدٌ" ثلاثی مجرد سے بمعنی زید نے شکایت کی اور "اَشْكَيْتُ زَيْدًا" باب اِفْعَال سے بمعنی میں نے زید کی شکایت دور کی۔ اِس کا ماخذ "شِكَايَةٌ" ہے جسے زید سے دور کیا گیا۔

㉔ **صیرورت:** "صیرورت" کے تین (٣) معنی ہیں:

① **اوّل:** فاعل کا صاحبِ ماخذ ہونا۔ جیسے: "اَلْبَنَ الْبَقَرُ" گائے دودھ والی ہوئی۔ ماخذ "لَبَنٌ" ہے۔

② **دوم:** فاعل کا کسی ایسی چیز کا مالک ہونا کہ وہ چیز ماخذ کے ساتھ متصف ہو۔ جیسے: "اَجْرَبَ الرَّجُلُ" ایک مرد خارشی اُونٹ کا مالک ہوا۔ ماخذ "جَرَبٌ" ہے۔ "اَلرَّجُلُ" جو کہ فاعل ہے ایسے اُونٹ کا مالک ہوا جو "جَرَبٌ" (خارش) ماخذ کے ساتھ متصف ہے۔

③ **سوم:** فاعل کا زمانہ ماخذ یا مکان ماخذ میں کسی چیز والا ہونا۔ جیسے: "اَخْرَفَتِ الشَّاةُ" بکری موسم خریف میں بچہ والی ہوئی۔ ماخذ "خَرِيْفٌ" ہے۔ یہ ایک موسم کا نام ہے جو گرمی اور سردی کے زمانہ کے درمیان تین (٣) مہینوں کا ہوتا ہے۔

㉕ **طلب:** فاعل کا ماخذ کو طلب کرنا۔ جیسے: "اِسْتَطْعَمْتُهٗ" میں نے اُس سے کھانا طلب کیا۔ ماخذ "طَعَامٌ" ہے۔ "اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ" میں اللہ کریم سے بخشش مانگتا ہوں۔ ماخذ "مَغْفِرَةٌ" ہے بمعنی بخشش۔

㉖ **قصر:** اختصار کی غرض سے مرکب تام سے ایک کلمہ کو مشتق کرنا تاکہ متکلم کو کلام کے نقل کرنے میں اختصار حاصل ہو جائے۔ جیسے: "هَلَّلَ بَكْرٌ" بمعنی بکر نے "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کہا۔ اِس میں "هَلَّلَ" وہ کلمہ جسے اختصار کی خاطر "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" مرکب تام سے اشتقاق کے طور پر بنایا گیا ہے۔ اِسی طرح "رَجَّعَ" اُس نے "اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ" کہا۔

㉗ **لزوم:** باب اِنْفِعَال ہمیشہ لازم ہوتا ہے چاہے اُس کا مجرد بھی لازمی ہو۔ جیسے: "اِنْفَرَحَ" (خوش ہوا) اِس کا مجرد "فَرِحَ" (خوش ہوا) بھی لازمی ہے۔ یا اِس کا مجرد متعدی ہو۔ جیسے: "اِنْصَرَفَ" (وہ پھرا) اِس کا مجرد "صَرَفَ" بمعنی پھیرا یہ متعدی ہے۔ جمہور علماء کے نزدیک اِس باب کا متعدی ہونا ضروری ہے۔

㉘ **علاج:** اِس باب کا اُن افعال میں سے ہونا جن میں ظاہری اَعضاء یعنی "ہاتھ، پاؤں" وغیرہ کا اثر ہو اور اُس معنی کا اِدراک حواس ظاہری سے ہو سکے۔ جیسے: "اِنْكَسَرَ زَيْدٌ بَابًا" (زید نے دروازہ کو توڑ دیا) اِس میں اَعضاء ظاہری کا اثر محسوس ہو رہا ہے۔

۲۹ **لیاقت:** فاعل کا ماخذ کے لائق ہونا۔ جیسے: ”اَلَامَ الْفَرْعُ“ بمعنی سردار ملامت کے لائق ہوا۔ ”اَلَامَ“ اصل میں ”اَلْوَمَ“ تھا۔ ماخذ اِس کا ”لَوْمٌ“ ہے بمعنی ملامت۔

۳۰ **مبالغہ:** کسی اَمر کی کیفیت یا اُس کی مقدار کو بیاں کرنا۔ اِس کی تین (۳) قسمیں ہیں:

① **پہلی قسم:** ”مبالغہ“ فعل کی کیفیت میں ہو۔ جیسے: ”صَرَّحَ الْأَمْرُ“ معاملہ خوب واضح ہوا۔ یا ”صَرَّحَ زَيْدُ الْأَمْرَ“ زید نے نفس معاملہ کو خوب واضح کیا۔ یہ لازم اور متعدی دونوں طرح سے آتا ہے۔ یا نفس فعل کی مقدار میں ہو۔ جیسے: ”جَوَّلَ زَيْدٌ“ زید بہت گھوما یعنی زید نے کئی چکر کاٹے۔

② **دوسری قسم:** ”مبالغہ“ فاعل میں ہو۔ جیسے: ”مَوَّتَ الْإِبِلُ“ بہت اُونٹ مرے یہاں مبالغہ ”اَلْإِبِلُ“ فاعل میں ہے یعنی اُونٹ کثرت سے مرے۔

③ **تیسری قسم:** ”مبالغہ“ مفعول میں ہو۔ جیسے: ”قَطَّعْتُ الثِّيَابَ“ میں نے بہت کپڑے کاٹے یہاں مبالغہ ”اَلثِّيَابَ“ مفعول میں ہے۔

فائدہ: جس جگہ زیادتی فاعل یا مفعول میں ہوگی وہاں فعل میں بھی ہوگی اور جس جگہ زیادتی فعل میں ہوگی وہاں فاعل یا مفعول میں ہونا ضروری نہیں۔

۳۱ **مطاوعت:** ایک فعل کے بعد دوسرے فعل کا لانا جس سے ظاہر ہو کہ مفعول نے فعل اوّل کے فاعل کے اَثر کو قبول کیا ہے۔ جیسے: ”كَسَّرْتُ الْبَابَ فَانْكَسَرَ“ دوسرے فعل کے لانے سے معلوم ہوا کہ ”اَلْبَابَ“ مفعول نے فعل اوّل کے فاعل کے اَثر کو قبول کرلیا ہے، فعل اوّل کا اَثر ٹوٹنا ہے یعنی دروازہ اثر (ٹوٹ گیا) کو قبول کرلیا۔

۳۲ **موافقت:** ایک فعل کا دوسرے فعل کے ہم معنی ہونا۔ جیسے: ”سَافَرَ زَيْدٌ“ (زید نے سفر کیا) ”سَفَرَ زَيْدٌ“ (زید نے سفر کیا) پہلا فعل باب مُفَاعَلَة ہے، دوسرا باب مجرد ہے، لیکن! معنی دونوں کا ایک ہے۔

۳۳ **نسبت بماخذ:** کسی چیز کو ماخذ کی طرف منسوب کرنا۔ جیسے: ”فَسَّقَنِيْ“ (اُس نے مجھ کو بدکار کہا) یعنی ”فسق“ کی نسبت میری طرف کی۔ ماخذ ”فِسْقٌ“ ہے۔

۳۴ **اِعطاءِ ماخذ:** فاعل کا مفعول کو ماخذ دینا۔ پھر اِس کی تین (۳) قسمیں ہیں:

① **پہلی قسم:** فاعل کا مفعول کو نفس ماخذ کا دینا۔ جیسے: ”اَعْظَمْتُ الْكَلْبَ“ میں نے کتے کو ہڈی دی۔ اِس مثال میں ”كَلْبَ“ مفعول ہے اور ماخذ ”عَظْمٌ“ بمعنی ہڈی ہے۔

② **دوسری قسم:** فاعل کا مفعول کو محل ماخذ دینا۔ جیسے: ”اَشْوَيْتُهُ“ (میں نے اُس کو گوشت بھوننے کے لیے دیا) اِس کا ماخذ ”شَيٌّ“ ہے، اِس کا محل گوشت ہے، فاعل نے بھوننے کا محل یعنی گوشت دیا۔

۳۴ **تیسری قسم:** فاعل کا مفعول کو ماخذ کا حق دینا۔ جیسے: "اَقْطَعْتُهٗ قُضْبَانًا" بضم قاف "قَضِيْبٌ" کی جمع ہے بمعنی شاخ۔ میں نے اُس کو شاخوں کا قطع دیا یعنی شاخوں کے کاٹنے کی اِجازت دی۔

۳۵ **تشارک:** دو شخصوں کا فعل کے صدور میں شریک ہونا یعنی معنی کے اِعتبار سے ہر ایک فاعل بھی ہو اور مفعول بھی۔ جیسے: "ضَارَبَ زَيْدٌ عَمْرًوا" زید وعمرو نے ایک دوسرے کو مارا۔ لفظ کے اِعتبار سے صرف "زَيْد" فاعل اور "عَمرو" مفعول بہ ہے۔

اِن معانی کا اِنحصار دشوار ہے اور تتبع محاوراتِ عرب پر منحصر ہے، کتبِ لغت اور سیاق عبارت سے بسہولت معلوم ہو سکتا ہے کہ اِس مقام پر اِس لفظ کے کیا معنی ہیں؟!! جن علماء نے "علم صرف" میں مبسوط کتابیں لکھی ہیں اُنہوں نے بھی "خواص الابواب" بہت کچھ جمع کیے ہیں، مگر! پھر بھی کسی نے اپنی تحقیقات کے جامع ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ چونکہ یہ زوائد قیاسی نہیں ہم اِس بحث میں طوالت کرنا متعلم کے حق میں چنداں مفید نہیں سمجھتے، اِس قدر کافی ہے کہ اُس کو کلیہ "زِيَادَةُ اللَّفْظِ تَدُلُّ عَلٰى زِيَادَةِ الْمَعْنٰى" یعنی لفظ کی زیادتی معنی کی زیادتی کی دلیل ہے، سمجھا کر کتب لغت واَدب پر حوالہ کریں اور بطور نمونہ چند خواص تحریر ہیں۔ تفصیل کے لیے تسہیل اور اِنتشاف کا مطالعہ فرمائیں۔

تَمَّتْ بِالْخَيْرِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خاصیات باب اِفْعَال

① **تعدیہ:** جیسے:"اَخْرَجَ" نکالا، "خَرَجَ" معنی نکلا۔ "ثلاثی مجرد" میں لازم تھا باب اِفْعَال بنایا تو متعدی ہوا۔

② **تصییر:** جیسے:"اَشْرَكَ النَّعْلَ" اُس نے تسمہ دار جوتا بنایا۔ (ماخذ "شِرَاكَ" بمعنی تسمہ۔)

③ **تعریض:** جیسے:"اَبَعْتُ الْحِمَارَ" میں گدھے کو بیچنے کی جگہ (منڈی) لے گیا۔ ماخذ "بَيْعٌ" ہے۔

④ **وجدان:** جیسے:"اَبْخَلْتُهُ" میں نے اُسے "بخیل" پایا۔ اِس میں "بُخْلٌ" ماخذ ہے۔

⑤ **اِبتداء:** جیسے:"اَشْفَقَ" وہ ڈر گیا (مجرد "شَفَقَ" مہربانی کرنا۔)

⑥ **بلوغ:** جیسے:"اَعْرَقَ" عراق میں پہنچا۔ "اَصْبَحَ زَيْدٌ" (زید صبح کے وقت میں آیا۔)

⑦ **حینونت:** جیسے:"اَحْصَدَ الزَّرْعُ" کھیتی کے کٹنے کا وقت آ گیا۔ ماخذ "حَصَادٌ" ہے۔

⑧ **سلب:** جیسے:"اَشْكَيْتُهُ" میں نے اُس کی شکایت دُور کی، ماخذ "شِكَايَةٌ" ہے۔

⑨ **صیرورت:** جیسے:"اَلْبَنَ الْبَقَرُ" گائے دودھ والی ہوگئی۔ ماخذ اِس کا "لَبَنٌ" ہے۔

⑩ **مبالغہ:** جیسے:"اَثْمَرَ النَّخْلُ" کھجور کے درخت میں بہت سی کھجوریں لگیں۔

⑪ **موافقت:** جیسے ① (مجرد) "اَقَلْتُ الْبَيْعَ" بمعنی "قِلْتُهُ" یعنی "فَسَخْتُهُ"۔

② (تَفْعِيل) "اَكْفَرْتُهُ" بمعنی "كَفَّرْتُهُ" میں نے اُس کی نسبت کفر کی طرف کی۔

③ (تَفَعُّل) "اَخَمْتُهُ" بمعنی "تَخَيَّمْتُهُ" میں نے اُس کو خیمہ بنایا۔

④ (اِسْتِفْعَال) "اَعْظَمْتُ زَيْدًا" بمعنی "اِسْتَعْظَمْتُ زَيْدًا" میں نے زید کو بڑا سمجھا۔

⑫ **نسبت بماخذ:** جیسے:"اَكْفَرْتُهُ" میں نے اُسے کفر سے نسبت دی۔

⑬ **اِعطاء ماخذ:** جیسے:"اَعْظَمْتُ الْكَلْبَ" میں نے کتے کو ہڈی دی۔

⑭ **لیاقت:** جیسے "اَلَامَ الرَّجُلُ" جوان قابل ملامت ہوا۔ ماخذ "لَوْمٌ" ہے۔

⑮ **الزام:** جیسے:"اَحْمَدَ زَيْدٌ" زید قابل حمد ہوا۔

خاصیات باب تَفْعِيل

① **تعدید:** جیسے:"فَرَّحَنِيْ" اُس نے مجھے خوش کیا۔ اِس کا مجرد "فَرِحَ" (خوش ہوا) لازمی تھا۔

۲ **تصییر:** جیسے: "وَتَّرَ الْقَوْسَ" اُس نے کمان زرہ دار بنایا۔ اِس کا ماخذ "وَتَرَۃٌ" (بمعنی زرہ۔)

۳ **اِبتداء:** جیسے: "کَلَّمَ" اُس نے کلام کیا (مجرد "کَلِمَ" زخمی کرنا۔)

۴ **اِلباسِ ماخذ:** جیسے: "جَلَّلَ الْفَرَسَ" اُس نے گھوڑے کو جھول پہنائی۔ ماخذ "جُلٌّ" ہے (بمعنی جھول۔)

۵ **بلوغ:** جیسے: "خَیَّمَ" وہ "خیمہ" میں آیا۔ ماخذ اِس کا "خَیْمَۃٌ" ہے۔

۶ **تحویل:** جیسے: "نَصَّرَ" اُس نے نصرانی بنایا۔ ماخذ اِس کا "نَصْرَانِیٌّ" ہے۔

۷ **تخلیط:** جیسے: "ذَهَّبَ" اُس نے سنہرا بنایا۔ ماخذ اِس کا "ذَهَبٌ" ہے (بمعنی سونا۔)

۸ **سلب:** جیسے: "قَرَّدَ الْاِبَلَ" اُس نے اونٹ سے چچڑی کو دور کیا۔ ماخذ اِس کا "قُرَدَۃٌ" (بمعنی چچڑی۔)

۹ **صیرورت:** جیسے: "نَوَّرَ الشَّجَرُ" درخت شگوفہ دار ہوگیا۔ ماخذ اِس کا "نَوَارَۃٌ" (بمعنی کلی۔)

۱۰ **قصر:** جیسے: "هَلَّلَ" اُس نے "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه" کہا۔ "هَلَّلَ" برائے اِختصار "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه" مرکب سے مشتق بنایا گیا ہے۔

۱۱ **مبالغہ:** جیسے: "جَوَّلَ" وہ بہت گھوما۔ تفصیل ماقبل میں گزر چکی ہے۔

۱۲ **نسبت بماخذ:** جیسے: "فَسَّقَنِیْ" اُس نے مجھے بدکار کہا۔ ماخذ "فِسْقٌ" جس کے فسق کی جانب نسبت کی گئی ہے۔

خاصیات باب مُفَاعَلَة

۱ **اِشتراک:** جیسے: "قَاتَلَ زَیْدٌ عَمْرًوا" زید نے عمرو سے مقاتلہ کیا۔

۲ **موافقت مجرد:** جیسے: "سَافَرَ" بمعنی "سَفَرَ" اُس نے سفر کیا۔ دونوں کا معنی ایک ہے۔

موافقت اَفْعَلَ: جیسے: "بَاعَدْتُهٗ" بمعنی "اَبْعَدْتُهٗ" میں نے اُس کو دور کیا۔ دونوں کا معنی ایک طرح ہے۔

موافقت فَعَّلَ: جیسے: "ضَاعَفَ" بمعنی "ضَعَّفَ" اُس نے دوگنا کیا۔ دونوں کا معنی ایک ہے۔

۳ **اِبتداء:** جیسے: "قَاسَا" بمعنی اُس نے تکلیف برداشت کی۔ اِس کا مجرد "قَسَا" ہے (بمعنی سخت دل ہوا)

خاصیات باب تَفَعُّل

۱ **اِبتداء:** جیسے: "تَکَلَّمَ" اُس نے کلام کیا۔ اِس کا مجرد "کَلَمَ" ہے (بمعنی زخم کیا ہے۔)

۲ **اِتخاذ:** جیسے: "تَوَسَّدَ الْحَجَرَ" اُس نے پتھر کو تکیہ بنایا۔ ماخذ "وِسَادَۃٌ" (بمعنی تکیہ۔)

۳ **تجنّب:** جیسے: "تَاَثَّمَ" اُس نے گناہ سے پرہیز کیا۔ ماخذ "اِثْمٌ" (بمعنی گناہ ہے۔)

۴ **تحوّل:** جیسے: "تَنَصَّرَ" وہ نصرانی ہوگیا۔ ماخذ "نَصْرَانِیٌّ" ہے۔ (یعنی نصرانی مذہب کو اِختیار کیا۔)

۵ **تدریج:** جیسے: "تَجَرَّعَ" اُس نے گھونٹ کر کے پیا۔ تفصیل ماقبل میں دیکھیں۔

۶ **تعمل**: جیسے: ”تَخَتَّمَ“ اُس نے انگوٹھی پہنی۔ ماخذ اِس کا ”خَاتَمٌ“ ہے۔

۷ **تکلف**: جیسے: ”تَشَجَّعَ“ وہ بہادر بنا۔ ماخذ ”شُجَاعَةٌ“ (بمعنی بہادری۔)

۸ **مطاوعت فَعَّلَ**: جیسے: ”عَلَّمْتُهُ فَتَعَلَّمَ“ میں نے اُسے سکھایا پس! وہ سیکھ گیا۔ اِس باب میں یہ خاصہ زیادہ مستعمل ہے۔

۹ **صیرورت**: جیسے: ”تَمَوَّلَ“ وہ مالدار ہوگیا۔

۱۰ **موافقت**: جیسے: ”تَقَبَّلَ“ اُس نے قبول کیا۔ مجرد ”قَبِلَ“ دونوں کا معنی ایک ہی ہے۔

موافقت اِفْعَال: جیسے: ”تَبَصَّرَ“ اُس نے دیکھا۔ ”اَبْصَرَ“ باب کا بھی یہی معنی ہے۔

موافقت تَفْعِيل: جیسے: ”تَكَذَّبَ“ اُس نے ”كِذْب“ کی طرف منسوب کیا۔ ”كَذَّبَ“ کا بھی یہی معنی ہے۔

موافقت اِسْتِفْعَال: جیسے: ”تَحَوَّجَ“ اُس نے حاجت طلب کی ”اِسْتَحْوَجَ“ کا بھی یہی معنی ہے۔

خاصیات بابِ تَفَاعُل

۱ **اِبتداء**: جیسے: ”تَبَارَكَ اللّٰهُ“ اللہ بڑی برکت والا ہے (مجرد ”بَرَكَ، بُرُوْكًا“ اُونٹ کا بیٹھنا۔)

۲ **تخییل**: جیسے: ”تَمَارَضَ“ اُس نے اپنے آپ کو مریض ظاہر کیا۔ ماخذ ”مَرَضٌ“ ہے بمعنی بیماری۔

۳ **مطاوعت مُفَاعَلَة**: جیسے: ”بَاعَدْتُهُ فَتَبَاعَدَ“ میں نے اُسے دُور کیا، پس! وہ دُور ہوگیا۔

۴ **تشارک**: جیسے: ”تَشَاتَمَا“ دونوں نے ایک دوسرے کو گالی دی۔ تفصیل ماقبل میں ملاحظہ کیجیے۔

۵ **موافقت مجرد**: جیسے: ”تَعَالٰى“ وہ بلند ہوا۔ ”عَلٰى“ مجرد کا بھی یہی معنی ہے۔

موافقت اِفْعَال: جیسے: ”تَيَامَنَ“ یمن میں داخل ہوا۔ ”اَيْمَنَ“ کا بھی یہی معنی ہے۔

خاصیات بابِ اِفْتِعَال

۱ **اِتخاذ**: جیسے: ”اِحْتَجَرَ الْفَارُ“ چوہے نے بل بنایا۔ ماخذ ”حُجْرٌ“ ہے بمعنی بل (سوراخ)۔

۲ **تخییر**: جیسے: ”اِكْتَالَ الشَّعِيْرُ“ اُس نے اپنے لیے ”جَو“ ناپے یعنی اپنی ذات کے لیے ”کیل“ کیا۔

۳ **تصرف**: جیسے: ”اِكْتَسَبَ الْفَضْلَ“ اُس نے کوشش کر کے فضیلت حاصل کی۔

۴ **طلب**: جیسے: ”اِكْتَدَّ فُلَانًا“ اُس نے فلانے سے مشقت طلب کی۔

۵ **مطاوعۃ فَعَلَ**: جیسے: ”غَمَمْتُهُ فَاغْتَمَّ“ میں نے اُس کو غمگین کیا، پس! وہ غمگین ہوگیا۔

۶ **موافقت مجرد**: جیسے: ”اِبْتَلَجَ الصُّبْحُ“ صبح روشن ہوگئی۔ مجرد ”بَلَجَ الصُّبْحَ“ کا بھی یہی معنی ہے۔

موافقت تَفَاعُل: جیسے: ”اِخْتَصَمَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو“ زید اور عمرو نے جھگڑا کیا۔ ”تَخَاصَمَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو“ کا بھی یہی معنی ہے۔

موافقت اِفْعال: **جیسے**: "اِحْتَجَزَ" وہ حجاز میں داخل ہوا، "اَحْجَزَ" کا بھی یہی معنی ہے۔

موافقت تَفَعُّل: **جیسے**: "اِرْتَدٰی" اُس نے چادر اُوڑھ لی۔ "تَرَدّٰی" کا بھی یہی معنی ہے۔

موافقت اِسْتِفْعَال: **جیسے**: "اِیْتَجَرَ" اُس نے اُجرت طلب کی، "اِسْتَاجَرَ" کا بھی یہی معنی ہے۔

⑦ **اِبتداء**: **جیسے**: "اِسْتَلَمَ" اُس نے بوسہ دیا۔ مجرد اِس کا "سَلِمَ" بمعنی سلامت رہا۔

خاصیات بابِ اِنْفِعَال

① **ابتداء**: **جیسے**: "اِنْطَلَقَ" وہ گیا۔ (مجرد طَلَقَ طلاق دینا۔)

② **مطاوعۃ فَعَلَ**: **جیسے**: "کَسَرْتُهٗ فَانْکَسَرَ" میں نے اُسے توڑ دیا، پس! وہ ٹوٹ گیا۔

③ **مطاوعۃ اَفْعَل**: **جیسے**: "اَغْلَقَ الْبَابَ فَانْغَلَقَ" اُس نے دروازہ بند کیا، پس! بند ہوگیا۔

④ **لزوم**: **جیسے**: "اِنْفَرَحَ" خوش ہوا مجرد "فَرِحَ" خوش ہوا۔ دونوں لازم ہیں۔

⑤ **علاج**: **جیسے**: "اِنْفَطَرَ" وہ پھٹ گیا جو کہ اُمورِ محسوسہ میں سے ہے۔

فائدہ: بابِ اِنْفِعَال ہمیشہ لازم ہوتا ہے متعدی نہیں ہوتا خواہ اِس کا مجرد لازمی ہو یا متعدی۔ اور ہمیشہ ایسے معانی کے لیے آتا ہے جن کا تعلق اَعضائے ظاہری سے ہو۔ یہ باب کبھی بھی "لزوم وعلاج" والی صفتوں سے خالی نہیں ہوگا۔

خاصیات بابِ اِسْتِفْعَال

① **وجدان**: **جیسے**: اِسْتَکْرَمْتُهٗ" میں نے اُس کو کرم سے متصف پایا یعنی سخی پایا۔

② **ابتداء**: **جیسے**: "اِسْتَعَانَ" زیرناف کے بال کاٹے۔

③ **اِتخاذ**: **جیسے**: "اِسْتَوْطَنَ الْقُرٰی" اُس نے دیہاتوں کو وطن بنایا۔ ماخذ "وَطَنٌ" ہے۔

④ **تحول**: **جیسے**: "اِسْتَحْجَرَ الطِّیْنُ" مٹی پتھر بن گئی۔ ماخذ "حَجَرٌ" ہے۔

⑤ **تکلف**: **جیسے**: "اِسْتَجْرَئَ" اُس نے جرأت دکھائی۔

⑥ **طلب**: **جیسے**: "اِسْتَطْعَمْتُهٗ" میں نے اُس سے کھانا طلب کیا۔ ماخذ "طَعَامٌ" ہے۔

⑦ **قصر**: **جیسے**: "اِسْتَرْجَعَ" اُس نے "اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ" کہا۔

⑧ **لیاقت**: **جیسے**: "اِسْتَرْقَعَ الثَّوْبُ" کپڑا قابل پیوند ہوا۔ "رُقْعَةٌ" بمعنی پیوند ماخذ ہے۔

⑨ **مطاوعت اَفْعَلُ**: **جیسے**: "اَقَمْتُهٗ فَاسْتَقَامَ" میں نے اُسے سیدھا کیا، پس! وہ سیدھا ہوگیا۔

⑩ **حسبان**: **جیسے**: "اِسْتَحْسَنْتُهٗ" میں نے اُس کو اچھا گمان کیا۔ ماخذ "حُسْنٌ" ہے بمعنی اچھا۔

⑪ **موافقت مجرد:** جیسے:"قَرّ و اِسْتَقَرّ" وہ ٹھہر گیا۔ مجرد مزید دونوں کا معنی ایک ہی ہے۔

موافقت أَفْعَلَ: جیسے:"إِسْتَجَاب" بمعنی"اَجَاب" (قبول کیا۔)

موافقت تَفَعُّل: جیسے:"اِسْتَكْبَرَ" بمعنی"تَكَبَّرَ" (اُس نے تکبر کیا۔)

موافقت اِفْتِعَال: جیسے:"اِسْتَعْصَمَ" بمعنی"اِعْتَصَمَ" (مضبوط پکڑا۔)

خاصیات باب اِفْعِلَال و باب اِفْعِيْلَال

① **لزوم ولون:** جیسے:"اِحْمَرَّ، اِحْمَارَّ" (سرخ ہوا) دونوں ہمیشہ لازم ہوتے ہیں۔

② **مبالغہ:** جیسے:"اِسْوَدَّ، اِدْهَامَّ" (بہت سیاہ ہوا)۔ ماخذ"سَوَادٌ، دُهْمَةٌ" ہے۔ باب اِفْعِيْلَال میں بنسبت باب اِفْعِلَال کے مبالغہ زیادہ ہے۔

③ **عیب:** جیسے:"اِحْوَلَّ، اِحْوَالَّ" بھینگا ہوا یعنی عیب دار ہوا۔

خاصیات باب اِفْعِيْعَال

① **مبالغہ:** جیسے:"إِحْدَوْدَبَ" بہت کُبڑا ہو گیا۔ یہ باب اکثر لازم ہوتا ہے، بہت قلیل متعدی بھی آتا ہے۔ جیسے:"اِحْلَوْلَيْتُهُ" میں نے اُس کو میٹھا خیال کیا۔

② **موافقت اِسْتَفْعَلَ:** جیسے:"اِحْلَوْلَى التَّمَرَ" بمعنی"إِسْتَحْلٰى" (اُس نے کھجور کو شیرین سمجھا۔)

③ **مطاوعت مجرد:** جیسے:"ثَنَيْتُ الثَّوْبَ فَاثْنَوْنٰى" (میں نے کپڑے کو لپیٹا پس وہ لپٹ گیا۔)

خاصیات باب اِفْعِوَّال

① **مبالغہ:** جیسے:"اِجْلَوَّزَ" وہ بہت تیز دوڑا۔

② **لزوم:** جیسے:"اِعْلَوَّطَ" وہ اونٹ کی گردن سے لٹک کر سوار ہوا۔ یہ باب اکثر لازم استعمال ہوتا ہے کبھی کبھی متعدی بھی آتا ہے۔

خاصیات باب فَعْلَلَة

① **قصر:** جیسے:"بَسْمَلَ" اُس نے بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھی۔

② **الباس ماخذ:** جیسے:"بَرْقَعْتُهَا" میں نے اُس کو برقع پہنایا۔ ماخذ"بُرْقَعٌ" ہے۔

③ **اتخاذ:** جیسے:"قَنْطَرَ" اُس نے پل بنایا۔ اِس کا ماخذ"قَنْطَرَةٌ" معنی پل ہے۔

④ **تعمل:** جیسے:"زَعْفَرْتُ الثَّوْبَ" میں نے زعفران سے کپڑا رنگا۔

خاصیات باب تَفَعْلُل

① **اقتضاب:** جیسے: "تَهَبْرَسَ" وہ ناز سے چلا۔ اِس کا مجرد بالکل موجود نہیں۔

② **مطاوعت فَعْلَلَ:** جیسے: "دَحْرَجْتُهُ فَتَدَحْرَجَ" میں نے اُس کو لڑھکایا، پس! وہ لڑھک گیا۔

③ **تحول:** جیسے: "تَزَنْدَقَ" وہ بے دین ہوا۔ ماخذ "زَنْدَقَةٌ" ہے۔

خاصیات باب اِفْعِنْلَال

① **لزوم:** جیسے: "اِثْعَنْجَرَ الْمَاءُ" پانی بہ گیا۔

② **مطاوعت فَعْلَلَ:** جیسے: "ثَعْجَرْتُهُ فَاثْعَنْجَرَ" میں نے اُس کا خون بہایا، پس! وہ بہ گیا۔

خاصیات باب اِفْعِلَّال

① **لزوم:** جیسے: "اِطْمَئْنَنْتُ" میں مطمئن ہوا۔

② **اقتضاب:** جیسے: "اِكْفَهَرَّ النَّجْمُ" شدت تاریکی میں ستارہ روشن ہوا۔

③ **مطاوعت فَعْلَلَ:** جیسے: "طَمْأَنْتُهُ فَاطْمَئَنَّ" میں نے اُس کو اِطمینان دلایا، پس! وہ مطمئن ہو گیا۔

امتحان الطلبه
فی
الصیغ المشکله

ناشر

دارالعلوم خضدار، بلاک ای (E)، ٹاؤن شپ خضدار بلوچستان

صیغہائے جوامد از ثلاثی مزید فیہ

موزون	وزن	ترجمہ	موزون	وزن	ترجمہ
اِصْبَعٌ	اِفْعَلٌ	اُنگلی	طَرْفَاءُ	فَعْلَاءُ	ایک درخت
أَفْكَلٌ	اَفْعَلٌ	کپکپی	جَدْوَلٌ	فَعْوَلٌ	نالہ
تُتْفَلٌ	تُفْعَلٌ	لومڑی	عُرْنُدٌ	فُعْنُلٌ	سخت پیٹھ
مِنْخَرٌ	مِفْعَلٌ	ناک	زُرْقُمٌ	فُعْلُمٌ	سانپ
نَرْجِسٌ	نَفْعِلٌ	ذخیل	تَرْقُوَةٌ	فَعْلُوَةٌ	ہنسلی کی ہڈی
زَيْنَبٌ	فَيْعَلٌ	ایک خوشبودار درخت	خُنَافِسٌ	فُنَاعِلٌ	شیر
شَأْمَلٌ	فَأْعَلٌ	بادِشمال	خَيْشُوْمٌ	فَيْعُوْلٌ	ناک کی جڑ
جِنْدَبٌ	فِنْعَلٌ	ٹڈی	قِنْعَاسٌ	فِنْعَالٌ	موٹا اُونٹ
غَدَوْدَنٌ	فَعَوْعَلٌ	نیند	قُصَيْرِي	فُعَيْلِى	بغیر دم کا سانپ
خُفَيْفَدٌ	فُعَيْفَلٌ	ایک پرندی	تَعْضُوْضٌ	تَفْعُوْلٌ	سیاہ زیادہ میٹھی کھجور
جِرْيَالٌ	فِعْيَالٌ	شراب	تِمْثَالٌ	تِفْعَالٌ	صورت
ذِهْيُوْطٌ	فِعْيُوْلٌ	ایک جگہ کا نام	حِنْطَأْوٌ	فِنْعَلْوٌ	پیٹو
فِرْنَاسٌ	فِعْنَالٌ	چوہدری	جَلَاوِيْخٌ	فَعَاوِيْلٌ	گہری وادی
عَقَنْقَلٌ	فَعَنْعَلٌ	ریت کا بڑا ٹبہ	كَرَايِيْسٌ	فَعَايِيْلٌ	چھت کے اوپر کا پائے خانہ
هَبَيَّخٌ	فَعَيَّلٌ	بے وقوف	رَهَبُوْتَى	فَعَلُوْتَى	خوف
فِرْسِنٌ	فِعْلِنٌ	اونٹ کے کھر کا کنارہ	أُسْطُوَانَةٌ	فَعْلُوَانَةٌ	کھمبا
اَبَابِيْلُ	فَعَاعِيْلُ	پرندوں کا ایک گروہ	خَنْدَقُوْقَى	فَنْعَلُوْلَى	ایک بوٹی کا نام ہے
مُكَوَّرَى	مُفَعَّلِى	کمینہ	بَرْدَرَايَا	فَعْلَعَايَا	ایک جگہ کا نام ہے

موزون	وزن	ترجمہ	موزون	وزن	ترجمہ
مُزِيْقِيَاءُ	فُعَيْلِيَاء	ایک بادشاہ کا نام ہے	مَرْجَانٌ	فَعْلَانٌ	ایک قسم کا قیمتی پتھر
فَوْضُوْضَى	فَعْلُوْلَى	شریک	اِهْجِيْرَاءُ	اِفْعِيْلَاءُ	عادت
إِنْسَانٌ	فِعْلَانٌ	حیوان ناطق	كُذُبْذُبَانٌ	فُعُلْعُلَانٌ	بڑا جھوٹا
سُلْطُوْعٌ	فُعْلُوْعٌ/فُعْلُوْلٌ	چکنا، پہاڑ	يَقْطِيْنٌ	يَفْعِيْلٌ	بیل والی نباتات
حَيُّوْتٌ	فَعُّوْلٌ	نرسانپ	يَرْمَعٌ	يَفْعَلٌ	پھرکی
عِفْرِيْتٌ	فِعْلِيْتٌ	سخت خبیث	غِسْلِيْنٌ	فِعْلِيْنٌ	پیپ
إِسْحِمَانٌ	اِفْعِلَانٌ	ایک پہاڑ کا نام ہے	تَرْكَضَاءُ	تَفْعَلَاءُ	تکبر سے چلنے کا طریقہ
تَرْنَمُوْتٌ	تَفْعَلُوْتٌ	خوش آوازی سے گانا	حَوْصَلَاءُ	فَوْعَلَاءُ	گھونسلہ
قُمَّحَانٌ	فُعَّلَانٌ	زعفران	مَرْمَرِيْسٌ	فَعْفَعِيْلٌ	سخت مکار
دِيْكُسَاءُ	فِيْعُلَاءُ	بکریوں کا ریوڑ	خَنْفَقِيْقٌ	فَنْعَلِيْلٌ	چالاک عورت
يَنَابِعَاءُ	يَفَاعِلَاءُ	ایک جگہ کا نام ہے	جَزْمَةٌ	فَعْلَةٌ	بوٹ
شَرِيْطَةٌ	فَعِيْلَةٌ	تسمہ	مِنْشَفٌ	مِفْعَلٌ	تولیہ
بُرْحَايَا	فُعْلَايَا	ایک جگہ کا نام ہے	سَافُوْرٌ	فَاعُوْلٌ	کلہاڑا
سَجَّادَةٌ	فَعَّالَةٌ	جائے نماز	قَعَّادَةٌ	فَعَّالَةٌ	چارپائی
سِرَاجٌ	فِعَالٌ	چراغ	مَدْهَنٌ	مَفْعَلٌ	تیل کا پیالہ
غَرْشَةٌ	فَعْلَةٌ	بوتل	صَالُوْنٌ	فَاعُوْلٌ	برآمدہ
صَدْرَةٌ	فَعْلَةٌ	صدری	سُتْرَةٌ	فُعْلَةٌ	کوٹ

صیغہائے جوامد از رباعی مزید فیہ

موزون	وزن	ترجمہ	موزون	وزن	ترجمہ
خُنْبُعْثَةٌ	فُنْعُلَةٌ	جڑ	دَوْدَمِسٌ	فَوْعَلِلٌ	خطرناک سانپ
شُمَّخْرٌ	فُعَّلْلٌ	متکبر مرد	عِلَّكْدٌ	فِعَّلْلٌ	موٹا
جُخَادِبٌ	فُعَالِلٌ	ایک قسم کی ٹڈی	حُبَارِجٌ	فُعَالِلٌ	نر سرخاب
سَمَيْدَعٌ	فَعَيْلَلٌ	فیاض سردار	فَدَوْكَسٌ	فَعَوْلَلٌ	شیر
قَرَنْفُلٌ	فَعَنْلُلٌ	لونگ	قِنْدِيلٌ	فِعْلِيلٌ	فانوس
غُرْنَيْقٌ	فُعْلَيْلٌ	ایک آبی پرندہ	بِرْنَسَاءُ	فَعْلَلَاءُ	ابن آدم
خَيْتَعُورٌ	فَيْعَلُولٌ	چمک	شَمَنْصِيرٌ	فَعَنْلِيلٌ	ایک پہاڑ کا نام ہے
مَنْجَنِيقٌ	فَنْعَلِيلٌ	جنگ میں پتھر پھینکنے کی توپ	كُنَابِيلٌ	فُعَالِيلٌ	ایک جگہ کا نام ہے
جُنَادِبَى	فُعَالِى	ایک قسم کی ٹڈی	عَبَوْثَرَانِ	فَعَوْلَلَانِ	ایک خوشبودار بوٹی
عُرَيْقُصَانٌ	فُعَيْلُلَانٌ	ایک قسم کی نباتات	جُخَادِبَاءُ	فُعَالِلَاءُ	ٹڈی
زُنْبُورٌ	فُعْلُولٌ	بھڑ	عَنْكَبُوتٌ	فَعْلَلُوتٌ	مکڑی
زَعْفَرَانٌ	فَعْلَلَانٌ	کیر	خَنْدَقُوقٌ	فَعْلَلُولٌ	ایک سبزی کا نام ہے
حَبَرْكَى	فَعَلْلَى	چچڑی	سِبَطْرَى	فِعَلْلَى	متکبرانہ چال
قَرَبُوسٌ	فَعَلُولٌ	زین کے آگے بلند حصہ	كَنَهْوَرٌ	فَعَلْوَلٌ	تہ بہ تہ بادل
قِرْطَاسٌ	فِعْلَالٌ	کاغذ	قِنْطَارٌ	فِعْلَالٌ	کثیر مال
هِنْدَلَى	فِعْلَلَى	ایک سبزی کا نام ہے	سُلَحْفِيَةٌ	فُعَلْلِيَةٌ	کچھوا
قَمَحْدُوَةٌ	فَعَلْلُوَةٌ	سر کے پچھلے حصے میں اٹھی ہوئی جگہ	هَنْدَوِيلٌ	فَعْلَوِيلٌ	موٹا
كَنَهْبُلٌ	فَنَعْلُلٌ	ایک درخت	جُرْثُومَةٌ	فُعْلُولَةٌ	چیونٹیوں کی بستی

ترجمہ	وزن	موزون	ترجمہ	وزن	موزون
شہد کی مکھیوں کا بادشاہ	فَعْلُوْلٌ	لَعْصُوْبٌ	سرسبز وادی	فِعْلَوْلٌ	فِرْدَوْسٌ
دبلے کیے ہوئے گھوڑے	فِعْلَالِيْلُ	سِلْقَادِيْدُ	میدان بعد از اختتام جنگ	فَعَوْلَلی	هَبَوْكَرى
زنجیریں	فَعَالِلُ	سَلَاسِلُ	کھیتی کی میں بالیں	فُعْلُلَاتٌ	سُنْبُلَاتٌ
ایڑی کے اوپر کا پٹھا	فُعْلُوْلٌ	عُرْقُوْبٌ	ایک قسم کا پرندہ	فُعْلُوْلٌ	زُرْزُوْرٌ

صیغہائے جوامد از خماسی مزید فیہ

ترجمہ	وزن	موزون	ترجمہ	وزن	موزون
گدی پر ابھری ہوئی ہڈی	فُعْلَالِلٌ	دُرْدَاقِسٌ	ناقہ بزرگ	فِعْلَلُوْلٌ	قِرْطَبُوْسٌ
طویل مضطراب	فَعَلُّوْلٌ	سَمَرْطُوْلٌ	ایک قسم کا کیڑا	فَعْلَلَانَةٌ	قَرَعْبَلَانَةٌ
باطل	فُعَلِّيْلٌ	خُزَعْبِيْلٌ	نرم	فَعْلَلِيْلٌ	سَلْسَبِيْلٌ
ایک قسم کی سبزی	فَعْلَنْلُوْلٌ	مَرْزَنْجُوْشٌ	بچہ شیر لاغر	فَعَلَّلی	قَبَعْثَرى
ریشم	فِعْلِيْلَلٌ	اِبْرِيْسَمٌ	پرانی شراب	فَعْلَلِيْلٌ	خَنْدَرِيْسٌ
ایک قسم کا باجہ	فِعْلَالِيْلٌ	مِغْنَاطِيْسٌ	گرگٹ	فَعْلَلُوْلٌ	غَضْرَفُوْطٌ
خصائص	فَعْلَلِيْلٌ	شَمْنَصِيْرٌ	بہت بڑھیا	فَعْلَلِيْلٌ	دَرْدَبِيْسٌ
بلبل	فِعْلَلِيْلٌ	عِنْدَلِيْبٌ	موٹا اونٹ	فُعْلَلِيْلٌ	قُذَعْمِيْلٌ
سخت دن	فَعْلَلِيْلٌ	قَمْطَرِيْرٌ	آدمی کا نام ہے	فَعَلْلُوْلٌ	عَمَرْطُوْسٌ

صیغہائے ثلاثی مجرد صحیح

صیغہ مع ابحاث و باب	الفاظ
صیغہ: جمع مذکر غائبین، فعل مضارع معلوم، از باب ضَرَبَ۔	كَمَا يَعْرِفُوْنَ
صیغہ: جمع مذکر مخاطبین، فعل مضارع معلوم، از باب نَصَرَ۔	وَلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ

الفاظ	صیغہ مع اَبحاث وباب
فَكَرِهْتُمُوْهُ	صیغہ: جمع مذکر مخاطبین، فعل ماضی معلوم، از بابِ سَمِعَ۔
إِيَّاكَ نَعْبُدُ	صیغہ: جمع متکلم مع الغیر مشترک، فعل مضارع معلوم، از بابِ نَصَرَ۔
يَاٰدَمُ اسْكُنْ	صیغہ: واحد مذکر مخاطب، فعل اَمر حاضر معلوم، از بابِ نَصَرَ۔
مُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْ	صیغہ: واحدہ مؤنثہ، فعل اَمر حاضر معلوم، از بابِ ضَرَبَ۔
سُجَّدًا	صیغہ: جمع مکسر، اسم فاعل، از بابِ نَصَرَ۔
لَئِنْ بَسَطْتَّ	صیغہ: واحد مذکر مخاطب، فعل ماضی معلوم، از بابِ نَصَرَ۔
وَادْخُلُوا الْبَابَ	صیغہ: جمع مذکر مخاطبین، فعل اَمر حاضر معلوم، از بابِ نَصَرَ۔
مِنْ قَرِيْبٍ	صیغہ: واحد مذکر، صفت مشبہ، تنوین کو حرفِ علّت سے بدلا۔
يَاأَرْضُ ابْلَعِيْ	صیغہ: واحدہ مؤنثہ مخاطبہ، فعل امر حاضر معلوم، از بابِ عَلِمَ۔
خَالِدِيْنَ	صیغہ: تثنیہ مذکر، اسم فاعل، حالتِ جری، از بابِ نَصَرَ۔
وَاهْجُرْهُمْ	صیغہ: واحد مذکر مخاطب، فعل امر حاضر معلوم، از بابِ نَصَرَ۔
وَلَا تَحْمِلْنَا	صیغہ: واحد مذکر مخاطب، فعل نہی حاضر معلوم، از بابِ ضَرَبَ۔
وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ	صیغہ: جمع مذکر مخاطبین، فعل نہی حاضر معلوم، از بابِ عَلِمَ۔
فَادْخُلِيْ	صیغہ: واحدہ مؤنثہ، فعل اَمر حاضر معلوم، از بابِ نَصَرَ۔
يَسْفِكُ الدِّمَاءَ	صیغہ: واحد مذکر غائب، فعل مضارع معلوم، از بابِ ضَرَبَ۔
بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ	صیغہ: جمع مذکر غائبین، فعل مضارع معلوم، از بابِ ضَرَبَ۔
أَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا	صیغہ: واحد مذکر، اسم مفعول، از بابِ مَنَعَ۔
قَبَائِلَ	صیغہ: جمع مکسر، صفت مشبہ۔
لَأَقْتُلَنَّكَ	صیغہ: واحد متکلم، فعل مضارع معلوم، از بابِ نَصَرَ، واز بابِ ضَرَبَ۔
وَالنّٰزِعَاتِ	صیغہ: جمع مؤنث سالم، اسم فاعل، اصل میں "نَازِعَتَاتٌ" تھا۔

الفاظ	صیغہ مع اَبحاث وباب
زُلْفٰی	صیغہ: واحدہ مؤنثہ، اسمِ تفضیل المؤنث، از بابِ نَصَرَ۔
وَاعْلَمْ (بغیر امر)	صیغہ: واحد متکلم، فعل مضارع معلوم، از بابِ عَلِمَ، حالتِ وقف۔
لَنَسْفَعًا	صیغہ: جمع متکلم، فعل مضارع معلوم مؤکد خفیفہ، اصل میں "لَنَسْفَعَنْ" تھا، "نون" خفیفہ بصورتِ "نون تنوین" لکھا گیا ہے، از بابِ مَنَعَ۔
لَاتَجْعَلْنَا	صیغہ: واحد مذکر، فعل نہی حاضر معلوم، از باب مَنَعَ۔
مِحْرَابٌ	صیغہ: واحد، اسم آلہ کبرٰی، از بابِ نَصَرَ۔
وَارْكَعُوْا	صیغہ: جمع مذکر حاضر، از باب عَلِمَ۔
مَعَ الرَّاكِعِيْنَ	صیغہ: جمع مذکر، اسم فاعل، حالتِ جری، از بابِ عَلِمَ۔
خَزَنَتُهَا	صیغہ: جمع مکسر، اسم فاعل، از بابِ ضَرَبَ۔
حَامِدَازَيْدٍ	صیغہ: تثنیہ مذکر، اسم فاعل، "نون" تثنیہ اضافت کی وجہ سے حذف ہوا، از بابِ عَلِمَ۔
أَنْ لَّاتَعْدِلُوْا	صیغہ: جمع مذکر مخاطبین، فعل نہی حاضر معلوم، از بابِ ضَرَبَ۔
عَصْفًا	صیغہ: اسم مصدر، از بابِ ضَرَبَ۔
بَعِيْدًا	صیغہ: واحد مذکر، صفتِ مشبہ، "نون" تنوین کو "الف" سے تبدیل کیا۔
سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ	صیغہ: واحد مذکر غائب، فعل ماضی معلوم، از بابِ عَلِمَ۔
فَرْهَبُوْنِ	صیغہ: جمع مذکر مخاطبین، اَمر حاضر معلوم، از بابِ عَلِمَ، اصل میں "اِرْهَبُوْنِيْ" تھا۔ "نون" وقایہ ہے "یاء" ضمیر واحد متکلم بوجہ وقف گر گئی ہے۔
سَرْعَانَ	اسم فعل بمعنی سَرُعَ۔

صیغہائے از ثلاثی مزید فیہ

الفاظ	صیغہ مع اَبحاث وباب
يَتَرَبَّصْنَ	صیغہ: جمع مؤنث غائبات، فعل مضارع معلوم، از بابِ تفعُّل۔
فَنْفَجَرَتْ	صیغہ: واحدہ مؤنثہ غائبہ، فعل ماضی معلوم، از بابِ اِنْفِعَال۔
لَا نْفِصَامَ لَهَا	صیغہ: مصدر، از بابِ اِنْفِعَال، لَامْ زائدہ ہے۔
مُسْلِمُوْا مِصْرٍ	صیغہ: جمع مذکر سالم، اسم فاعل، از بابِ اِفْعَال۔
مُدْهَامَّتَانِ	صیغہ: تثنیہ مؤنث، اسم فاعل، از بابِ اِفْعِلَال۔
وَلْيَتَلَطَّفْ	صیغہ: واحد مذکر غائب، فعل امر غائب معلوم، اصل "لِيَتَلَطَّفْ" تھا، از باب تَفَعُّل۔
أَفَلَمْ يَدَّبَّرُوْا	صیغہ: جمع مذکر غائبین، فعل جحد معلوم، اصل میں "يَتَدَبَّرُوْنَ" تھا، از بابِ تفعُّل۔
اِضْطَرُّ	صیغہ: واحد متکلم، فعل مضارع معلوم، اصل میں "اَضْتَرِبُ" تھا، از بابِ اِفْتِعَال۔
عَقَّدْتُّمْ	صیغہ: جمع مذکر غائبین، فعل ماضی معلوم، از بابِ تَفْعِيْل۔
اِطَّهَّرَ	صیغہ: واحد مذکر غائب، فعل ماضی معلوم، اصل میں "تَطَهَّرَ" تھا، از بابِ تَفَعُّل۔
اَلْمُزَّمِّلُ	صیغہ: واحد مذکر، اسم فاعل، اصل میں "مُتَزَمِّلٌ" تھا، از بابِ تَفَعُّل۔
فَاَصَّدَّقَ	صیغہ: واحد متکلم، مضارع معلوم، اصل میں "اَتَصَدَّقُ" تھا، منصوب بوجہ "اَنْ" مقدرہ ہے، از باب تَفَعُّل۔
اِثَّاقَلَ	صیغہ: واحد مذکر غائب، فعل ماضی معلوم، اصل میں "تَثَاقَلَ" تھا، از بابِ تَفَاعُل۔
اَسْتَغْفَرْتَ	صیغہ: واحد مذکر مخاطب، فعل ماضی معلوم، اصل میں "ءَاِسْتَغْفَرْتَ؟" تھا، "ہمزۂ اِستفہام" کی وجہ سے "ہمزۂ وصلی" حذف ہوا، از بابِ اِسْتِفْعَال۔
قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ	صیغہ: جمع مذکر مخاطبین، فعل مضارع معلوم، ہمزہ استفہام کا ہے، از بابِ اِسْتِفْعَال۔
أَوِ اعْتَمَرَ	صیغہ: واحد مذکر غائب، ماضی معلوم، از بابِ اِفْتِعَال۔
اِنْصَرِمُ	صیغہ: واحد متکلم، فعل مضارع معلوم، اصل میں "اَنْصَرِمُ" تھا، از بابِ اِنْفِعَال۔

الفاظ	صیغہ مع اَبحاث وباب
أَوْلَا مَسْتُمُ النِّسَاءَ	صیغہ: جمع مذکر مخاطبین، فعل ماضی معلوم، از بابِ مُفَاعَلَة۔
اَكْرَمَنْ	صیغہ: واحد مذکر غائب، فعل ماضی معلوم، نون وقایہ، از بابِ اِفْعَال۔
نَدَّرِكُ	صیغہ: جمع متکلم، فعل مضارع معلوم، اصل میں "نَدْتَرِكُ" تھا، از بابِ اِفْتِعَال۔
ضَارِبُوْا	صیغہ: جمع مذکر مخاطبین، فعل امر حاضر معلوم، از بابِ مُفَاعَلَة۔
مُزْدَجَرٌ	صیغہ: واحد مذکر، اسم مفعول، اصل میں "مُزْتَجَرٌ" تھا، از بابِ اِفْتِعَال۔
وَاخْشَوْشَبُوْا	صیغہ: جمع مذکر غائبین، ماضی معلوم، از بابِ اِفْعِيْعَال۔
يَسَّمَّعُوْنَ	صیغہ: جمع مذکر غائبین، فعل مضارع، اصل میں "يَتَسَمَّعُوْنَ" تھا، از بابِ تَفَعُّل۔
فَاشَّبِهَا	صیغہ: واحد مذکر، فعل امر حاضر معلوم بنونِ خفیفہ، اصل میں "اِشْتَبِهَنْ" تھا، از بابِ اِفْتِعَال۔
وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ	صیغہ: واحد مذکر غائب، فعل ماضی معلوم، از بابِ اِفْتِعَال۔
هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ	صیغہ: جمع مذکر سالم، اسم فاعل، از بابِ اِفْعَال۔
وَاسْتَغْفِرِىْ	صیغہ: واحدہ مؤنثہ، فعل امر حاضر معلوم، از بابِ اِسْتِفْعَال۔
وَلِيُمَحِّصَ	صیغہ: واحد مذکر غائب، فعل مضارع معلوم، از بابِ تَفْعِيْل۔
وَأَكْرَمَنِىْ	صیغہ: واحد مذکر غائب، فعل ماضی معلوم، از بابِ اِفْعَال۔
أَنْ تُفَنِّدُوْنَ	صیغہ: جمع مذکر مخاطبین، فعل مضارع معلوم، از بابِ تَفْعِيْل۔
لَوِاطَّلَعْتَ	صیغہ: واحد مذکر مخاطب، فعل ماضی معلوم، اصل میں "لَوِاطْتَلَعْتَ" تھا، از بابِ اِفْتِعَال۔
مُصَّدِّقِيْنَ	صیغہ: جمع مذکر سالم، اسم فاعل، اصل میں "مُتَصَدِّقُوْنَ" تھا، از بابِ تَفَعُّل۔
إِذَادَّارَكُوْا	صیغہ: جمع مذکر مخاطبین، فعل ماضی معلوم، اصل میں "تَدَارَكُوْا" تھا، از بابِ تَفَاعُل۔
وَأَقْرِضُوا اللّٰهَ	صیغہ: جمع مذکر مخاطبین، فعل امر حاضر معلوم، از بابِ اِفْعَال۔
قِسَّدْتَ	صیغہ: واحد مذکر مخاطب، فعل ماضی معلوم، اصل میں "اِقْتَسَدْتَ" تھا، از بابِ اِفْتِعَال۔
لَمْ إِسْمَعِلَّ	صیغہ: واحد متکلم، فعل جحد معلوم، اصل میں "لَمْ أَسْمَعْلِلْ" تھا، از بابِ اِفْعِلَّال۔

الفاظ	صیغہ مع اَبحاث وباب
فَصِلَامُوْ	صیغہ: مصدر، اصل میں "اِصْتِلَامٌ" تھا، از بابِ اِفْتِعَال۔
فَصَّبِرُوْا	صیغہ: جمع مذکر، امر حاضر معلوم، اصل میں "اِصْتَبِرُوْا" تھا، از بابِ اِفْتِعَال۔
فَتَّارَثَا	صیغہ: واحد مذکر، امر حاضر معلوم بنون خفیفہ، اصل میں "تَوَارَثَنْ" تھا، از بابِ تَفاعُل۔
إصَّرَفَا	صیغہ: واحد مذکر مخاطب، امر حاضر معلوم بنون خفیفہ، اصل میں "تَصَرَّفَنْ" تھا، از بابِ تَفعُّل۔
إضَّارُبُوْ	صیغہ: مصدر، اصل میں "تَضَارُبٌ" تھا، از بابِ تَفاعُل۔
يَضَّرَّعُوْنَ	صیغہ: جمع مذکر غائبین، فعل مضارع معلوم، اصل میں "يَتَضَرَّعُوْنَ" تھا، از بابِ تَفَعُّل۔

صیغہائے مثال

الفاظ	صیغہ مع اَبحاث وباب
لَمْ يَلِدْ	صیغہ: واحد مذکر غائب، فعل جحد معلوم، اصل میں "لَمْ يَوْلِدْ" تھا، از بابِ ضَرَبَ۔
لَمْ يَلَدْ	صیغہ: واحد مذکر غائب، فعل جحد معلوم، اصل میں "لَمْ يَوْلَدْ" تھا، از بابِ ضَرَبَ۔
نِمَا	صیغہ: واحد مذکر مخاطب، امر حاضر معلوم مؤکد بنون خفیفہ، اصل میں "اِوْنِمَن" تھا۔ از بابِ ضَرَبَ۔
تَتْرَا	صیغہ: مصدر، اصل میں "وَتْرًا" تھا "واؤ" کو خلافِ قیاس "تاء" سے تبدیل کیا۔ از بابِ ضَرَبَ۔
وَيَنْعِهِ	صیغہ: مصدر، مثال یائی، مضاف بسوی ضمیر حالت وقفی، از بابِ مَنَعَ۔
لِدُوْا	صیغہ: جمع مذکر مخاطبین فعل امر حاضر معلوم، اصل میں "اِوْلِدُوْا" تھا، از بابِ ضَرَبَ۔
سَعَةً	صیغہ: واحد اسم مصدر، اصل میں "وَسْع" تھا، خلافِ قانون شاذ طور پر "عِدَة" جاری ہوا۔ از بابِ فَتَحَ۔
وَذَرُوْا الْبَيْعَ	صیغہ: جمع مذکر مخاطبین فعل امر حاضر معلوم، اصل میں "اِوْذَرُوْا" تھا، از بابِ فَتَحَ۔
أَوْتَرَا	صیغہ: واحد مذکر غائب، فعل ماضی معلوم، الف اِشباع کی وجہ سے پیدا ہوا ہے، از بابِ اِفْعَال۔
وَلِوَالِدَيَّ	صیغہ: تثنیہ مذکر اسم فاعل، اصل میں "وَالِدَيْن" تھا، حالتِ جری ہے، نون اضافت کی وجہ سے حذف ہوا، از بابِ ضَرَبَ۔
فَعِظُوْهُنَّ	صیغہ: جمع مذکر مخاطبین فعل امر حاضر معلوم، اصل میں "اِوْعِظُوْا" تھا، از بابِ ضَرَبَ۔

الفاظ	صیغہ مع اَبحاث وباب
سَنَسِمُهٗ	صیغہ: جمع متکلم،فعل مضارع معلوم،اصل میں "نَوْسِمُ" تھا،از بابِ ضَرَبَ۔
لَاتَذَرْنِيْ	صیغہ: واحد مذکر مخاطب،فعل نہی حاضر معلوم۔از بابِ عَلِمَ۔
نَرِدُ	صیغہ: جمع متکلم،فعل مضارع معلوم،اصل میں "نَوْرِدُ" تھا،از بابِ ضَرَبَ۔
دَعَانِيْ (بغیر ناقص)	صیغہ: تثنیہ مذکر مخاطبین،فعل امر حاضر معلوم،اصل میں "اِوْدَعَا" تھا،نون وقایہ،یاء ضمیر مفعول ہے،از بابِ مَنَعَ۔
أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ	صیغہ: جمع مذکر مخاطبین،فعل مضارع معلوم،اصل میں "تَوْرِثُوْنَ" تھا،از بابِ حَسِبَ۔
مَتَتَّضِعُ	صیغہ: جمع متکلم،فعل مضارع معلوم،اصل میں "نَوْتَضِعُ" تھا،از بابِ اِفْتِعَال۔
وَأَوْصَوِّلُ	صیغہ: واحد متکلم،فعل مضارع معلوم،از بابِ اِفْعِوَّال۔
ذَرُوْنِيْ	صیغہ: جمع مذکر مخاطبین،فعل امر حاضر معلوم،اصل میں "اِوْذَرُوْا" تھا،از بابِ عَلِمَ۔
إِنِّيْ أَعِظُكَ	صیغہ: واحد متکلم،مضارع معلوم،اصل میں "اَوْعِظُ" تھا،از بابِ ضَرَبَ۔
عَلٰحِدَةٍ	"عَلٰی" حرف جار "حِدَةٍ" اسم مصدر ہے،اصل میں "وَحَدَ" تھا،از بابِ ضَرَبَ۔
إِنَّ أَوْهَنَ	صیغہ: واحد مذکر،اسم تفضیل المذکر،اصل میں "اَوْهَنُ" تھا،از بابِ ضَرَبَ۔
هَبْ لِيْ	صیغہ: واحد مذکر،فعل امر حاضر معلوم،اصل میں "اِوْهَبْ" تھا،از بابِ مَنَعَ۔
ءَالِدُ	صیغہ: واحد متکلم،فعل مضارع معلوم،اصل میں "اَوْلِدُ" تھا،از بابِ ضَرَبَ۔
أُقِّتَتْ	صیغہ: واحدہ مؤنثہ،فعل ماضی مجہول،اصل میں "وُقِّتَتْ" تھا،از بابِ تَفْعِيْل۔
نَتَّقِلُ	صیغہ: جمع متکلم،فعل مضارع معلوم،اصل میں "نَوْتَقِلُ" تھا،از بابِ اِفْتِعَال۔
عِدْعِدَ	یہ دو(۲) صیغے ہیں: ① پہلا صیغہ: واحد مذکر مخاطب،امر حاضر معلوم،اصل میں "اِوْعِدْ" تھا۔ ② دوسرا صیغہ: واحد مذکر غائب،فعل ماضی مجہول،اصل میں "وُعِدَ" تھا،از بابِ ضَرَبَ۔
تُرَاثٌ	صیغہ: مصدر از مثال واوی،"واؤ" کو خلافِ قانون "تاء" سے تبدیل کیا ہے،از بابِ حَسِبَ۔
اَلْحَادِيْ	اصل میں "اَلْوَاحِدُ" تھا،نقل مکانی کرکے "فاء" کلمہ کو "لام" کلمہ کے مقابلہ میں منتقل کیا،اِبتداء بالسکون کے اِلزام سے "عین" کلمہ یعنی "حاء" کو "الف" پر مقدم کیا،ماقبل مکسور ہونے کی وجہ سے "واؤ" کو "یاء" سے بدلا تو "اَلْحَادِيْ" ہوا۔

صیغہ مع اَبحاث وباب	الفاظ
صیغہ: واحدہ مؤنثہ غائبہ، فعل مضارع معلوم، از باب عَلِمَ۔	سَتِیْقَنُ
صیغہ: مصدر، اصل میں "وُقَیَۃٌ" تھا، "وَاؤ" کو "تَاء" سے بدلا اور "تَاء" جمیع گردانوں میں لازم ہو گیا یعنی "تَقٰی یَقِیْ" از باب ضَرَبَ۔	تُقَاۃٌ
صیغہ: واحد مذکر غائب، فعل ماضی معلوم، اصل میں "اِوْتَسَقَ" تھا، از باب اِفْتِعَال۔	إِذَا اتَّسَقَ
صیغہ: جمع مؤنث مخاطبات، فعل ماضی مجہول، اصل میں "اُوْتُمِنْتُنَّ" تھا، از باب اِفْتِعَال۔	وَاتُّمِنْتُنَّ
صیغہ: واحد مذکر، امر حاضر معلوم بنون خفیفہ، اصل میں "تَوَالَدَنْ" تھا، از باب تَفَاعُل۔	فَتَّالَدَا
صیغہ: واحد مذکر غائب، فعل ماضی مجہول، مثال یائی، از باب مُفَاعَلَۃ۔	يُوْسِرَ
صیغہ: جمع مذکر مخاطبین، فعل امر حاضر معلوم، اصل میں "اِوْقَعُوْا" تھا، از باب مَنَعَ۔	فَقَعُوْا
صیغہ: جمع مذکر مکسر، اسم تفضیل، اصل میں "اَوَایِلُ" تھا۔	أَوَائِلُ

صیغہائے اجوف

صیغہ مع اَبحاث وباب	الفاظ
صیغہ: جمع متکلم، فعل جحد معلوم، اصل میں "لَمْ نَکُوْنُ" تھا، "وَاؤ" کو حذف کیا پھر "نون" کو بھی برائے تخفیف حذف کیا، از باب نَصَرَ۔	لَمْ نَكُ

فَائِدَہ: "لَمْ نَكُ، اِنْ يَكُ، لَمْ اَكُ" اصل میں "لَمْ نَکُوْنُ، اِنْ یَکُوْنُ، لَمْ اَکُوْنُ" تھے۔ "نون" کو حذف کر کے "لَمْ نَكُ" پڑھتے ہیں۔ جو "نون" اَفعال ناقصہ کے آخر میں واقع ہو دخول جوازم کے وقت اُس کا حذف کرنا جائز ہے۔ امام سیبویہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ شرط لگائی ہے کہ: "نون" کے بعد حرف ساکن نہ ہو ورنہ حذف جائز نہ ہوگا۔ جیسے: "لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا"۔

صیغہ: جمع مؤنث مخاطبات، فعل ماضی معلوم، اصل میں "لَوَمْتُنَّ" تھا، از باب نَصَرَ۔	لُمْتُنَّنِی
صیغہ: واحد مذکر غائب، فعل امر غائب معلوم، اصل میں "لِیَصْوُمُ" تھا، از باب نَصَرَ۔	فَلْيَصُمْهُ
صیغہ: جمع مؤنث غائبات، فعل مضارع معلوم، اصل میں "یَنْصَوِرْنَ" تھا، از باب اِنْفِعَال۔	يَنْصَرْنَ
صیغہ: جمع مذکر غائبین، فعل ماضی معلوم، اصل میں "اِزْتَوَدُوْا" تھا، از باب اِفْتِعَال۔	ثُمَّ ازْدَادُوْا

الفاظ	صیغہ مع اَبحاث و باب
أَنْ يَطَّوَّفَ	صیغہ: واحد مذکر غائب، فعل مضارع معلوم، اصل میں "يَتَطَوَّفُ" تھا، از بابِ تَفَعُّل۔
لِنَّ	صیغہ: واحد مذکر مخاطب، فعل امر حاضر معلوم، اصل میں "اِلْيَنْ" تھا، از بابِ عَلِمَ۔
لَمْ تَسْطِعْ	صیغہ: واحد مذکر مخاطب، فعل جحد معلوم، اصل میں "لَمْ تَسْتَطِوْعْ" تھا، از بابِ اِسْتِفْعَال۔
إِزَّانَ	صیغہ: واحد مذکر، فعل ماضی معلوم، اصل میں "اِزْتَوَنَ" تھا، از بابِ اِفْتِعَال۔
مِتْنَا	صیغہ: جمع متکلم، فعل ماضی معلوم، اصل میں "مَوِتْنَا" تھا، از بابِ عَلِمَ۔
لَائِمٌ	صیغہ: واحد مذکر، اسم فاعل اصل میں "لَاوِمٌ" تھا، از بابِ نَصَرَ۔
أَفَضْتُمْ	صیغہ: جمع مذکر مخاطبین، فعل ماضی معلوم، اصل میں "اَفْيَضْتُمْ" تھا، از بابِ اِفْعَال۔
قُوْلَ	صیغہ: واحد مذکر غائب، فعل ماضی مجہول، اصل میں "قُوِلَ" تھا، از بابِ نَصَرَ۔
فِيْهَا	صیغہ: تثنیہ مذکر غائبین، فعل ماضی مجہول، اصل میں "فُوِهَا" تھا، از بابِ نَصَرَ۔
لَا يُجِيْرُ	صیغہ: واحد مذکر غائب، فعل نفی معلوم، اصل میں "لَا يُجْيِرُ" تھا، از بابِ اِفْعَال۔
فَصُرْهُنَّ	صیغہ: جمع مذکر مخاطبین، فعل اَمر حاضر معلوم، اجوف، از بابِ نَصَرَ۔
فَأَعِيْنُوْنِيْ	صیغہ: جمع مذکر مخاطبین، فعل اَمر حاضر معلوم، اصل میں "اَعْوِنُوْا" تھا، از بابِ اِفْعَال۔
اَغِثْنَا	صیغہ: واحد مذکر مخاطب، فعل اَمر حاضر معلوم، اصل میں "اَغْيِثْنَا" تھا، از بابِ اِفْعَال۔
وَاسْتَعِيْنُوْا	صیغہ: جمع مذکر مخاطبین، فعل اَمر حاضر معلوم، اصل میں "اِسْتَعْوِنُوْا" تھا، از بابِ اِسْتِفْعَال۔
لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ	صیغہ: جمع مذکر مخاطبین، فعل نفی معلوم مؤکد بلَنْ ناصبہ، اصل میں "لَنْ تَنْيَلُوْا" تھا، از بابِ مَنَعَ۔
أَطِيْعُوا اللّٰهَ	صیغہ: جمع مذکر مخاطبین، فعل اَمر حاضر معلوم، اصل میں "اَطْوِعُوْا" تھا، از بابِ اِفْعَال۔
نَسْتَعِيْنُ	صیغہ: جمع متکلم، فعل مضارع معلوم، اصل میں "نَسْتَعْوِنُ" تھا، از بابِ اِسْتِفْعَال۔
فَاسْتَعِذْ	صیغہ: واحد مذکر مخاطب، فعل اَمر حاضر معلوم، اصل میں "اِسْتَعْوِذْ" تھا، از بابِ اِسْتِفْعَال۔
مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ	صیغہ: واحد مذکر غائب، فعل مضارع معلوم، اصل میں "يُطْوِعُ" تھا، از بابِ اِفْعَال۔
فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ	صیغہ: جمع مذکر غائبین، فعل امر غائب معلوم، اصل میں "لِيَسْتَجْوِبُوْا" تھا، از بابِ اِسْتِفْعَال۔

الفاظ	صیغہ مع اَبحاث وباب
لَا تَمُوْتُنَّ	صیغہ: جمع مذکر مخاطبین، فعل نہی معلوم مؤکد بنون تاکید ثقیلہ، اصل میں "لَا تَمُوْتُنَّ" تھا، از بابِ نَصَرَ۔
لَمَدِيْنُوْنَ	صیغہ: جمع مذکر سالم، اسم مفعول، اصل میں "مَدْيُوْنُوْنَ" تھا، از بابِ نَصَرَ۔
لِيَكُوْنًا مِّنَ الصَّاغِرِيْنَ	صیغہ: واحد مذکر، فعل امر غائب معلوم بنون خفیفہ، اصل میں "لِيَكُوْنَنْ" تھا، از بابِ نَصَرَ۔
لَا مَ مِيْم نُوْن	صیغہ: واحد مذکر غائب، فعل ماضی مجہول قَالَ کی طرح، قِيْلَ کی طرح، قُوْلَ کی طرح۔
فَكِيْدُوْنِ	صیغہ: جمع مذکر، اَمر حاضر معلوم، اصل میں "اِكْيِدُوْا" تھا، از بابِ ضَرَبَ۔
مُلَاقُوْهُمْ	صیغہ: جمع مذکر، اسم فاعل، اصل میں "مُلَاقِيُوْنَ" تھا، از بابِ مُفَاعَلَة۔
أَعْلَوْنَ	صیغہ: جمع مذکر سالم، اسم تفضیل، اصل میں "اَعْلَوُوْنَ" تھا، از بابِ نَصَرَ۔
كَلِيًّا	صیغہ: مصدر، اصل میں "كَلِيْوًا" تھا، از بابِ ضَرَبَ، قانون "قُوَيْلٌ، قُوَيْلَةٌ"۔
يَكُوْنَ	صیغہ: جمع مؤنث، ماضی معلوم، از بابِ شَرُفَ۔
قِسِيٌّ	یہ "قَوْسٌ" کی جمع ہے، اصل میں "قُوُوْسٌ" تھا، "عینَ" کلمہ "لَام" کلمہ کی جگہ اور "لَام" کلمہ "عینَ" کلمہ کی جگہ مقلوب کیا گیا تو "قُسُوْوٌ" ہوا۔ "وَاو" زائد بدستور درمیان میں رہا، "عینَ" کلمہ (وَاو) پر "لَام" کلمہ والے اَحکام جاری ہوئے تو "دِعِيٌّ" کی طرح ہوا۔
وَامْتَازُوا الْيَوْمَ	صیغہ: جمع مذکر غائبین، فعل امر حاضر معلوم، اصل میں "اِمْتَيِزُوْا" تھا، از بابِ اِفْتِعَال۔

صیغہائے ناقص

الفاظ	صیغہ مع اَبحاث وباب
فَبِهَا	صیغہ: واحد مذکر غائب، فعل ماضی معلوم، اصل میں "بَهِيَ" تھا، از بابِ عَلِمَ، "فَاء" زائدہ ہے۔
رَاعِنَا	صیغہ: واحد مذکر مخاطب، فعل امر حاضر معلوم، اصل میں "رَاعِيْنَا" تھا، از بابِ مُفَاعَلَة۔
اَلطَّاغُوْتُ (مبالغہ)	"طُغْيَانٌ" سے مشتق ہے، "فَلْعُوْتٌ" کے وزن پر، اصل میں "طَغْيُوْتٌ" تھا، قلب مکانی کے بعد یا کو "الف" سے بدلا۔
قُوْلُوا (بغیرامر)	صیغہ: جمع مذکر غائبین، فعل ماضی مجہول، اصل میں "قُوْلِيُوْا" تھا، از بابِ مُفَاعَلَة۔

الفاظ	صیغہ مع اَبحاث وباب
قَالُوْا (بغیر ماضی)	صیغہ: جمع مذکر مخاطبین، فعل امر حاضر معلوم، اصل میں "قَالِیُوْا" تھا، از بابِ مُفَاعَلَة۔
مُتَنَتَفَنْتَفِی	یہ دو (۲) صیغے ہیں، دونوں واحد مذکر غائب، ماضی معلوم، اصل میں "مَتٰی اِنْتَفٰی اِنْتَفٰی" تھے۔ از بابِ اِفْتِعَال۔
اَرْجِهٖ وَاَخَاهُ	صیغہ: واحد مذکر مخاطب، فعل امر حاضر معلوم، اصل میں "اَرْجِیْ" تھا، ضمیر مفعول کی لاحق ہوئی تو "جِهٖ وَ" ہوا، جس سے "اِبِلٌ" کی صورت پیدا ہوئی، تو ضمیر مفعول کو ساکن کر کے "اَرْجِه" کر دیا، از بابِ اِفْعَال۔
اَلتَّنَادِ	صیغہ: مصدر کا ہے، اصل میں "تَنَادُیٌ" تھا، از بابِ تَفَاعُل۔
تُفَادُوْهُمْ	صیغہ: جمع مذکر مخاطبین، فعل مضارع معلوم، اصل میں "تُفَادِیُوْنَ" تھا، از بابِ مُفَاعَلَة۔
تَدَّعُوْنَ	صیغہ: جمع مذکر مخاطبین، فعل مضارع، اصل میں "تَدْتَعِیُوْنَ" تھا، از بابِ اِفْتِعَال۔
مِنَ الْقَالِیْنَ	صیغہ: جمع مذکر سالم، اسم فاعل، اصل میں "قَالِیُوْنَ" تھا، از بابِ ضَرَبَ۔
مَقْضِیًّا	صیغہ: واحد مذکر اسم مفعول، اصل میں "مَقْضُوْیٌ" تھا، از بابِ ضَرَبَ۔
حَفِیًّا	صیغہ: واحد مذکر، صفت مشبہ، اصل میں "حَفِیْوٌ" تھا۔
مُرْجَوْنَ	صیغہ: جمع مذکر سالم، اسم مفعول، اصل میں "مُرْجَیُوْنَ" تھا، از بابِ اِفْعَال۔
لَمْ يُقَالَ	صیغہ: واحد مذکر غائب، فعل جحد معلوم، اصل میں "يُقَالِیُ" تھا، از بابِ مُفَاعَلَة۔
مَنْ يَّعْشُ	صیغہ: واحد مذکر غائب، فعل مضارع معلوم، اصل میں "يَعْشُوُ" تھا، از بابِ نَصَرَ۔
مَحْلُوْلِیْنَ (بغیر اسم مفعول)	صیغہ: جمع مؤنث غائبات، فعل منفی ماضی مجہول، اصل میں "مَا اُحْلُوْلِیْنَ" تھا، از بابِ اِفْعِیْعَال۔
عَنَتِ الْوُجُوْهُ	صیغہ: واحدہ مؤنثہ غائبہ، فعل ماضی معلوم، اصل میں "عَنَوَتْ" تھا، از بابِ نَصَرَ۔
وَمَا اَنْسَنِیْهُ	صیغہ: واحد مذکر غائب، فعل ماضی معلوم، اصل میں "اَنْسَیَ" تھا، از بابِ اِفْعَال۔
لَا يَهِدِّیْ	صیغہ: واحد مذکر غائب، فعل نفی معلوم، اصل میں "لَا يَهْتَدِیْ" تھا، از بابِ اِفْتِعَال۔
اِهْدِنَا	صیغہ: واحد مذکر مخاطب، فعل امر حاضر معلوم، اصل میں "اِهْدِیْ" تھا، "نَا" زائد ہے، از بابِ ضَرَبَ۔

الفاظ	صیغہ مع اَبحاث وباب
تَعالَوْا	صیغہ: جمع مذکر مخاطبین، فعل امر حاضر معلوم، اصل میں "تَعالَوُوْا" تھا، از بابِ تَفاعُل۔
وَاكْسُوْهُمْ	صیغہ: جمع مذکر مخاطبین، فعل اَمر حاضر معلوم، اصل میں "اُكْسُوُوْا" تھا، از بابِ نَصَرَ۔
فَاقْضِ	صیغہ: واحد مذکر مخاطب، فعل اَمر حاضر معلوم، اصل میں "اِقْضِيْ" تھا، از بابِ نَصَرَ۔
خَبَتْ	صیغہ: واحدہ مؤنثہ، فعل ماضی معلوم، اصل میں "خَبَوَتْ" تھا، از بابِ نَصَرَ۔
اَلْجَوَارِ	صیغہ: جمع مکسر، اسم فاعل، اصل میں "جَوَارِيُ" تھا، از بابِ ضَرَبَ۔
وَاسْتَوَتْ	صیغہ: واحدہ مؤنثہ، فعل ماضی معلوم، اصل میں "اِسْتَوَيَتْ" تھا، از بابِ اِفْتِعَال۔
اَلْمُهْتَدِ	صیغہ: واحد مذکر، اسم فاعل، اصل میں "مُهْتَدِيٌ" تھا، از بابِ اِفْتِعَال۔
لَاتُزَكُّوْا	صیغہ: جمع مذکر مخاطبین، فعل نہی حاضر معلوم، اصل میں "تُزَكِّيُوْنَ" تھا، از بابِ تَفْعِيْل۔
يَدْعُ الدَّاعِ	یہ دو (۲) صیغے ہیں: ① پہلا صیغہ: واحد مذکر غائب، فعل مضارع معلوم۔ ② دوسرا صیغہ: واحد مذکر، اسم فاعل، از بابِ نَصَرَ۔
نُصْلِهٖ	صیغہ: جمع متکلم، فعل مضارع معلوم، اصل میں "نُصْلِيُ" تھا، از بابِ اِفْعَال۔
اَلْمَاعُوْنَ	اصل میں "مَعْوُوْنٌ" تھا، "واو" کو خلافِ قانون "عین" سے پہلے لائے تو "مَوْعُوْنٌ" ہوا، یہ اسم جامد ہے۔
قُوْرِيْنَ	صیغہ: جمع مؤنث غائبات، فعل ماضی مجہول، از بابِ مُفَاعَلَة۔
إِذَادَعَانِ	صیغہ: واحد مذکر غائب، فعل ماضی معلوم، اصل میں "دَعَوَ" تھا، "نون" وقایہ مکسور ہے بعد حذفِ "یاء" متکلم، از بابِ نَصَرَ۔
أُتْلُ	صیغہ: واحد مذکر مخاطب، فعل امر حاضر معلوم، اصل میں "اُتْلُوْ" تھا، از بابِ نَصَرَ۔
سَلُوْنَ	صیغہ: جمع مؤنث غائبات، فعل ماضی معلوم، از بابِ شَرُفَ۔
نِهٖ	صیغہ: جمع مکسر، صفت مشبہ، اصل میں "نُهْيٌ" تھا، از بابِ كَرُمَ۔
فَتَعَالَيْنَ	صیغہ: جمع مؤنث غائبات، فعل ماضی معلوم، اصل میں "تَعَالَوْنَ" تھا، از بابِ تَفَاعُل۔
مَأْتِيًّا	صیغہ: واحد مذکر، اسم مفعول، اصل میں "مَأْتُوْيٌ" تھا، از بابِ ضَرَبَ۔
جِثِيًّا	صیغہ: جمع مذکر مکسر، اسم فاعل اصل میں "جُثُوْوٌ" تھا، از بابِ ضَرَبَ۔

صیغہائے لفیف

الفاظ	صیغہ مع ابحاث وباب
یَتَّقِهِ	صیغہ: واحد مذکر غائب، فعل مضارع معلوم، اصل "یَوْتَقِیُ" تھا، "یاء" جزم کی وجہ سے حذف ہوا اور "قاف" کو "کَتِفَ" سے تشبیہ دی اور ساکن کیا، "ہٗ" ضمیر پر اصل کی وجہ سے کسرہ آیا۔
رَیَّیَیَّ	یہاں پانچ (۵) "یاء" ہیں: ① جو کہ "عین" کلمہ سے بدل کر آیا ہے۔ ② "یاء" جو کہ اصل "لام" کلمہ ہے۔ ③ "یاء" جو "الف" تانیث سے منقلب ہے۔ ④ "یاء" جو "الف" تثنیہ سے منقلب ہے۔ ⑤ "یاء" اِضافت۔ اصل میں "رُؤْیَیَانِ" تھا، از بابِ ضَرَبَ۔
لِیَلِیَنِّیْ	صیغہ: واحد مذکر غائب، فعل امر غائب معلوم بنون ثقیلہ، اصل میں "لِیَوْلِیَنَّ" تھا، از بابِ حَسِبَ۔
تَقْوٰی	اصل میں "وَقْیٰ" تھا "واؤ" کو "تاء" سے بدلا اور "یاء" کو "واؤ" سے بدلا، یہ اسم جنس ہے، از بابِ ضَرَبَ۔
إِنَلْزَیْدًا	صیغہ: جمع متکلم، فعل مضارع معلوم، اصل میں "اِنْ نَوْلِیُ" تھا، از بابِ حَسِبَ۔
اُوْفُوْقُوْا	صیغہ: جمع مذکر غائبین، فعل ماضی مجہول، اصل میں "اُوْ فُوْقِیُوْا" تھا، از بابِ اِفْعِیْعَال۔
قُوْا	صیغہ: جمع مذکر مخاطبین، فعل امر حاضر معلوم، اصل میں "اِوْقِیُوْا" تھا، از بابِ ضَرَبَ۔
تُوْرُوْنَ	صیغہ: جمع مذکر مخاطبین، فعل مضارع معلوم، اصل میں "تُوْرِیُوْنَ" تھا، از بابِ اِفْعَال۔
مُوْصٍ	صیغہ: واحد مذکر، اسم فاعل، اصل میں "مُوْصِیٌ" تھا، از بابِ اِفْعَال۔
لَاتَنِیَا	صیغہ: تثنیہ مخاطبین، فعل نہی حاضر معلوم، اصل میں "لَاتَوْنِیَا" تھا، از بابِ ضَرَبَ۔
یُوْعُوْنَ	صیغہ: جمع مذکر غائبین، فعل مضارع معلوم، اصل میں "یُوْعِیُوْنَ" تھا، از بابِ اِفْعَال۔
وَتَعِیَهَا	صیغہ: واحد مؤنثہ، فعل مضارع معلوم، اصل میں "تَوْعِیُ" تھا، نصب ماقبل کی وجہ سے ہے، از بابِ ضَرَبَ۔
لَیُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ	صیغہ: جمع مذکر غائبین، فعل مضارع معلوم، اصل میں "یُوَلِّیُوْنَ" تھا، از بابِ تَفْعِیْل۔
لِنَا	صیغہ: واحد مذکر غائب، فعل امر حاضر معلوم، اصل میں "اِوْلِیُ" تھا، از بابِ حَسِبَ۔
وَاسْتَحْیُنَّ	صیغہ: جمع مذکر، فعل امر حاضر معلوم بنون ثقیلہ، اصل میں "اِسْتَحْیِیُوْا" تھا، از بابِ اِسْتِفْعَال۔
فِیْ	صیغہ: واحد مؤنثہ مخاطبہ، فعل امر حاضر معلوم، اصل میں "اِوْفِیِیْ" تھا، از بابِ ضَرَبَ۔

الفاظ	صیغہ مع اَبحاث وباب
یُوسُفِ	صیغہ: واحد مذکر مخاطب، فعل اَمر حاضر معلوم، اصل میں "اِوۡفِیۡ" تھا، از باب ِضَرَب۔
تَوَلَّ	صیغہ: واحد مذکر مخاطب، فعل امر حاضر معلوم، اصل میں "تَوَلّیۡ" تھا، از باب ِتَفَعُّل۔
ءِ	صیغہ: واحد مذکر مخاطب، فعل اَمر حاضر معلوم، اصل میں "اِوۡءِیۡ" تھا، از باب ِضَرَب۔

صیغہائے مہموز

الفاظ	صیغہ مع اَبحاث وباب
سَلُوۡنِیۡ	صیغہ: جمع مذکر مخاطبین، فعل امر حاضر معلوم، اصل میں "اِسۡئَلُوۡا" تھا، از باب فَتَحَ۔
اَلَمۡ تَرَ	صیغہ: واحد مذکر مخاطب، جحد معلوم، اصل میں "لَمۡ تَرۡءَیۡ" تھا، از باب ِمَنَعَ۔
اَمَّا تَرَیِنَّ	صیغہ: واحدہ مؤنثہ مخاطبہ، فعل مضارع معلوم بنون ثقیلہ، اصل میں "تَرۡءَیِیۡنَ" تھا، از باب ِفَتَحَ، مضارع مثبت میں جب نون ثقیلہ لاحق ہو تو "لَام" تاکید یا "اِمَّا" شرطیہ ابتداء میں آتا ہے۔
اَنۡتُمۡ	صیغہ: جمع مذکر مخاطبین، فعل ماضی معلوم، اصل میں "ءَآنَسۡتُمۡ" تھا، از باب مُفَاعَلَۃ۔
شَدَقَّ	صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی معلوم، اصل میں "اِشۡئَدَقَّ" تھا، از باب ِاِفۡعِلَّال۔
یُقَرِیۡمَنۡ	یہ دو (۲) صیغے ہیں: ایک "یُقَرۡءِاِءۡمَنۡ" تھا۔ ① پہلا صیغہ: واحد مذکر غائب، مضارع معلوم، رباعی مجرد مہموز اللام ہے۔ ② دوسرا صیغہ: واحد مذکر مخاطب، فعل اَمر حاضر معلوم، اصل میں "اِءۡمَنۡ" تھا، از باب ِعَلِمَ۔
قَوَلَ (بغیر مجرد)	صیغہ: واحد مذکر غائب، فعل ماضی معلوم، اصل میں "اِقۡتَوۡءَلَ" تھا، از باب ِاِفۡعِیۡعَال۔
لَمَا کُلُ	صیغہ: واحد متکلم، فعل جحد معلوم، اصل میں "لَمۡ اَءۡکُلُ" تھا، از باب ِنَصَرَ۔
سَوَّلَ	صیغہ: واحد مذکر غائب، فعل ماضی معلوم، اصل میں "اِسۡئَوَّلَ" تھا، از باب ِاِفۡعِوَّال۔
لَنۡ لَنۡ	صیغہ: واحد متکلم مشترک، فعل نفی معلوم، اصل میں "لَنۡ اَلۡئَنَ" تھا، از باب ِعَلِمَ۔
بَرَ	صیغہ: واحد مذکر غائب، فعل ماضی معلوم، اصل میں "بَرِءَ" تھا، از باب ِعَلِمَ۔
لَمَسَ (بغیر ماضی)	صیغہ: واحد متکلم، فعل جحد معلوم، اصل میں "لَمۡ اَسۡئَیۡ" تھا، از باب ِمَنَعَ۔

الفاظ	صیغہ مع اَبحاث و باب
اِلْمَمْنَعْ	صیغہ: واحد متکلم، فعل جحد معلوم، اصل میں "اِنْ لَمْ اَمْنَعْ" تھا، از بابِ مَنَعَ۔
نُؤْنَ	صیغہ: جمع مؤنث غائبات، فعل ماضی معلوم، اصل میں "نَوَیْنَ" تھا، از بابِ نَصَرَ۔
أُتُوْا	صیغہ: جمع مذکر غائبین، فعل ماضی مجہول، اصل میں "اُتِیُوْا" تھا، از بابِ نَصَرَ۔
لَمَرَ (بغیر ماضی)	صیغہ: واحد متکلم، فعل جحد معلوم، اصل میں "لَم اَرَیٰ" تھا، از بابِ مَنَعَ۔
رِمْرَمْرِمْ	یہ دو (۲) صیغے ہیں: اصل میں "اُرَمْرِمُ" تھے۔① پہلا صیغہ: امر ہے۔② دوسرا صیغہ: واحد متکلم، فعل مضارع معلوم، رباعی مجرد "اُدَحْرِجُ" کی طرح حالتِ وقف میں۔
رِمْرِمْ	یہ دو (۲) صیغے ہیں: ① پہلا صیغہ: "رِمْ عِدْ" کی طرح اَمر ہے۔② دوسرا صیغہ: واحد متکلم، مضارع، اصل میں "اُرْءِمْ" حالتِ وقفی میں تھا، از بابِ اِفْعَال۔
لَنْرِیَ	صیغہ: واحد متکلم، نفی معلوم مؤکد بلَنْ ناصبہ، اصل میں "لَنْ أُرْءِیَ" تھا، از بابِ اِفْعَال۔
لَمْلَمْلِمْ	صیغہ: واحد متکلم، فعل جحد معلوم، اصل میں "لَمْ اُلَمْلِمْ" تھا، از بابِ فَعْلَلَة۔
رَجُلًا	صیغہ: واحد مذکر، امر حاضر معلوم، اصل میں "اِرْءَیْ" تھا، اِس میں اَصل صیغہ صرف "رَآء" ہے، از بابِ مَنَعَ۔
نَبِّئْ زَیْدًا	صیغہ: واحد مذکر مخاطب، فعل اَمر حاضر معلوم، اصل میں "نَبِّئْ" تھا، از بابِ تَفْعِیْل۔
اِنْیَسْ	صیغہ: واحد مذکر مخاطب، فعل امر حاضر معلوم، اصل میں "اَنْ اِءْسَیْ" تھا، از بابِ عَلِمَ۔
مُرُوْا	صیغہ: جمع مذکر مخاطبین، فعل امر حاضر معلوم، اصل میں "أُءْمُرُوْا" تھا۔ از بابِ نَصَرَ۔
لَمُلَّ	صیغہ: واحد متکلم، جحد مجہول، اصل میں "لَمْ اُلْتَنْ" تھا، از بابِ فَتَحَ، نُون قربِ مخرج سے "لَام" ہوکر اِدغام ہوا۔
اِلَّمْ	صیغہ: واحد متکلم، مضارع معلوم، اصل میں "اِنْ اَلْتَمْ" تھا، از بابِ عَلِمَ، نُون قربِ مخرج سے "لَام" ہوکر اِدغام ہوا۔
هِيَ	صیغہ: واحد مذکر غائب، فعل ماضی مجہول، اصل میں "هُيِئَ" تھا۔
هُوَا	صیغہ: واحد مذکر غائب، فعل ماضی مجہول، اصل میں "هُوِءَ" تھا۔

الفاظ	صیغہ مع اَبحاث وباب
یَلْقِ یَلْقِ	یہ دو(۲) صیغے ہیں، اصل میں "یَلْقِیْ اَلْقِیْ" تھے۔ ① پہلا صیغہ: واحد مذکر غائب، فعل مضارع معلوم، اصل میں "یَلْقِیْ" تھا۔ ② دوسرا صیغہ: اصل میں "اَلْقِیْ" تھا۔
عِدْلِی	یہ دو(۲) صیغے ہیں: ① پہلا صیغہ: واحد مذکر مخاطب، اَمر حاضر معلوم "عِدْ"۔ ② دوسرا صیغہ: واحد مذکر، ماضی مجہول، اصل میں "وُلِیَ" تھا، از بابِ ضَرَبَ۔
اِیبَ زَیْدٌ	صیغہ: واحد مذکر غائب، فعل ماضی معلوم، اصل میں "وَءِبَ" تھا، از بابِ عَلِمَ۔
مَنْوِرِیْنَّ	صیغہ: واحد مذکر مخاطب، فعل امر حاضر معلوم بنونِ ثقیلہ، اصل میں "مَنْ اَوْرِیَنَّ" تھا، از بابِ اِفْعَال۔
اُوْاُوْاُوْا	صیغہ: جمع مذکر غائبین، فعل ماضی مجہول، اصل "اُوْؤُوْءِ‌ءُوْا" تھا، از بابِ اِفْعِیْعَال۔
اَنْسَا	صیغہ: واحد مذکر غائب، فعل ماضی معلوم، اصل میں "اَنْ اَسْئَی" تھا، از بابِ اِفْعَال۔
لَمَا	صیغہ: واحد مذکر غائب، فعل جحد معلوم، اصل میں "لَمْ اَوْءِیْ" تھا، از بابِ ضَرَبَ۔
اَرِنَا	صیغہ: واحد مذکر مخاطب، فعل اَمر حاضر معلوم، اصل میں "اَرْءِیْ" تھا، از بابِ اِفْعَال۔
اَلْحَمَرُ	صیغہ: واحد مذکر اسم جامد، اصل میں "اَلْأَحْمَرُ" تھا۔
لَمْرِیْ	صیغہ: واحدہ مؤنثہ مخاطبہ، فعل امر حاضر معلوم، اصل میں "لَمْئِرِیْ" تھا، از بابِ فَعْلَلَة۔
فَازَرَہٗ	صیغہ: واحد مذکر غائب، فعل ماضی معلوم، اصل میں "اٰزَرَ" تھا، از بابِ اِفْعَال۔
خَطَایَا	"خَطِیْئَةٌ" کی جمع مکسر، صفت مشبہ، اصل میں "خَطَایِئُ" تھا بروزن "فَعَایِلُ"، پھر بقانون شَرَائِفُ "خَطَاءِءُ" ہوا، پھر بقانون اَئِمَّةٌ "خَطَائِیُ" ہوا، پھر بقانون رَخَایَا "خَطَایَیُ" ہوا، پھر بقانون قَالَ، بَاعَ "خَطَایَا" ہوا۔

صیغہائے مضاعف

الفاظ	صیغہ مع اَبحاث وباب
لَنْفَضُّوْا	صیغہ: جمع مذکر غائبین، فعل ماضی معلوم، اصل میں "اِنْفَضَضُوْا" تھا، "لَام" زائدہ ہے، از بابِ اِنْفِعَال۔
لَمَنْصَبّ	صیغہ: واحد متکلم، فعل جحد معلوم، اصل میں "لَمْ اَنْصَبّ" تھا، از بابِ اِنْفِعَال۔

الفاظ	صیغہ مع اَبحاث وباب
سَتَسَلْسُلْنَ	صیغہ: جمع مؤنث غائبات، فعل مضارع معلوم، اصل میں "تَتَسَلْسُلْنَ" تھا، از باب تَفَعْلُلْ۔
اَنَّمُنَّ	صیغہ: جمع متکلم فعل مضارع معلوم، اصل میں "اَنْ نَمْنُنُ" تھا، "اَنْ" ناصبہ ہے "نون" متکلم سے ادغام ہوا ہے، از بابِ نَصَرَ۔
اِنْ اَنَّ	صیغہ: جمع مؤنث غائبات، فعل ماضی معلوم، اصل میں "اِنْنَ اَنَنْ" تھا، از بابِ اِنْفِعَال۔
اِبْلَخَادِمُ	صیغہ: واحد مذکر مخاطب، فعل اَمر حاضر معلوم، اصل میں "اِبْلَخْ خَادِمُ" تھا، از بابِ عَلِمَ۔
دَسّٰهَا	صیغہ: واحد مذکر غائب، فعل ماضی معلوم، اصل میں "دَسَّسَ" تھا، دوسرے "سین" کو حرفِ علت سے تبدیل کیا تو "دَسّٰی" ہوا، پھر بقانون قَالَ "دَسّٰهَا" ہوا، از بابِ تَفْعِيْل۔
فَظَلْتُمْ	صیغہ: جمع مذکر مخاطبین فعل ماضی معلوم، اصل میں "ظَلِلْتُمْ" تھا، لام ثانی کو حذف کیا تو "ظَلْتُمْ" ہوا، از بابِ عَلِمَ۔
قَرْنَ	صیغہ: جمع مؤنث مخاطبات، فعل اَمر حاضر معلوم، اصل میں "اِقْرَرْنَ" تھا، پہلی "راء" کی حرکت نقل کر کے "قاف" کو دی اور "راء" کو حذف کیا، "ہمزہ" وصلی حذف ہوا، از بابِ عَلِمَ۔
اَتِمُّوْا	صیغہ: جمع مذکر مخاطبین فعل امر حاضر معلوم، اصل میں "اَتْمِمُوْا" تھا، از بابِ اِفْعَال۔
فَكُبْكِبُوْا	صیغہ: جمع مذکر غائبین فعل ماضی مجہول، از بابِ فَعْلَلَة۔
أُعِدَّتْ	صیغہ: واحدہ مؤنثہ، فعل ماضی مجہول، اصل میں "اُعْدِدَتْ" تھا، از بابِ اِفْعَال۔
هُزِّیْ	صیغہ: واحدہ مؤنثہ، فعل اَمر حاضر معلوم، از بابِ نَصَرَ۔
اَعَزُّ	صیغہ: واحد مذکر، اسم تفضیل، اصل میں "اَعْزَزُ" تھا، از بابِ ضَرَبَ۔
اَضَلَّنَا	صیغہ: تثنیہ مذکر غائبین فعل ماضی معلوم، اصل میں "اَضْلَلَا" تھا، از بابِ اِفْعَال۔
فَمَنِ اضْطُرَّ	صیغہ: واحد مذکر غائب، فعل ماضی مجہول، اصل میں "اُضْتُرِرَ" تھا، از بابِ اِفْتِعَال۔
اَلضَّآلِّيْنَ	صیغہ: جمع مذکر، اسم فاعل، اصل میں "ضَالِلِيْنَ" تھا، از بابِ ضَرَبَ۔
وَدُّوْا	صیغہ: جمع مذکر غائبین فعل ماضی معلوم، اصل میں "وَدِدُوْا" تھا، از بابِ عَلِمَ۔

الفاظ	صیغہ مع اَبحاث وباب
مُنْفَكِّيْنَ	صیغہ: جمع مذکر سالم، اسم فاعل، اصل میں "مُنْفَكِكِيْنَ" تھا، از بابِ اِنْفِعَال۔
مَنًّا	صیغہ: اسم مصدر، اصل میں "مَنْنًا" تھا، از بابِ نَصَرَ۔
يُصَبُّ	صیغہ: واحد مذکر غائب، فعل مضارع مجہول، اصل میں "يُصْبَبُ" تھا، از بابِ نَصَرَ۔
لَمْ يَتَسَنَّهْ	صیغہ: واحد مذکر غائب، فعل جحد معلوم، "لام" کلمہ میں اِختلاف ہے: ① وہ "ھا" ہے جس طرح اب ہے۔ ② "واؤ" ہو حالتِ جزم میں حذف ہوا، "ہ" وقف کو وصل کے حکم میں ٹھہرایا۔ ③ بعض نے اِس کو مضاعف کہا ہے کہ: اصل میں "لَمْ يَتَسَنَّنْ" تھا، نون ثالث کو "یاء" سے بدلا اور "یاء" کو "الف" سے بدل کر جزم میں اُس کو حذف کیا، از بابِ تَفَعُّل۔
عَضُّوْا	صیغہ: جمع مذکر غائبین، فعل ماضی معلوم، اصل میں "عَضِضُوْا" تھا، از بابِ عَلِمَ۔
يُوَسْوِسُ	صیغہ: واحد مذکر غائب، فعل مضارع معلوم، مضاعف رباعی، از بابِ فَعْلَلَة۔

صیغہائے مرکبات

الفاظ	صیغہ مع اَبحاث وباب
قِلْرَ	یہ تین (۳) صیغے ہیں امر حاضر کے "① قِ۔ ② لِ۔ ③ رَ۔" کی طرح۔
لَمُوْدَا	صیغہ: واحد متکلم مشترک، فعل جحد معلوم، مثال واوی، مہموز اللام، اصل میں "لَمْ أَوْدَءْ" تھا، از بابِ فَتَحَ۔
فَاتَّمُرَّنَّ	یہ دو (۲) صیغے ہیں: ① ایک صیغہ: "اِتَّ" اصل میں "اِتَّتُوْا" تھا، صیغہ واحد مذکر مخاطب، فعل اَمر حاضر معلوم، مضاعف ثلاثی وناقص واوی۔ ① دوسرا صیغہ: "مُرَّنَّ" مضاعف ثلاثی "مُدَّنَّ" کی طرح صیغہ واحد مذکر مخاطب، فعل امر حاضر معلوم، مؤکد بنون ثقیلہ۔
شِهَابَارَّ	یہ دو (۲) صیغے ہیں: ① ایک "شِهَا" اصل میں "شَهِيَ" تھا۔ ② دوسرا: "بَارَّ" یہ "حَابَّ" کی طرح، دونوں واحد مذکر غائب، فعل ماضی معلوم کے صیغے ہیں۔
قِيَا عَنِ الْفِ	یہ تین (۳) صیغے ہیں: ① ایک "قِيَا" صیغہ تثنیہ مذکر مخاطبین، فعل اَمر حاضر معلوم، وَقَى، يَقِيْ" سے۔ از بابِ ضَرَبَ۔ ② دوسرا "عَنِ" اصل میں "اِعْوَنْ" تھا۔ از بابِ مَنَعَ۔ ③ تیسرا "اِلْفِ" اصل میں "اِلْفِيْ" تھا، "اِجْثِ" کی طرح۔ از بابِ ضَرَبَ۔ آخری دونوں صیغے واحد مذکر مخاطب، فعل امر حاضر معلوم کے ہیں۔

صیغہ مع اَبحاث وباب	الفاظ
صیغہ: واحد مذکر مخاطب، فعل امر حاضر معلوم، مؤکد بنون تاکید خفیفہ، لفیف مفروق، اصل میں "اِوْشِیَنْ" تھا، نون خفیفہ کو بصورت تنوین لکھا گیا "لَنَسْفَعًا" کی طرح۔ از بابِ ضَرَبَ۔	شِیًا
صیغہ: واحدہ مؤنثہ مخاطبہ، فعل اَمر حاضر معلوم، مؤکد بنون تاکید خفیفہ، اصل میں "اِوْشِیِنْ" تھا، بعد از تعلیل "قِنْ" کی طرح ہوا، "نون" خفیفہ بصورت تنوین لکھا ہوا ہے۔ از باب ضَرَبَ۔	شٍ
صیغہ: جمع مذکر مخاطبین، فعل اَمر حاضر معلوم، یہ "قُنْ" کی طرح ہے، "نون" خفیفہ بصورت "نون" تنوین لکھا ہوا ہے۔ از بابِ نَصَرَ۔	شٌ
یہ دو (۲) صیغے ہیں: ① ایک "رَحِ" اصل میں "اِرْوَحِ" تھا، "خَفْ" کی طرح۔ ② دوسرا "اَصِصُ" واحد متکلم، فعل مضارع معلوم، اصل میں "اَوْصَصُ" تھا، "اَعِدُ" کی طرح ہو کر بعد از تعلیلات "رَحِصَّ" ہوا۔	رَحِصَّ
صیغہ: واحد متکلم، فعل مضارع معلوم مؤکد بلَنْ ناصبہ، اصل میں "لَنْ اَوْیَ" تھا، "لَنْ أَسْمَعَ" کی طرح۔	لَنَیًّا
صیغہ: واحد متکلم، فعل جحد معلوم، اصل میں "لَمْ اَمْأَیِ، لَمْ أَحْمَرْ" کی طرح۔	لِمِمَیَّ
صیغہ: واحد متکلم، فعل جحد معلوم، اصل میں "لَمْ أُوقِ" تھا، از بابِ اِفْعَال۔	لَمُوِّقِ
یہ دو (۲) صیغے ہیں: ① ایک "شَشْ" خَفْ کی طرح۔ ② دوسرا "شُ" اصل میں "اَشْؤُ" تھا، بصورت اجتماعی اِدغام ہو کر "شَشُّ" ہوا۔	شَشُّ
تین (۳) صیغے ہیں: ① ایک "اِکْنَكْ"۔ ② دوسرا "اَکْنِكْ"۔ ③ تیسرا "اَکْنِکَنْ"۔ پس! "فَاء" کے آنے کے بعد "ہمزہ" وصلی گر گیا، "ہمزہ" اوّل کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی گئی اور "نون" خفیفہ کو "الف" سے بدلا۔	فَکْنَکَکْنِکَکْنِکَا

بحر الجواہر
فی
کشف المصادر

ناشر

دار العلوم خضدار، بلاک ای (E)، ٹاؤن شپ خضدار بلوچستان

مصادر، بابِ اول از ثلاثی مجرد "فَعَلَ ، يَفْعِلُ"

مصدر	معنی	مصدر	معنی	مصدر	معنی
اَلتَّلْبُ	ملامت کرنا	اَلْعَضْبُ	قطع کرنا	اَلنَّحِيْبُ	رونے میں آواز بلند کرنا
اَلْجَدْبُ	کسی پر عیب لگانا	اَلْغَصْبُ	زبردستی لے لینا	اَلنُّحَابُ	ہرن کا آواز کرنا
اَلْجَذْبُ	کھینچنا	اَلْغَلْبُ	غالب ہونا	اَلنَّذْرُ	نذر ماننا
اَلْجَلْبُ	ہانک کر لے جانا	وَالْغَلْبُ	غالب ہونا	وَالنُّذُوْرُ	نذر ماننا
اَلْجُلُوْبُ	ہانک کر لے جانا	والْغَلَبَةُ	غالب ہونا	اَلنَّسَبُ	نسبت کرنا
اَلْحَصْبُ	کنکری سے مارنا	وَالْغُلْبَةُ	پانی کے بہاؤ کی آواز	وَالنِّسْبَةُ	نسبت کرنا
اَلْحَضْبُ	آگ میں لکڑی ڈالنا	وَالْغُلُبَّى	پانی کے بہاؤ کی آواز	اَلنَّعْبُ	کوے کا کائیں کائیں کرنا
اَلْخَرْبُ	ہلاک کرنا	اَلْقَسِيْبُ	پانی کا بہاؤ آواز کے ساتھ	اَلنَّعِيْبُ	کوے کا کائیں کائیں کرنا
اَلْخَشْبُ	خلط ملط کرنا	اَلْقَصْبُ	ٹکڑے کرنا	اَلنُّعْبَانُ	کوے کا کائیں کائیں کرنا
اَلْخَضْبُ	رنگنا	اَلْقَضْبُ	کاٹنا	اَلنِّعْبَانُ	کوے کا کائیں کائیں کرنا
اَلْخُضُوْبُ	درخت کا سرسبز ہونا	اَلْقَطْبُ	ترش روئی کرنا	اَلتَّنْعَابُ	کوے کا کائیں کائیں کرنا
اَلشَّذْبُ	چھال چھیلنا	وَالتُّطُوْبُ	ترش روئی کرنا	اَلنُّعَابُ	کوے کا کائیں کائیں کرنا
اَلْوُثُوْقُ	بھروسہ کرنا	اَلسِّقَايَةُ	پلانا	اَلضِّيْقُ	تنگ ہونا
اَلصَّرْبُ	پیشاب یا دودھ کو روکنا	اَلْقَلْبُ	پلٹ دینا، دل پر مارنا	اَلْهَفْتُ	خفت کی وجہ سے اڑنا
اَلصَّلْبُ	سولی دینا	اَلْكَذِبُ	جھوٹ بولنا	اَلْهَفَاتُ	خفت کی وجہ سے اڑنا
اَلضَّرْبُ	مارنا	اَلْكِذْبُ	جھوٹ بولنا	اَلنَّتْحُ	پسینہ نکلنا
وَالْمِضْرَابُ	مارنا	اَلْكَاذِبَةُ	جھوٹ بولنا	اَلْحُتُوْدُ	اقامت کرنا
وَالتَّضْرَابُ	مارنا	اَلْمَكْذُوْبُ	جھوٹ بولنا	اَلْحَرْدُ	ارادہ کرنا

مصدر	معنی	مصدر	معنی	مصدر	معنی
اَلضِّرَابُ	کشتی کرنا	اَلْكِذَّابُ	جھوٹ بولنا	اَلْحَقْدُ	کینہ رکھنا
اَلْعَصْبُ	لپیٹنا	اَلْكَسْبُ	حاصل کرنا	وَالْحِقْدُ	کینہ رکھنا
اَللَّسْبُ	سانپ کا ڈسنا	اَلْحَطْبُ	لکڑی چننا	اَلضَّرَبَاتُ	زخم تلاش کرنا
اَلْمَكْذُوبَةُ	جھوٹ بولنا	اَلنَّتُوحُ	پسینہ نکلنا	اَلْقَصْدُ	ارادہ کرنا

مصادر، باب دو از ثلاثی مجرد "فَعَلَ، يَفْعُلُ"

مصدر	معنی	مصدر	معنی	مصدر	معنی
اَلْحَرْزُ	حفاظت کرنا	اَلرُّقُوبُ	نگہبانی کرنا	اَلْقَحْبُ	کھانسنا
اَلْحَزْبُ	سخت ہونا	وَالرُّقُوبُ	نگہبانی کرنا	اَلْقُحَابُ	کھانسنا
اَلْحَسْبُ	شمار کرنا	وَالرَّقَابَةُ	نگہبانی کرنا	اَلْقَرْبُ	تلوار کو میان میں داخل کرنا
اَلْحُسْبَانُ	شمار کرنا	وَالرِّقْبَانُ	نگہبانی کرنا	اَلْكَتْبُ	لکھنا
اَلْحِسَابَةُ	شمار کرنا	وَالرِّقْبَةُ	نگہبانی کرنا	اَلْكِتَابُ	لکھنا
اَلْحِسَابُ	شمار کرنا	وَالرَّقَبَةُ	نگہبانی کرنا	اَلْكِتْبَةُ	لکھنا
اَلْحِسْبَةُ	شمار کرنا	اَلسُّكُوبُ	پانی بہنا	اَلْكِتَابَةُ	لکھنا
اَلْحُظُوبُ	موٹا ہونا	اَلسَّكْبُ	پانی بہنا	اَلْكَرْبُ	تنگ کرنا
اَلْحَلْبُ	دوہنا	وَالتَّسْكَابُ	پانی بہنا	اَلْكَلْبُ	گھوڑے کو مہمیز مارنا
وَالْحِلَابُ	دوہنا	اَلْعَقْبُ	ایڑی مارنا	اَللَّتْبُ	چپکنا
اَلْعَكُوبُ	اونٹوں کا بھیڑ کرنا	وَاللُّتُوبُ	ایڑی مارنا	اَلطَّوَافُ	گرد پھرنا

مصادر، باب سوم از ثلاثی مجرد "فَعِلَ، يَفْعَلُ"

مصدر	معنی	مصدر	معنی	مصدر	معنی
اَلتَّرَبُ	محتاج ہونا	اَلْجَنَابَةُ	ناپاک ہونا	اَلذَّرَبُ	تلوار تیز کرنا

مصدر	معنی	مصدر	معنی	مصدر	معنی
وَالْمَتْرَبُ	محتاج ہونا	اَلْحَدَبُ	مہربان ہونا	وَالذَّرَابَةُ	تلوار تیز کرنا
اَلتَّعْبُ	مشقت میں پڑنا	اَلْحَرَبُ	سخت غضبناک ہونا	وَالذُّرُوْبَةُ	تلوار تیز کرنا
اَلتَّغْبُ	ہلاک ہونا	اَلْحَصَبُ	کھسرا کی بیماری میں مبتلا ہونا	اَلذَّهَبُ	سونے کی کان میں بہت سا سونا پا کر حیران ہونا
اَلْجَرَبُ	خارش والا ہونا	اَلْخِصْبُ	سرسبز ہونا	اَلرَّجْبُ	تعظیم کرنا
اَلْجَشْبُ	موٹا ہونا	اَلْخَنَبُ	کمزور ہونا	اَلرَّغْبُ	خواری وذلت سے مانگنا
اَلْجَشْرُ	کھانسنا	اَلْخَنَثُ	ہجڑا ہونا	وَالرَّغْبَةُ	خواری وذلت سے مانگنا
اَلشَّبَعُ	سیر ہونا	اَلْجَزَعُ	بے صبری کرنا	اَلْفَزَعُ	گھبرانا
اَلنَّيْلُ	پانا	اَلْوَلَعُ	حریص ہونا	اَللَّزَقُ	چپکنا

مصادر، باب چہارم از ثلاثی مجرد "فَعَلَ، یَفْعُلُ"

مصدر	معنی	مصدر	معنی	مصدر	معنی
اَلتَّعْبُ	مشقت میں پڑنا	اَلسَّحْتُ	حرام مال کمانا	اَلْجَدْحُ	گھولنا
اَلتَّغْبُ	ہلاک ہونا	اَلصَّفْحُ	روگردانی کرنا	اَلْجَرْحُ	زخمی کرنا
اَلْجَفْسُ	بدہضمی ہونا	اَلنَّحْبُ	رونے میں آواز بلند کرنا	اَلْجَزْحُ	حصہ دینا
اَلْجَفَاسَةُ	بدہضمی ہونا	وَالنَّحِيْبُ	رونے میں آواز بلند کرنا	اَلْجَلْحُ	اوپر کے حصہ کو چر جانا
اَلذَّهَبُ	جانا	اَلنَّحِيْتُ	پیچش ہونا	اَلْجَمْحُ	سرکشی کرنا
وَالذُّهُوْبُ	جانا	اَلْبَحْثُ	کھودنا	وَالْجُمُوْحُ	سرکشی کرنا
اَلرَّعْبُ	خوف کرنا	اَلدَّغْثُ	گلا گھونٹ کر مار ڈالنا	اَلرَّدْحُ	ثابت قدم رہنا
وَالرُّعْبُ	خوف کرنا	اَلدَّغْشُ	تاریکی میں داخل ہونا	اَلرُّزُوْحُ	لاغری کی وجہ سے گر جانا

مصدر	معنی	مصدر	معنی	مصدر	معنی
اَلزَّغْبُ	برتن کو بھرنا	اَلرَّغْثُ	ماں کا دودھ پینا	وَالرَّزَاحُ	لاغری کی وجہ سے گرجانا
اَلزَّعْنُ	بے قرار ہونا	اَلرَّغْسُ	بہت دینا	اَلرَّزْخُ	نیزہ چبھونا
اَلسَّحْبُ	زمین پر گھسیٹنا	اَلرَّغْفُ	گندھے ہوئے آٹا کا	اَلرَّشْحُ	برتن کا ٹپکنا

مصادر، باب پنجم از ثلاثی مجرد "فَعِلَ، یَفْعِلُ"

مصدر	معنی	مصدر	معنی	مصدر	معنی
اَلْحِسْبَانُ	گمان کرنا	وَالْمِحْسِبَةُ	گمان کرنا	اَلْهَبْصُ	جلد باز ہونا
وَالْمَحْسِبَةُ	گمان کرنا	اَلنَّعُوْمَةُ	نرم ونازک ہونا	اَلنِّعْمَةُ	خوشحال ہونا

مصادر، باب ششم از ثلاثی مجرد "فَعُلَ، یَفْعُلُ"

مصدر	معنی	مصدر	معنی	مصدر	معنی
اَلْجُدُوْبَةُ	قحط ہونا	اَلشَّقَاحَةُ	قبیح ہونا	اَلشَّعَارَةُ	شاعر ہونا
اَلْجَنَابَةُ	ناپاک ہونا	اَلصَّبَاحَةُ	چہرے کا روشن ہونا	اَلطَّهَارَةُ	پاک ہونا
اَلْخَطَابَةُ	واعظ ہونا	اَلصَّرَاحَةُ	خالص ہونا	اَلْعُسْرُ	دشوار ہونا
اَلرُّطُوْبَةُ	تر ہونا	وَالصُّرُوْحَةُ	خالص ہونا	وَالْمَعْسُوْرُ	دشوار ہونا
اَلرَّحَابَةُ	جگہ کشادہ ہونا	اَلطَّلَاحَةُ	تھکنا	اَلْعُقْرُ	بانجھ ہونا
وَالْمَرْحَبَةُ	جگہ کشادہ ہونا	اَلْفَسَاحَةُ	وسیع ہونا	وَالْعَقَارَةُ	بانجھ ہونا

مصادر، باب اوّل از ثلاثی مزید فیہ "اِفْعَال"

مصدر	معنی	مصدر	معنی	مصدر	معنی
اَلْاِتْرَابُ	مالدار ہونا	اَلْاِحْسَابُ	پسند کرنا	اَلْاِخْنَابُ	ہلاک ہونا

معنی	مصدر	معنی	مصدر	معنی	مصدر
گناہ کرنا	اَلْاِذْنَابُ	لکڑی چننا	اَلْاِحْطَابُ	تھکان	اَلْاِتْعَابُ
سونے کی قلعی کرنا	اَلْاِذْهَابُ	پیچھے سوار کرنا	اَلْاِحْقَابُ	ہلاک کرنا	اَلْاِتْغَابُ
تعظیم کرنا	اَلْاِرْجَابُ	ویران کرنا	اَلْاِخْزَابُ	ملامت کرنا	اَلْاِتْرَابُ
تر کرنا	اَلْاِرْطَابُ	سرسبز ہونا	اَلْاِخْصَابُ	اُونٹوں میں خارش پھیلنا	اَلْاِجْرَابُ
رَغبت دلانا	اَلْاِرْغَابُ	نزدیک آنا	اَلْاِخْطَابُ	کبڑا ہونا	اَلْاِحْدَابُ
سواری دینا	اَلْاِرْكَابُ	کیچڑ والا ہونا	اَلْاِخْلَابُ	بارش نہ ہونے سے خشک ہونا	اَلْاِجْدَابُ

مصادر، باب دوم از ثلاثی مزید فیہ "تَفْعِيْل"

"تَصْرِیْف" اصل میں "تَصْرِرْفًا" (دورا) تھا، کیونکہ "مصدر" میں "فعل" والے "حروف" کا ہونا واجب ہے۔ پس! دوسری "رَاء" کو "یَاء" سے تبدیل کیا، اِن دو (۲) "رَاء" میں سے ایک "رَاء" بالاتفاق زائد ہے۔

❁ ابن مالک رحمۃ اللہ علیہ اور ابن عصفور رحمۃ اللہ علیہ کا مختار مذہب یہ ہے کہ: پہلی "رَاء" زائد ہے کیونکہ ماضی میں ساکن ہے اور ساکن حرف پر حکم زیادتی کا بہتر ہے متحرک حرف سے۔

❁ ابن حاجب رحمۃ اللہ علیہ اور یونس رحمۃ اللہ علیہ کا مختار مذہب یہ ہے کہ: دوسری "رَاء" زائد ہے کیونکہ زیادتی کی اِحتیاج دوسری "رَاء" کے تلفظ کے وقت پڑی۔

❁ امام سیبویہ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں اِن دونوں "رَاء" میں سے ہر ایک میں زیادتی کا اِحتمال ہے۔

(تدریج الادانی شرح الزنجانی بحوالہ انجاد الصرف)

معنی	مصدر	معنی	مصدر	معنی	مصدر
لقب دینا	اَلتَّلْقِيْبُ	گروہ گروہ بھیجنا	اَلتَّسْرِيْبُ	خاک ڈالنا	اَلتَّتْرِيْبُ
نذر ماننا	اَلتَّنْحِيْبُ	ناتمام بچہ گرانا	اَلتَّسْلِيْبُ	مرتبہ کے لحاظ سے رکھنا	اَلتَّرْتِيْبُ
رکھنا	اَلتَّنْصِيْبُ	پانی پلانا	اَلتَّشْرِيْبُ	روشن کرنا	اَلتَّشْقِيْبُ
خوب اچھی طرح کھود کرید کرنا	اَلتَّنْقِيْبُ	بہت مارنا	اَلتَّضْرِيْبُ	آزمانا	اَلتَّجْرِيْبُ
الگ ہونا	اَلتَّنْكِيْبُ	گانا	اَلتَّطْرِيْبُ	آزمانا	اَلتَّجْرِبَةُ

مصدر	معنی	مصدر	معنی	مصدر	معنی
اَلتَّجْلِیْبُ	چیخنا چلانا	اَلتَّطْنِیْبُ	خیمہ لگانا	اَلتَّهْذِیْبُ	جلدی کرنا
اَلتَّجْنِیْبُ	دُور ہونا	اَلتَّعْجِیْبُ	تعجب میں ڈالنا	اَلتَّهْرِیْبُ	بھاگنا
اَلتَّقْرِیْرُ	ثابت کرنا	اَلتَّکْرِیْرُ	دُہرانا	اَلتَّکْبِیْرُ	بزرگی بیان کرنا
اَلتَّمْزِیْقُ	کوٹنا	اَلتَّسْهِیْلُ	آسان کرنا	اَلتَّبْشِیْرُ	خوشخبری دینا
اَلتَّبْلِیْغُ	پہنچانا	اَلتَّسْبِیْحُ	پاکی بیان کرنا	اَلتَّحْمِیْدُ	حمد بیان کرنا

مصادر، باب سوم از ثلاثی مزید فیہ ''مُفَاعَلَة''

مصدر	معنی	مصدر	معنی	مصدر	معنی
اَلْمُجَاذَبَةُ	کسی سے کشمکش کرنا	وَالضِّرَابُ	تلوار مارنا	وَالْعِلَاجُ	نفع دینا
وَالْجِذَابُ	کسی سے کشمکش کرنا	اَلْمُعَاقَبَةُ	پیچھے آنا	اَلْمُرَالَجَةُ	نفع دینا
اَلْمُجَانَبَةُ	پہلو میں چلنا	وَالْعِقَابُ	پیچھے آنا	اَلْمُرَاجَحَةُ	جھکنے میں غالب ہونے کے لیے مقابلہ کرنا
اَلْمُحَاسَبَةُ	حسابات کی جانچ کرنا	اَلْمُغَاضَبَةُ	غصہ پر برانگیختہ کرنا	اَلْمُسَافَحَةُ	بدکاری کرنا
اَلْمُخَاطَبَةُ	باہم گفتگو کرنا	اَلْمُغَالَبَةُ	ایک دوسرے پر غلبہ کی کوشش کرنا	اَلْمُصَالَحَةُ	صلح کرنا
اَلْمُلَاعَبَةُ	باہم کھیلنا	وَالْغِلَابُ	ایک دوسرے پر غلبہ کی کوشش کرنا	وَالصِّلَاحُ	صلح کرنا
اَلْمُرَاقَبَةُ	نگہبانی کرنا	اَلْمُکَاتَبَةُ	خط وکتابت کرنا	اَلْمُقَارَحَةُ	روبرو ہونا
اَلْمُشَارَبَةُ	ساتھ پینا	اَلْمُنَاسَبَةُ	مشابہ ہونا	اَلْمُکَاشَحَةُ	دشمنی رکھنا
اَلْمُشَاغَبَةُ	جھگڑا کرنا	اَلْمُنَاقَبَةُ	مناقب پر فخر کرنا	اَلْمُنَاصَحَةُ	ایک دوسرے کو نصیحت کرنا
اَلْمُحَادَبَةُ	لڑائی لڑنا	اَلْمُحَادَثَةُ	گفتگو کرنا	اَلْمُجَالَسَةُ	پاس بیٹھنا

مصادر، باب چہارم از ثلاثی مزید فیہ "تَفَعُّل"

مصدر	معنی	مصدر	معنی	مصدر	معنی
اَلتَّنَقُّبُ	سوراخ کرنا	اَلتَّغَضُّبُ	غضبناک ہونا	اَلتَّقَمُّتُ	ناپسند ہونا
اَلتَّسَرُّبُ	پانی سے بھر جانا	اَلتَّغَلُّبُ	غلبہ کرنا	اَلتَّحَدُّثُ	گفتگو کرنا
اَلتَّسَلُّبُ	ماتمی کپڑے پہننا	اَلتَّقَلُّبُ	پلٹنا	اَلتَّحَنُّثُ	گناہوں سے نفرت کرنا
اَلتَّشَرَّبُ	جذب کرنا	اَلتَّكَذُّبُ	بتکلف جھوٹ بولنا	اَلتَّرَعُّثُ	عورت کا بالی پہننا
اَلتَّشَعُّبُ	متفرق ہونا	اَلتَّزَلُّجُ	پھسلنا	اَلتَّشَبُّثُ	چمٹنا
اَلتَّطَرُّبُ	خوشی پر برانگیختہ کرنا	اَلتَّلَقُّبُ	لقب پانا	اَلتَّبَرُّجُ	اجنبیوں کے سامنے آراستہ ہوکر نکلنا
اَلتَّعَتُّبُ	ایک دوسرے پر اظہار ناراضگی کرنا	اَلتَّلَهُّبُ	آگ بھڑکنا	اَلتَّرَبُّثُ	دیر کرنا
اَلتَّعَجُّبُ	تعجب کرنا	اَلتَّنَسُّبُ	ہم نسب ہونے کا دعویٰ کرنا	اَلتَّطَهُّرُ	پاک ہونا

مصادر، باب پنجم از ثلاثی مزید فیہ "تَفَاعُل"

مصدر	معنی	مصدر	معنی	مصدر	معنی
اَلتَّجَانُبُ	دور ہونا	اَلتَّخَارُجُ	آپس میں تقسیم کرنا	اَلتَّسَانُدُ	اِعتماد کرنا
اَلتَّحَاصُبُ	ایک دوسرے پر کنکری پھینکنا	اَلتَّعَارُجُ	بتکلف لنگڑا بننا	اَلتَّعَاقُدُ	ایک دوسرے کے ساتھ معاہدہ کرنا
اَلتَّحَارُبُ	جنگ کی آگ بھڑکنا	اَلتَّمَازُجُ	باہم ایک دوسرے کو ملانا	اَلتَّعَاهُدُ	حلیف بننا
اَلتَّرَاكُبُ	تہ بتہ کرنا	اَلتَّسَامُحُ	نرمی برتنا	اَلتَّفَاقُدُ	بعض کا بعض کو کھونا
اَلتَّضَارُبُ	ایک دوسرے کو مارنا	اَلتَّسَافُحُ	بدکاری کرنا	اَلتَّمَاجُدُ	باہم فخر کرنا

مصدر	معنی	مصدر	معنی	مصدر	معنی
اَلتَّعارُف	باہم شناسائی کرنا	اَلتَّناسُلُ	نسل چلنا	اَلتَّکاثُر	زیادتی پر فخر کرنا
اَلتَّشَاجُبُ	خلط ملط ہونا	اَلتَّفَاصُحُ	بتکلف فصیح ہونا	اَلتَّنَاشُدُ	ایک دوسرے کے سامنے شعر پڑھنا
اَلتَّعَاتُبُ	ایک دوسرے پر ناراضگی کا اِظہار کرنا	اَلتَّمادُحُ	ایک دوسرے کی تعریف کرنا	اَلتَّبَادُرُ	جلدی کرنا
اَلتَّعَاقُبُ	ایک دوسرے کے پیچھے ہونا	اَلتَّنَاسُخُ	ایک دوسرے کو محو کرنا	اَلتَّباشُرُ	ایک دوسرے کو خوشخبری دینا
اَلتَّقَارُبُ	ایک دوسرے کے قریب ہونا	اَلتَّباعُدُ	ایک دوسرے سے دور ہونا	اَلتَّجَاسُرُ	فخر کرنا
اَلتَّکَاذُبُ	ایک دوسرے کو جھوٹا کہنا	اَلتَّجَاهُدُ	کوشش کرنا	اَلتَّحاقُرُ	اپنے آپ کو ذلیل کرنا
اَلتَّنَاسُبُ	باہم مشابہ ہونا	اَلتَّحَاسُدُ	ایک دوسرے کے زوال نعمت کی تمنا کرنا	اَلتَّخَازُرُ	نگاہ تیز کرنے کے لیے پلکوں کو سمیٹنا
اَلتَّخَافُتُ	پوشیدہ رکھنا	اَلتَّرَافُدُ	باہم مدد کرنا	اَلتَّخَاصُرُ	اپنی کمر پر ہاتھ رکھنا
اَلتَّهَافُتُ	لگاتار گرنا	اَلتَّنَاجُحُ	پے بہ پے درست ہونا	اَلتَّدَابُرُ	باہم دشمنی کرنا
اَلتَّحَادُثُ	باہم گفتگو کرنا	اَلتَّنَاصُحُ	ایک دوسرے کو نصیحت کرنا	اَلتَّحَادُرُ	اترنا
اَلتَّوَارِیْ	پوشیدہ ہونا	اَلتَّدَاوِیْ	دوا کرنا	اَلتَّمارِیْ	شک کرنا
اَلتَّوَالِیْ	پے در پے ہونا	اَلتَّعَالِیْ	بلند و برتر ہونا	اَلتَّنَاهِیْ	ایک دوسرے کو روکنا

مصادر، باب ششم از ثلاثی مزید فیہ "اِفْتِعَال"

مصدر	معنی	مصدر	معنی	مصدر	معنی
اَلْاِجْتِھَادُ	کوشش کرنا	اَلْاِدِّرَاسُ	پڑھنا	اَلْاِسْتِبَارُ	تجربہ کرنا
اَلْاِجْتِبَاذُ	کھینچنا	اَلْاِدِّرَاکُ	ملنا	اَلْاِسْتِحَارُ	صبح کے وقت نکلنا
اَلْاِجْتِھَارُ	تعداد میں بہت سمجھنا	اَلْاِدِّخَالُ	داخل ہونا	اَلْاِسْتِتَارُ	چھپنا
اَلْاِجْتِبَارُ	فقر کے بعد مستغنی ہونا	اَلْاِدِّغَامُ	ایک چیز کو دوسرے چیز میں داخل کرنا	اَلْاِسْتِعَادُ	بھڑکنا
اَلْاِثِّمَادُ	تھوڑے پانی کی طرف جانا	اَلْاِذِّخَارُ	وقت ضرورت کے لیے چھپا رکھنا	اَلْاِسْتِلَامُ	چھونا
اَلْاِجْتِرَافُ	کل یا اکثر حصہ کو لے جانا	اَلْاِذِّکَارُ	یاد کرنا	اَلْاِشْتِھَارُ	مشہور ہونا
اَلْاِجْتِذَالُ	خوش ہونا	اَلْاِزِّھَارُ	روشن ہونا	اَلْاِشْتِمَالُ	جلدی کرنا
اَلْاِجْتِرَامُ	گناہ کرنا	اَلْاِزِّعَابُ	کاٹ لینا	اَلْاِشْتِغَالُ	مشغول ہونا
اَلْاِجْتِدَاثُ	قبر بنانا	اَلْاِزِّجَارُ	منع کرنا	اَلْاِصْطِحَاثُ	حفاظت کرنا
اَلْاِجْتِرَاحُ	کمانا	اَلْاِزْدِلَافُ	قریب ہونا	اَلْاِصْطِرَابُ	دودھ کو جمع کرنا
اَلْاِدِّلَاجُ	پوری رات چلنا	اَلْاِزْدِرَاعُ	بونا	اَلْاِصْطِلَابُ	ہڈیوں سے گودا نکالنا
اَلْاِدِّمَاجُ	مضبوط گڑ جانا	اَلْاِطِّلَاعُ	جاننا	اَلْاِصْطِلَاحُ	رضامند ہونا
اَلْاِضْطِرَابُ	متحرک ہونا	اَلْاِطِّعَامُ	مزیدار ہونا	اَلْاِعْتِصَامُ	ہاتھ سے پکڑنا
اَلْاِضْطِمَارُ	مل جانا	اَلْاِظِّفَارُ	کامیاب ہونا	اَلْاِنْتِسَابُ	نسب ظاہر کرنا
اَلْاِضْطِبَاعُ	بازو ظاہر کرنا	اَلْاِظِّلَامُ	ظلم برداشت کرنا	اَلْاِبْتِدَاعُ	ایجاد کرنا
اَلْاِضْطِبَانُ	بغل اور پہلو کے درمیان اُٹھنا	اَلْاِجْتِذَابُ	کھینچنا	اَلْاِنْتِظَارُ	انتظار کرنا

مصدر	معنی	مصدر	معنی	مصدر	معنی
اَلْاِسْتِمَاعُ	سننا	اَلْاِكْتِسَابُ	کمانا	اَلْاِنْتِشَارُ	پھیلنا
اَلْاِطِّلَابُ	تکلف کے ساتھ ڈھونڈنا	اَلْاِعْتِذَالُ	اپنے آپ کو ملامت کرنا	اَلْاِعْتِذَارُ	عذر بیان کرنا
اَلْاِطِّفَاحُ	جھاگ نکالنا	اَلْاِحْتِطَابُ	لکڑی چننا	اَلْاِحْتِرَازُ	بچنا
اَلْاِطِّبَاخُ	اپنے لیے پکانا	اَلْاِخْتِطَابُ	منگنی کرنا	اَلْاِقْتِصَارُ	درمیانہ روی کرنا

مصادر، باب ہفتم از ثلاثی مزید فیہ "اِنْفِعَال"

مصدر	معنی	مصدر	معنی	مصدر	معنی
اَلْاِنْثِعَابُ	پانی کا بہنا ناک سے	اَلْاِنْصِلَاتُ	آگے نکل جانا	اَلْاِنْشِرَاحُ	کشادہ ہونا
اَلْاِنْجِذَابُ	کھینچ جانا	اَلْاِنْبِعَاثُ	بھیجا جانا	اَلْاِنْعِقَادُ	گرہ لگنا
اَلْاِنْزِدَابُ	تاڑ میں رہنا	اَلْاِنْدِلَاثُ	خودسر ہونا	اَلْاِنْجِرَادُ	ننگا ہونا
اَلْاِنْزِقَابُ	سوراخ میں آنا	اَلْاِنْفِرَاثُ	حمل کی وجہ سے جی متلانا	اَلْاِنْعِمَادُ	ستون کے بل کھڑا ہونا
اَلْاِنْسِحَابُ	گھٹنا	اَلْاِنْبِعَاجُ	برس کر کھل جانا	اَلْاِنْقِصَادُ	ٹوٹنا
اَلْاِنْسِرَابُ	سوراخ میں داخل ہونا	اَلْاِنْبِلَاجُ	صبح ہونا	اَلْاِنْفِرَادُ	تنہا ہونا
اَلْاِنْسِكَابُ	پانی بہنا	اَلْاِنْدِرَاجُ	ختم ہوجانا	اَلْاِنْتِبَارُ	ہلاک ہونا
اَلْاِنْشِمَارُ	تیز چلنا	اَلْاِنْفِجَارُ	بکثرت آجانا	اَلْاِنْقِشَارُ	چھل جانا
اَلْاِنْصِهَارُ	پگھلنا	اَلْاِنْفِطَارُ	پھٹنا	اَلْاِنْكِدَادُ	تیز دوڑنا
اَلْاِنْعِقَارُ	کونچیں کٹ جانا	اَلْاِنْكِسَارُ	ٹوٹنا	اَلْاِنْكِشَافُ	کھلنا

مصادر، باب ہشتم از ثلاثی مزید فیہ "اِسْتِفْعَال"

مصدر	معنی	مصدر	معنی	مصدر	معنی
اَلْاِسْتِعْجَابُ	تعجب کرنا	اَلْاِسْتِفْتَاحُ	کھولنا	اَلْاِسْتِنْجَادُ	دلیر ہونا

مصدر	معنی	مصدر	معنی	مصدر	معنی
اَلْإِسْتِحْقَابُ	ذخیرہ کرنا	اَلْإِسْتِقْبَاحُ	برا سمجھنا	اَلْإِسْتِنْشَادُ	شعر پڑھنے کو کہنا
اَلْإِسْتِحْلَابُ	دودھ نکالنا	اَلْإِسْتِفْلَاحُ	کامیاب ہونا	اَلْإِسْتِنْفَادُ	نیست ونابود کرنا
اَلْإِسْتِخْلَابُ	خراش لگانا	اَلْإِسْتِمْلَاحُ	ملیح سمجھنا	اَلْإِسْتِحْصَادُ	جتھا بننا
اَلْإِسْتِرْهَابُ	خوف دلانا	اَلْإِسْتِمْتَاحُ	طلب بخشش کرنا	اَلْإِسْتِحْمَادُ	تعریف چاہنا
اَلْإِسْتِصْعَابُ	مشکل ہونا	اَلْإِسْتِنْبَاحُ	بھونکانا	اَلْإِسْتِرْشَادُ	راہ راست پانا
اَلْإِسْتِضْرَابُ	سفید اور گاڑھا ہونا	اَلْإِسْتِخْرَاطُ	پھوٹ پھوٹ کر رونا	اَلْإِسْتِطْرَادُ	فریب دینے کے لیے شکست کو ظاہر کرنا
اَلْإِسْتِطْرَابُ	بہت خوش ہونا	اَلْإِسْتِفْرَاخُ	کبوتر کو بچے نکالنے کے لیے لینا	اَلْإِسْتِحْجَارُ	پتھر کی مانند ہونا
اَلْإِسْتِعْتَابُ	رضامند کرنا	اَلْإِسْتِهْرَاجُ	رائے کا قوی ہونا	اَلْإِسْتِحْرَازُ	محفوظ جگہ میں آجانا
اَلْإِسْتِعْذَابُ	میٹھا وخوشگوار پانا	اَلْإِسْتِجْرَاحُ	فاسد ہونا	اَلْإِسْتِحْسَانُ	اچھا جاننا
اَلْإِسْتِغْرَابُ	نادر پانا	اَلْإِسْتِبْعَادُ	دور ہونا	اَلْإِسْتِخْبَارُ	خبر دریافت کرنا
اَلْإِسْتِنْصَاتُ	خاموش کھڑا ہونا	اَلْإِسْتِعْضَاءُ	پھل چننا	اَلْإِسْتِضْعَافُ	ضعیف سمجھنا
اَلْإِسْتِخْرَاجُ	اِستنباط کرنا	اَلْإِسْتِفْرَادُ	تنہا کام کرنا	اَلْإِسْتِعْقَابُ	عیوب ونقائص کو طلب کرنا
اَلْإِسْتِدْرَاجُ	قریب کرنا	اَلْإِسْتِفْسَادُ	تباہی چاہنا	اَلْإِسْتِغْلَابُ	غالب ہونا
اَلْإِسْتِعْلَاجُ	کھال کا موٹا ہونا	اَلْإِسْتِمْجَادُ	بزرگی طلب کرنا	اَلْإِسْتِصْبَاحُ	چراغ جلانا

مصادر، باب نہم از ثلاثی مزید فیہ ”اِفْعِلَال“

مصدر	معنی	مصدر	معنی	مصدر	معنی
اَلْإِحْسِبَابُ	سیاہ سفید سرخ ہونا	اَلْإِشْهِبَابُ	سیاہی ملی ہوئی سفید رنگ والا ہونا	اَلْإِرْفِتَاتُ	چورہ ہونا

مصدر	معنی	مصدر	معنی	مصدر	معنی
الْاِكْمِتَاتُ	گھوڑے کا کمیت ہونا	الْاِخْضِرَارُ	سبز ہونا	الْاِزْمِقَاقُ	کمزور ہونا
الْاِخْرِجَاجُ	سیاہ سفید رنگ والا ہونا	الْاِصْفِرَارُ	پیلا ہونا	الْاِزْمِكَاكُ	سخت سرخ ہونا
الْاِمْلِحَاحُ	مینڈھے کا سیاہ سفید ہونا	الْاِغْبِرَارُ	گرد آلود ہونا	الْاِخْضِلَالُ	تر ہونا
الْاِرْبِدَادُ	خاکستری رنگ والا ہونا	الْاِخْلِسَاسُ	سیاہی مائل سرخی ہونا	الْاِمْذِلَالُ	سست ہونا
الْاِرْمِدَادُ	خاکستری رنگ والا ہونا	الْاِرْبِسَاسُ	ملک میں جانا	الْاِدْلِمَامُ	گدھے کا سیاہ ہونا
الْاِبْلِقَاقُ	سیاہ وسفید داغوں والا ہونا	الْاِرْبِشَاشُ	گھوڑے کا رنگین ہونا	الْاِدْهِمَامُ	گھوڑے کا سیاہ ہونا
الْاِعْوِجَاجُ	ٹیڑھا ہونا	الْاِبْيِضَاضُ	سفید ہونا	الْاِسْوِدَادُ	سیاہ ہونا
الْاِزْرِقَاقُ	بلی جیسی آنکھوں والا ہونا	الْاِرْفِضَاضُ	آنسو بہنا	الْاِرْثِمَامُ	ناک کے کنارے پر سفید داغ والا ہونا
الْاِحْمِرَارُ	سرخ ہونا	الْاِرْقِطَاطُ	سیاہ یا سفید داغوں والا ہونا	الْاِزْلِمَامُ	جلدی کوچ کرنا
★★★	★★★	الْاِلْمِطَاظُ	نیچے کے ہونٹ پر سفیدی	★★★	★★★

مصادر، باب دہم از ثلاثی مزید فیہ "اِفْعِيلَال"

مصدر	معنی	مصدر	معنی	مصدر	معنی
الْاِشْهِيبَابُ	سیاہی مائل سفید رنگ والا	الْاِحْمِيرَارُ	بتدریج بہت سرخ ہونا	الْاِزْمِيقَاقُ	کمزور ہونا
الْاِسْخِيتَاتُ	زخم کے ورم کا ہلکا ہونا	الْاِصْحِيرَارُ	سرخی مائل مٹیالے رنگ والا ہونا	الْاِزْرِيقَاقُ	بلی جیسی آنکھوں والا ہونا
الْاِكْمِيتَاتُ	گھوڑے کا کمیت ہونا	الْاِصْفِيرَارُ	زرد رنگ ہونا	الْاِخْضِيلَالُ	تر ہونا
الْاِبْلِيجَاجُ	ظاہر ہونا	الْاِغْفِيرَارُ	روئیں دار ہونا	الْاِدْهِيمَامُ	گھوڑے کا سیاہ ہونا
الْاِخْرِيجَاجُ	سیاہ وسفید رنگ والا ہونا	الْاِرْمِيزَازُ	متحرک ہونا	الْاِزْرِيمَامُ	غضبناک ہونا
الْاِرْعِيذَاذُ	ملا جلا ہونا	الْاِمْلِيسَاسُ	چکنا ہونا	الْاِشْعِيعَانُ	چکٹ جانا اور غبار آلود ہونا

مصدر	معنی	مصدر	معنی	مصدر	معنی
اَلْاِبْهِيرَار	رات کا دراز ہونا	اَلْاِقْطِيرَار	خشک ہونے لگنا	اَلْاِلْهِيجَاج	گڈمڈ ہونا
اَلْاِخْضِيرَار	سبز ہونا	اَلْاِزْقِيطَاط	سیاہ یا سفید داغ والا ہونا	اَلْاِشْمِيرَار	گندم گوں ہونا

مصادر، باب یازدہم ازثلاثی مزید فیہ "اِفْعِوَّال"

مصدر	معنی	مصدر	معنی	مصدر	معنی
اَلْاِجْلِوَّاذ	تیز جانا	اَلْاِخْرِوَّاط	لکڑی کا چھیلنا	اَلْاِعْلِوَّاط	اونٹ کے قلادہ باندھنا

مصادر، باب دوازدہم ازثلاثی مزید فیہ "اِفْعِيعَال"

مصدر	معنی	مصدر	معنی	مصدر	معنی
اَلْاِحْدِيدَاب	کبڑا ہونا	اَلْاِحْمِيصَاص	کھٹا ہونا	اَلْاِحْضِيضَال	تر ہونا
اَلْاِخْشِيشَاب	سخت ہونا	اَلْاِحْرِيرَاف	ایک جانب جھکنا	اَلْاِخْشِيشَاش	غضبناک ہونا
اَلْاِعْذِيذَاب	خوشگوار ہونا	اَلْاِحْقِيقَاف	ٹیڑھا ہونا	اَلْاِقْدِيدَان	پورا لمبا ہونا
اَلْاِغْشِيشَاب	زمین کا سرسبز ہونا	اَلْاِخْرِيرَاق	پھٹنا	اَلْاِخْضِيضَاب	سرسبز ہونا
اَلْاِعْصِيصَاب	سخت ہونا	اَلْاِخْلِيلَاق	بوسیدہ ہونا	اَلْاِعْرِيرَاف	آمادہ ہونا
اَلْاِغْلِيلَاب	گھنا ہونا	اَلْاِغْرِيرَاق	ڈبڈبا آنا	اَلْاِخْضِيضَار	سبز ہونا
★★★	★★★	اَلْاِحْلِيلَاك	سخت سیاہ ہونا	★★★	★★★

مصادر، باب اوّل رباعی مجرد "فَعْلَلَة"

مصدر	معنی	مصدر	معنی	مصدر	معنی
اَلزَّفْعَلَة	تیز دوڑنا	اَلسَّرْطَعَة	گھبراہٹ کی وجہ سے تیز دوڑنا	اَلْحَظْرَبَة	مضبوط بٹنا

مصدر	معنی	مصدر	معنی	مصدر	معنی
اَلْحَسْبَلَةُ	حَسْبِیَ اللّٰہ کہنا	اَلسَّغْبَلَةُ	بچے کی اچھی طرح پرورش کرنا	اَلْحَذْرَفَةُ	جلدی چلنا
اَلْقَحْزَمَةُ	لوٹانا	اَلْقَرْصَعَةُ	سکڑنا	اَلْحَرْجَلَةُ	لمبا ہونا
اَلْقَحْزَلَةُ	ڈالنا	اَلْمَرْهَمَةُ	زخم پر مرہم کرنا	اَلْفَرْشَطَةُ	آہستہ سے گرنا
اَلْقَحْزَنَةُ	بچھاڑنا	اَلْبَعْثَرَةُ	بکھیرنا	اَلصَّهْرَجَةُ	لیپنا
اَلْحَدْقَلَةُ	دیکھنے میں آنکھ پھرانا	اَلدَّهْلَبَةُ	بڑے بڑے لقمے کھانا	اَلْجَمْقَلَةُ	کماں پر تانت چڑھانا
اَلشَّمْخَرَةُ	تکبر کرنا	اَلدَّهْمَسَةُ	سرگوشی کرنا	اَلدَّلْمَزَةُ	بڑا لقمہ لینا
اَلضَّرْغَمَةُ	شیر جیسا کام کرنا	اَلزَّرْدَبَةُ	گلا گھونٹنا	اَلزَّعْبَعَةُ	پریشان ہونا
اَلْفَرْشَطَةُ	آہستہ سے گرنا	اَلْعَسْكَرَةُ	لشکر تیار کرنا	اَلزَّخْرَفَةُ	آراستہ کرنا

مصادر، باب اوّل از رباعی مزید فیہ "تَفَعْلُل"

مصدر	معنی	مصدر	معنی	مصدر	معنی
اَلتَّدَعْلُبُ	ہوشیاری اِختیار کرنا	اَلتَّعَتْرُفُ	بزرگی ظاہر کرنا	اَلتَّحَذْلُمُ	جلدی کرنا
اَلتَّعَرْقُبُ	حیلہ کرنا	اَلتَّحَذْلُقُ	خود کو ماہر ظاہر کرنا	اَلتَّدَهْقُنُ	چوہدری بننا
اَلتَّدَحْرُجُ	لڑھکنا	اَلتَّزَنْدُقُ	بے دین ہونا	اَلتَّقَرْفُصُ	کپڑوں میں لپیٹنا
اَلتَّبَخْتُرُ	متکبرانہ چال چلنا	اَلتَّدَمْلُكُ	چکنا ہونا	اَلتَّعَشْكُلُ	کھجور کی بہت شاخ ہونا
اَلتَّبَعْثُرُ	الٹا پلٹا جانا	اَلتَّصَعْلُكُ	فقیر ہونا	اَلتَّفَرْقُعُ	اُنگلیوں کا چٹخنا
اَلتَّزَعْفُرُ	زعفران سے رنگا ہوا ہونا	اَلتَّبَرْنُسُ	برنس پہننا	اَلتَّقَرْمُسُ	گڑھے میں چھپنا
اَلتَّعَصْفُرُ	زرد رنگ سے رنگا ہوا ہونا	اَلتَّدَرْبُسُ	آگے بڑھنا	اَلتَّقَرْمُصُ	گڑھے میں چھپنا
اَلتَّغَشْمُرُ	مقہور کرنا	اَلتَّسَرْبُلُ	کرتہ پہننا	اَلتَّقَرْفُنُ	نافرمانی کرنا
اَلتَّجَرْمُزُ	لوٹنا	اَلتَّجَرْثُمُ	اوپر سے نیچے گرنا	اَلتَّقَلْفُعُ	چھل جانا

مصادر، باب دوم از رباعی مزید فیہ "اِفْعِنْلَال"

مصدر	معنی	مصدر	معنی	مصدر	معنی
اَلْاِدْرِنْمَاجُ	کسی چیز میں داخل ہونا	اَلْاِحْرِنْمَاسُ	خاموش ہونا	اَلْاِبْرِنْشَاقُ	خوش ہونا
اَلْاِبْلِنْذَاحُ	خشک ہونا	اَلْاِعْرِنْقَاسُ	کاہل ہونا	اَلْاِخْزِنْبَاقُ	الاطراق مع السکوت
اَلْاِسْلِنْطَاحُ	وسیع ہونا	اَلْاِعْلِنْكَاسُ	سیاہ ہونا	اَلْاِدْرِنْفَاقُ	تیز چلنا
اَلْاِحْبِنْجَارُ	غصہ سے پھونک مارنا	اَلْاِبْرِنْدَاءُ	لا مر الا ستعداد	اَلْاِحْرِنْجَامُ	جمع ہونا
اَلْاِسْحِنْفَارُ	تیزی سے چلنا	اَلْاِقْرِنْفَاطُ	سمٹنا	اَلْاِخْزِنْشَامُ	تکبر کرنا
اَلْاِصْعِنْفَارُ	بدک جانا	اَلْاِهْبِنْفَاءُ	پاؤں کے انگلیوں پر بیٹھنا	اَلْاِخْزِنْطَامُ	سر اور ناک بلند کرنا
اَلْاِحْرِنْمَارُ	شوخ و بیباک ہونا	اَلْاِهْرِنْمَاءُ	جلدی کرنا	اَلْاِعْرِنْزَامُ	آمادگی اختیار کرنا
اَلْاِقْعِنْفَازُ	تیار بیٹھنا کودنے والے کی طرح	اَلْاِشْتِنْغَارُ	ہلاک ہونا	★★★	★★★

مصادر، باب سوم از رباعی مزید فیہ "اِفْعِلَّال"

مصدر	معنی	مصدر	معنی	مصدر	معنی
اَلْاِجْلِعْبَابُ	بستر پر دراز ہونا	اَلْاِزْمِهْرَارُ	سخت سردی والا ہونا	اَلْاِشْمِعْلَالُ	الاسداع مع المتفرق
اَلْاِزْلِعْبَابُ	گہرا گھرنا	اَلْاِسْبِكْرَارُ	دراز ہو کر لیٹنا	اَلْاِضْمِحْلَالُ	نیست و نابود ہونا
اَلْاِدْلِعْبَابُ	کھیل میں مشغول ہونا	اَلْاِسْمِدْرَارُ	نگاہ کمزور ہونا	اَلْاِجْلِخْمَامُ	الاجتماع
اَلْاِسْلِحْبَابُ	راستہ کا سیدھا واضح دراز ہونا	اَلْاِسْمِقْرَارُ	بہت گرم ہونا	اَلْاِدْرِهْمَامُ	بڑی عمر والا ہونا
اَلْاِجْرِهْدَادُ	تیز چلنا	اَلْاِشْمِخْرَارُ	طویل ہونا	اَلْاِدْلِهْمَامُ	سخت تاریک ہونا
اَلْاِسْمِغْدَادُ	غصہ سے بھر جانا	اَلْاِكْفِهْرَارُ	سخت تاریک ہونا	اَلْاِسْلِهْمَامُ	رنگ بدل جانا
اَلْاِصْمِقْرَارُ	بہت کھٹا ہونا	اَلْاِدْرِعْفَافُ	آگے بڑھنا	اَلْاِطْرِهْمَامُ	سیدھے قد کا ہونا

مصدر	معنی	مصدر	معنی	مصدر	معنی
اَلْاِبْشِعْرَارُ	گھوڑوں کا دوڑ میں سبقت لے جانا	اَلْاِطْلِخْمَامُ	غرور کرنا	اَلْاِسْبِغْلَالُ	کپڑے کا پانی سے تر ہونا
اَلْاِزْلِغْبَابُ	چوزہ کے پر نکلنا	اَلْاِبْذِقْرَارُ	بھاگنا	اَلْاِتْلِئْبَابُ	درست ہونا
اَلْاِبْذِعْرَارُ	متفرق ہونا	اَلْاِتْمِهْلَالُ	لمبا ہونا	اَلْاِصْلِخْدَادُ	سیدھا کھڑا ہونا

علم الصرف سے متعلق چند اہم کتابوں کے نام

نمبرشمار	نام کتاب	زبان
۱	کتاب الافعال، ۳/جلد	عربی
۲	لامیۃ الافعال لابن مالک	عربی
۳	منحۃ الجلیل فی شرح ابن عقیل	عربی
۴	دروس التصریف: محمد محی الدین	عربی
۵	الطرّہ فی الشرح لامیۃ الافعال	عربی
۶	تحقیق المقال فی شرح لامیۃ الافعال	عربی
۷	التصریف الملوکی لابن جنی	عربی
۸	المُصنَّف فی التصریف لابن جنی	عربی
۹	تصریف الافعال للدکتور عظیمہ	عربی
۱۰	مراح الارواح	عربی
۱۱	مصباح اللغات	عربی
۱۲	سلالۃ الصرف	عربی
۱۳	منہاج المعارج شرح معارج العلوم	عربی
۱۴	الرد العقول علی منہج المقبول	عربی
۱۵	العقول البدیع	عربی
۱۶	الممتع الکبیر فی التعریف لابن عصفور رحمۃ اللہ علیہ	عربی
۱۷	شافیہ	عربی
۱۸	جاربردی مع متن الشافیہ	عربی
۱۹	شرحا الشافیہ	عربی
۲۰	مجموعۃ الشافیۃ	عربی
۲۱	مفصل	عربی

۲۲	زنجانی محشی	عربی
۲۳	تدریج الادانی شرح الزنجانی	عربی
۲۴	سعدیہ شرح زنجانی	عربی
۲۵	ابواب الصرف جدید	فارسی
۲۶	نغزک شرح زرادی	فارسی
۲۷	فصول اکبری	فارسی
۲۸	قانونچہ شاہ جمالی	فارسی
۲۹	تبیان	فارسی
۳۰	مجموعہ	فارسی
۳۱	جامع تعلیلات	فارسی
۳۲	صرف گھوٹوی	فارسی
۳۳	صرف میر	فارسی
۳۴	عقدۃ اللآلی	فارسی
۳۵	زرادی	فارسی
۳۶	نوادر الاصول	فارسی
۳۷	صرف بھترال	فارسی
۳۸	دستور المبتدی	فارسی
۳۹	علم الصیغہ	فارسی
۴۰	چارگل	فارسی
۴۱	انجاد الصرف	فارسی
۴۲	فیوض عثمانی	اردو
۴۳	بدایۃ الصرف	اردو

الداعی الی الخیر: حافظ محمود خضداری
متعلم: دارالعلوم خضدار، بلوچستان

زیر اہتمام

دارالعلوم خضدار بلوچستان

دورۂ تمرین صرف ونحو

ان شاء اللہ ۲۱ رجب المرجب سے شروع ہو کر ۲۰ رمضان المبارک کو اختتام پذیر ہوگا

ارشاد الصرف

بطرز

شیخ الصرف والنحو حضرت مولانا استاد

نصر اللہ خان رحمہ اللہ

بانی مدرسہ عربیہ بحر العلوم،
توحید آباد، رحیم یار خان

زیر تدریس

ابو اسامہ حضرت مولانا

عبید اللہ خضداری صاحب دام ظلہم

فاضل دار العلوم دیوبند، ہند

نحو میر

بطرز

استاد محترم شیخ الصرف والنحو
حضرت مولانا

اللہ دتہ صاحب رحمہ اللہ

قائد آباد، پنجاب

استاد حضرت مولانا

نور احمد صاحب

دار العلوم خضدار ٹاؤن شپ بلوچستان

استاد حضرت مولانا

حبیب الرحمن صاحب

دار العلوم خضدار ٹاؤن شپ بلوچستان

استاد حضرت مولانا

محمد اسامہ صاحب

دار العلوم خضدار ٹاؤن شپ بلوچستان

الداعی الی الخیر حافظ محمود خضداری و اراکین دار العلوم خضدار ٹاؤن شپ بلوچستان

0333-2530638, 0333-7997133